مُحَرَّمُ الحرام تا ربیع الآخر (1447 ہجری) کے 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:19)

خواتین کے لئے

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ کراچی

عنوان
اسلامی بیانات (جلد:19)

موضوع
بیانات (برائے خواتین)

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات
340

ٹوٹل تعداد
6500

پہلی اشاعت
شوال المکرّم 1446ھ، اپریل 2025ء
تعداد: 6500

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

تصدیق نامہ

تاریخ: 20-04-2025 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ حوالہ نمبر: 307

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات (جلد:19)"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر شعبہ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ شعبہ نے اسے عقائد، کفریہ عبارات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ شعبہ پر نہیں۔

شعبہ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)
20-04-2025

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

کراچی: عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ نزد عسکری پارک کراچی	+92 312 2802126	لاہور: داتا دربار مارکیٹ نزد دستار ہوٹل گنج بخش روڈ لاہور	+92 42 37300561
ملتان: نزد ہیپیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان	+92 61 4511192	اسلام آباد: فیضان مدینہ، شہیر شریف روڈ، جی 11 مرکز، اسلام آباد	+92 314 5208663
فیصل آباد: امین پور بازار فیصل آباد	+92 41 2632625	راولپنڈی: اقبال روڈ فضل داد پلازہ بیسمنٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی	+92 51 5553765
حیدر آباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد	+92 313 0492960	پشاور: سٹی ٹاور شاپ #الف 15,16 کابلی روڈ پشاور	+92 341 1458486
کراچی: اردو بازار نزد سوجھراج ہسپتال کراچی	+92 318 3402526	کراچی: رضا مسجد چشتیہ مارکیٹ کورنگی 4 نمبر کراچی	+92 311 2569741
گجرانوالہ: عرفات کالونی شیخوپورہ موڑ بی بی روڈ گجرانوالہ	+92 316 7223528	گجرات: گلی فیضان مدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات	+92 312 6372786
آزاد کشمیر: نزد فیضان مدینہ چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر	+92 300 5787824	خان پور: شاہی روڈ نزد دوا رانی چوک خان پور	+92 312 7436719

UAN: +92211111252692, Ext : 1144 :92-313-1139278, Ext : 9223
www.dawateislami.net www.maktabatulmadinah.com
ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadinah.com

اِجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
1	اجمالی فہرست	3
2	بیان سننے کی نیتیں	4
3	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	6
4	پیشِ لفظ	8
5	آلِ نبی کے فضائل	9
6	یزید کا انجام	30
7	بہتر کون؟	50
8	توجہ الی اللہ	68
9	عبرت کے نمونے	90
10	زوال کے اسباب	110
11	داتا حضور کی نصیحتیں	132
12	اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت	151
13	آمدِ مصطفٰے مرحبا مرحبا	168
14	آسمانی کتب میں نعتِ مصطفٰے	187
15	پیارے آقا کے پیارے نام	210
16	پیارے آقا کا وصالِ ظاہری	229
17	محبتِ اولیاء کے فضائل	247
18	غوثِ پاک کے ایمان افروز بیانات	266
19	باوضو رہنے کے فضائل	286
20	دینی اجتماعات کی برکات	302
21	قرآن کی تاثیر	318
22	6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں	335
23	اسلامی بہنوں کے نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ	339

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

بیان سننے کی نیتیں

پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حَسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً ☆رِضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے آخر سے صفحہ نمبر 335 سے دیکھ کر پڑھائیں۔

فیڈبیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃُ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃُ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ 1425ھ مطابق 2005ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف و تالیف، ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور اب تک اس کے 23 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفیٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (19) شعبہ بچّوں کی دنیا (20) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس اینڈ ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (23) اور شعبہ انتظامی امور قائم ہیں۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں:

☆باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆افادۂ خواص و عوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆اہلِ بیت و صحابۂ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مُستَند مواد فراہم کرنا۔ ☆دینی و دُنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مُستَند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کر کے ان کی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبہ جات کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم

تاریخ: 15 شوال المکرم 1442ھ / 27 مئی 2021ء

پیشِ لفظ

کسی بھی دور میں **"بیان و تقریر"** کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج کے دور میں بھی دینی تعلیمات پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ **"بیان"** ہے۔اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اَمْرٌ بِالْمَعرُوْف (نیکی کی دعوت دینے) اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (بُرائی سے منع کرنے) کا عظیم کام سر انجام دیا جاسکتا ہے۔ خود مبلغِ اعظم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کیلئے بیان وخطبہ کو رونق بخشی۔ آپ کے دلکش و دلنشیں بیانات کی تاثیر ہی تھی کہ ہر طرف اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ آپ کے بیانات کی اثر انگیزی کیسی ہوتی کہ صحابیٔ رسول حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: ایک دن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی، پھر اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے ایسا بیان فرمایا کہ جس سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوف زدہ ہو گئے۔[1] رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے بیانات کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے تحت وعظ و نصیحت پر مشتمل بیانات کا سلسلہ ہوتا ہے، دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں کے لیے ہفتہ وار اجتماعات کا سلسلہ جمعہ اور جمعرات کی درمیانی شب کو ہوتا ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے لئے عموماً بدھ کے دن یہ سلسلہ ہوتا ہے۔(نگران اسلامی بہن سے مشورہ کر کے دن میں تبدیلی کی جاسکتی ہے)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے مشورے کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 تا 1446 کے بارہ ماہ میں ہونے والے بیانات اُردو زبان میں اٹھارہ (18) جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد 1 تا 18)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے آخری 14 جلدوں کے بیانات بیرونِ ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی

1 . . . ابو داؤد، 4/267، حدیث: 4607

ہوئے ہیں اور اب مُحَرَّمُ الحَرام تا ربیع الآخر(1447ہجری)کے4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر17 بیانات کا مجموعہ بنام(اسلامی بیانات جلد:19)پیشِ خدمت ہے۔

اس جلد کے اکثر بیانات پُرانے بیانات سے تیار کیے گئے ہیں۔یہ بیانات رکنِ شوریٰ ونگرانِ پاکستان مشاورت حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری سے تنظیمی تفتیش،دارُ الافتا اہلسنّت سے شرعی تفتیش اور اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔بیانات کے ترمیم واضافہ سے لے کر فائنل کرنے کے مراحل تک تمام کام پر المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے مولانا محمد جان مدنی عطاری زادَہ اللہُ عِلْمًا نے خدمات سرانجام دیں۔

ان بیانات پر مختلف مراحل میں کام ہوئے: تمام بیانات کو ترمیم و اضافے کے بعد اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھالا گیا،بیانات میں موجود تمام روایات و منقولات کی تفتیش و تخریج کی گئی، تمام آیاتِ کریمہ کی پیسٹنگ اور آیات وترجمے کا تقابل کیا گیا،تمام بیانات کی فارمیشن، پیج سیٹ اپ، پیراگرافنگ کی گئی،ان تمام مراحل سے گزارنے کے بعد بیانات کو فائنل کیا گیا اور پروف ریڈنگ کے بعد پرنٹنگ کے لئے پیش کیا گیا۔

اللہ پاک ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) 20.04.2025

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں ، اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ یعنی دعا اللہ پاک سے حجاب (پردے) میں ہے جب تک مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔ (شعب الایمان، 2/216، حدیث:1576)

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صُحُف، غنچہائے قُدُس اَہلِ بَیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

وضاحت: یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر کے ٹکڑوں، باغِ نبوت کی مہکتی ہوئی کلیوں یعنی اَہلِ بیتِ کرام پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! تیمور لنگ تیموری سلطنت کے بانی اور پہلے حکمران ہیں۔ 1336 عیسوی میں پیدا ہوئے اور 1405 عیسوی میں یعنی 69 سال عمر پاکر وفات پائی، انہوں نے 10 سال کی عمر ہی میں قرآنِ کریم حفظ کر لیا تھا۔ شیخ زین الدّین بغدادی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تیمور لنگ مرضُ المَوت (یعنی وہ آخری بیماری جس کے سبب ان کی وفات ہوئی، اس) میں مبتلا تھے، ایک دِن شدید غم کی وجہ سے ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا، رنگ بدل گیا، کچھ دَیر بعد جب حالت سنبھلی تو لوگوں نے صُورتِ

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

حال بتائی کہ بیماری کی شِدَّت کے سبب اچانک آپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا، رنگ بدل گیا تھا، اس پر تیمور لنگ نے کہا: میں نے عذاب کے فرشتے دیکھے تھے، وہ میری طرف آرہے تھے، انہیں دیکھ کر مجھ پر شدید غم کا غلبہ ہوا جس کی وجہ سے میرا رنگ کالا ہو گیا تھا، پھر جلد ہی اُمَّت کے غمخوار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرشتوں سے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ میری اَوْلاد (یعنی سید زادوں) سے محبّت کرتا ہے۔ یہ سُن کر فرشتے واپس لوٹ گئے۔

علّامہ یوسُف بن اسماعیل نبہانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تیمور لنگ کے انتقال کے بعد کسی نے خواب دیکھا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں اور پاس ہی تیمور لنگ بھی بیٹھے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب دیکھنے والے سے فرمایا: اے محمد بن حَسَن! تیمور میری اَوْلاد سے محبّت کرتا ہے۔ (الشرف المؤبد لآلِ محمد، ص102 ملتقطًا)

فضلِ رَبّ سے دوجہاں میں کامیابی پائے گا — دِل سے جو شیدا ہوا اَصحاب و اَہلِ بیت کا
اے خُدائے مصطفےٰ! ایمان پر ہو خاتمہ — مغفرت کر! واسطہ اَصحاب و اَہلِ بیت کا
جینا مرنا اُن کی الفت میں ہو یارَبّ! اور ہو — قربِ جنّت میں عطا اَصحاب و اَہلِ بیت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک بہت ہی بلند رُتبہ، عظمت و شان والی، بہت اُونچے مقام والی ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔ (پ22، الاحزاب:33)

تفسیر نورُ العرفان میں ہے: اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ آیتِ کریمہ اُترنے سے پہلے اَہلِ بیت

اب تک مَعَاذَ اللہ! گنہگار تھے، اس کے بعد پاکی عطا ہوئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اے اہلِ بیت! اللہ پاک تم کو گُناہوں اور بد اَخلاقی کی نجاست سے آلُودہ نہ ہونے دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ اَزْواج اور آپ کی اَوْلاد گناہوں سے پاک ہے۔

(تفسیر نور العرفان، پ:22، الاحزاب، تحت الآیۃ:33، ملخصا)

تمام بُرے اخلاق سے پاک

مفتی محمد نعیمُ الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اہلِ بیتِ کرام کے فضائل کا منبع ہے۔ اس سے اَہْلِ بیتِ کرام کی اعلیٰ خصوصیات اور بلند شان و عظمت کا اِظْہار ہوتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے اَہْلِ بیتِ کرام کو تمام بُرے اَخلاق سے پاک رکھا ہے بلکہ ہر وہ چیز جو ان کے بلند مقام و مرتبے کے لائق نہ ہو، اللہ پاک انہیں اس سے محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص82)

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں — آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہل بیت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہْلِ بیت میں کون کون شامل ہیں؟

حضرت امام فخرُ الدین رازی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کی گئی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اہلِ بیتِ اطہار کون ہیں، اس بارے میں اقوال مختلف ہیں۔ یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اولاد، آپ کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت ہیں۔ حضرت امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عنہما نیز حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی ان ہی میں شامل ہیں۔ (تفسیر کبیر، پ:22، الاحزاب، تحت الآیۃ:33، 9/168)

پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات خیال میں رہے کہ اَہْلِ بیتِ پاک گُناہوں سے محفوظ ہیں مَعْصُوم نہیں ہیں کیونکہ مَعْصُوم صِرْف انبیا اور فرشتے ہی ہوتے ہیں۔ محفوظ کا مطلب یہ ہے کہ

ان سے گُناہ ہونا ممکن تو ہے مگر اللہ پاک انہیں گُناہوں سے بچالیتا ہے جبکہ مَعْصُوم کا مطلب ہے: وہ حضرات کہ جن سے گُناہ ہونا شرعاً ممکن ہی نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ ساداتِ کرام میں سے وہ بلند رُتبہ حضرات جو ولیُّ اللہ ہیں جیسے بی بی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا، امام حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما، ایسے ہی حُضُور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ علیہما وغیرہ، یہ تو گُناہوں سے محفوظ ہیں، دیگر جو ساداتِ کرام ہیں، ان سے گُناہ ہو تو جاتے ہیں لیکن اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ان کی گُناہوں پر پکڑ نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس ضمن میں عاشِقِ صحابہ واَہلِ بیت، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 2 مبارک فرامین سنیئے!

(1): ہر سیّد صحیحُ النسب (یعنی وہ سَیّد کہ واقعی عِلْمِ اِلٰہی میں حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کی اَوْلاد میں سے ہے، وہ) نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اَقْدَس کا پارہ (جزو، حصّہ) ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اَقْدَس کا کوئی پارہ (جزو، حصہ) مستحقِ نار نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/738، بتقدم وتاخر)

(2): ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ہاں! سلامتِ ایمان (یعنی جس سید زادے کا ایمان سلامت ہو اس) کے اعمال کیسے ہی ہوں اللہ پاک کے کرم سے پختہ اُمّید یہ ہی ہے کہ جو اس کے علم میں سید ہیں ان سے اصلاً کسی گُناہ پر کچھ مواخذہ نہ فرمائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/640)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت

کس زباں سے ہو بیاں عزّ و شانِ اَہلِ بیت
مدح گوئے مصطفےٰ ہے، مدح خوانِ اہلِ بیت

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اَہلِ بیت

ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اَہلِ بیت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جا! تُو نے خود کو جہنّم سے بچالیا

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پچھنے لگائے اور جسم مُبارَک سے جو خون نکلا اسے دیوار کے پیچھے جا کر پی لیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس سے پوچھا کہ خون کا کیا کیا ہے تو عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا خون مُبارَک تھا، میں نے اسے زمین پر بہانا گوارا نہ کیا، اب وہ میرے پیٹ میں ہے۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **جا! تو نے خود کو جہنّم سے بچالیا ہے۔** (المواہب الدنیۃ، 2/76 ملتقطًا)

جنگِ اُحُد کے موقع پر جب حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زخمی ہوئے تو حضرت مالِک بن سنان رَضِیَ اللہُ عنہ ان زخموں کا خون چوس کر پی گئے۔ اس پر حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بشارت دی کہ **جو جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے تو انہیں دیکھے۔** (مدارج النبوّت، حصہ:1، ص26، ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمایئے! جن صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ پاک سے نکلا ہوا خُون مبارک پیا، وہ جہنّم سے محفوظ اور جنّت کے حق دار ہو گئے تو وہ پاک حضرات جو اسی خون سے بنے ہیں اور وہ مبارک خون ان کی رگوں میں جاری ہے، انہیں جہنّم کی آنچ کیوں کر پہنچ سکتی ہے؟ (مطلع القمرین، ص61 ملخصًا)

رسولِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلِ بیت میں سے جو اللہ پاک کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار کرے گا اللہ پاک اس پر عذاب نہ فرمائے گا۔ (مستدرک، 4/132، حدیث:4772)

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں

پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! خُون حرام ہے، انسان تو انسان کسی حلال جانور کا بھی خُون پینا جائز نہیں ہے کیونکہ خُون ناپاک ہوتا ہے مگر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِرالی شان ہے،

آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے مثل و بے مثال ہیں، آپ کا خُون مبارک ناپاک نہیں ہے، کئی ایک صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے جسمِ پاک سے نکلا ہوا خُون مبارک پیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ شارِحِ بُخاری علامہ بدرُ الدین عینی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خون مُبارَک کا حکم عام انسانوں جیسا نہیں اور) جس قول سے یہ لازِم آئے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام انسانوں کے برابر ہیں، وہ کسی جاہِل، اَحْمق کے مُنہ کی بات ہی ہو سکتی ہے، بھلا کہاں وہ عالی رتبہ! اور کہاں عام انسان...!! (عمدۃ القاری، 2/481، ملتقطًا)

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں

سب سے اَفْضَل نسب والے

پیاری اسلامی بہنو! اَوْلادِ مصطفےٰ کی بھی کیا نِرالی شان ہے، یہ وہ بلند رُتبہ ہستیاں ہیں کہ ان کے نسب جیسا دُنیا میں کوئی نسب نہیں ہے۔ صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہما فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے مخلوق کو 2 قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے اُن میں سے اَفْضل قسم میں رکھا، پھر اُن 2 قسموں کو 3 قسموں میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان 3 میں سے سب سے اَفْضل اور بہترین قسم میں رکھا، پھر اُن 3 قسموں کے قبیلے بنائے تو مجھے سب سے اَفْضَل و اعلیٰ قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں کو گھرانوں میں تقسیم فرمایا تو مجھے سب سے اَفْضَل اور بہترین گھرانے میں رکھا، چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

ترجمہ کنزُ العرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔ (پ22، الاحزاب:33)

1... اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لِآلِ محمد، ص43 ملتقطًا

یہی بولے سِدرہ والے

امام باقر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کے حکم سے میں نے زمین کے مشرق و مغرب، پہاڑ اور ریگستان چھان لئے، مجھے عرب سے بہتر کوئی قوم نظر نہ آئی، پھر اللہ پاک نے حکم دیا تو میں نے عرب میں تلاش شروع کی، مجھے **مُضَر** سے بہتر کوئی قبیلہ نہ ملا، پھر اللہ پاک نے حکم دیا، میں نے **مُضَر** میں تلاش شروع کی تو مجھے **بَنُو کِنَانَہ** سے بہتر کوئی نظر نہ آیا، پھر حکم ہوا، میں نے **بَنُو کِنَانَہ** میں تلاش کیا، مجھے **قُریش** سے بہتر کوئی نہ ملا، پھر حکم رَبَّانی سے میں نے **قُریش** میں تلاش کیا تو **بنو ہاشم** سے بہتر کوئی نظر نہ آیا، پھر **بنو ہاشم** میں تلاش کا حکم ملا، میں نے تلاش کیا تو کوئی بھی آپ سے بہتر، آپ سے اَفْضَل نظر نہیں آیا۔ (اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، ص44)

یہی بولے سدرہ والے — چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، — ترے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا، — تجھے حمد ہے خدایا

وضاحت: حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی یہی کہا کہ اے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ساری دُنیا چھان لی مگر آپ کے جیسا کوئی بھی نظر نہیں آیا، تعریف ہے اس ایک سچّے خُدائے واحِد کی جس نے آپ کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا؛ ساداتِ کرام کے نسب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لے کر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے بھی آباء و اَجداد ہیں، سب ہی بہت فضیلت والے، بہت بلند رُتبہ ہیں۔ معلوم ہوا؛ جیسا نسب ساداتِ کرام کو نصیب ہے، ایسا نسب دُنیا میں کسی اور کا نہیں ہے۔

حسنین کریمین کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دورِ خِلافت کا واقعہ ہے، ایک مرتبہ مدینۂ پاک میں مالِ غنیمت لایا گیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے وہ مالِ غنیمت تقسیم کرنا شروع کیا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان آرہے تھے، اپنا حِصَّہ لیتے جارہے تھے، اسی دوران حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی تشریف لے آئے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْکَرَامَةِ یعنی (خوش آمدید!) آپ کے لئے عزّت واِحترام ہے۔ پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے انہیں ایک ہزار دِرْہم (چاندی کے سکے) پیش کئے۔ اس کے بعد امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لائے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ان کا بھی اسی طرح احترام کیا اور انہیں بھی ایک ہزار دِرْہم پیش کئے۔ ان دونوں شہزادوں، سیّد زادوں کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اپنے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما حاضِر ہوئے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے انہیں ہزار دِرْہم کی بجائے 500 دِرْہم دیئے۔ حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے عرض کیا: اے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن! امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما ابھی ننھی عمر میں تھے، میں اس وقت بھی دِین کی خدمت کے لئے سر تَن کی بازی لگایا کرتا تھا، جہاد میں شریک ہوا کرتا تھا، اس کے باوُجُود آپ نے انہیں ہزار ہزار دِرْہم دیئے اور مجھے صِرْف 500 دیئے ہیں؟ یہ سننا تھا کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دِل میں محبّتِ اَہْلِ بیت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا، آپ نے محبّتِ اِہْلِ بیت سے سرشار ہو کر فرمایا: جی ہاں! بالکل! (تم جیسا کہتے ہو، بات ایسی ہی ہے لیکن اگر تم ان کے برابر حِصَّہ لینا چاہتے ہو تو) اِذْهَبْ فَاْتِنِي بِاَبٍ كَاَبِيْهِمَا جاؤ پہلے تم حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ عنہما کے والِد جیسا والِد لاؤ۔ وَاُمٍّ كَاُمِهِمَا ان کی اَمی جان جیسی اَمّی لاؤ! وَجَدٍّ كَجَدِهِمَا ان کے نانا جیسا نانا، وَجَدَّةٍ

کَجَدَّتِهِمَا ان کی نانی جیسی نانی وَعَمِّ کَعَمِّهِمَا ان کے چچا جیسا چچا وَخَالٍ کَخَالِهِمَا ان کے ماموں جیسا ماموں لے کر آؤ! پھر ان کی برابری بھی کر لینا مگر یاد رکھو! تم یہ نہیں کر پاؤ گے، کیونکہ اَبُوْهُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد علی اُلمرتضی شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاء ان کی والدہ بی بی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں جَدُّهُمَا مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا مُحمّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى ان کی نانی بی بی خدیجۃُ الکبری رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں خَالُهُمَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں حضرت ابراہیم بن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ورَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اور خَالَتَاهُمَا رُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللهِ ان کی خالائیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں بی بی رقیہ واُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عنہما ہیں۔ (الریاض النضرۃ، 1/340، جز:2)

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی زہراء ہیں کلی جس میں حسین اور حسن پھول

سُنّتِ فاروقی پر عمل کیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا؛ اولادِ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نسب کے اعتبار سے علیحدہ ہی شان کی مالِک ہے، ان جیسا نسب کسی اور کو نصیب نہیں ہے، ساتھ ہی اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب بھی کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو ساداتِ کرام کے احترام کے پیشِ نظر ان کو ڈبل حِصّہ دینا چاہئے، یہی سُنّتِ فاروقی ہے۔

الحمدللہ! عاشقِ صحابہ واَہلِ بیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ بھی اس سُنّتِ فاروقی کے عامِل ہیں، آپ ساداتِ کرام کی بہت عزّت کرتے ہیں، مُلاقات کے وقت اگر بتا دیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحِب ہیں تو آپ نہایت عاجزی سے سید زادے کا ہاتھ چُوم لیتے ہیں، انہیں اپنے برابر بٹھاتے ہیں، ساداتِ کرام کے بچوں سے بے پناہ محبّت اور شفقت سے پیش آتے ہیں،

کچھ بانٹتے وقت ساداتِ کرام کو ڈبل حِصّہ دیتے ہیں، کبھی کبھی کسی سید زادے کو دیکھ کر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا صدقہ اللہ پاک ہمیں بھی ساداتِ کرام کا اَدَب و احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ مُحَمَّد کے لئے کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہْلِ بیت کے نسب کی ایک خصوصیت

پیاری اسلامی بہنو! ایک تو یہ بات ہے کہ ساداتِ کرام کا نسب نہایت فضیلت والا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس پاکیزہ اور بلند رُتبہ نسب کی ایک اَہَم خصوصیت یہ بھی ہے کہ قیامت کا وہ ہولناک دِن جب سارے رشتے، ناطے ٹوٹ جائیں گے، ماں اکلوتے کو چھوڑ رہی ہو گی، باپ بیٹے سے ہاتھ چُھڑا رہا ہو گا، کوئی نہ پوچھے گا کہ کون کس کا بیٹا اور کس کا بھائی ہے مگر قربان جایئے! اَہْلِ بیتِ پاک کی شان پر کہ ان کا پاکیزہ نسب وہ مبارک اور مضبوط رسی ہے، جس نے کبھی ٹوٹنا ہی نہیں ہے، یہ نسب دُنیا میں بھی قائِم ہے، قبر میں بھی قائِم ہو گا، حشر میں، میزان پر، پُل صِراط پر ہر جگہ کام آئے گا۔ چنانچہ بیان کیا گیا ہے: ایک دِن جانِ کائنات، سیدِ سادات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کو کسی نے کہہ دیا کہ "اللہ پاک کی بارگاہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت (رشتہ داری) آپ کو فائدہ نہ دے گی۔" نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جلال کی کیفیت طاری ہو گئی اور حضرت بلال

رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو جمع کرو...!! پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ **میری قَرابت** (رشتہ داری) فائدہ نہیں دے گی؟ قِیَامت کے دِن ہر سبب و نسب (نسبی اور سسرالی رشتہ) ٹوٹ جائے گا مگر **میرا سبب اور نسب** کہ وہ **دُنیا اور آخرت** میں جُڑا ہوا ہے۔[1]

علامہ ابن عابدین شامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بہت ساری احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نسبِ پاک آپ کی اَوْلاد کو ضرور نفع پہنچائے گا، (اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!) یہ دُنیا سے اچھے حال میں رُخصت ہوں گے اور آخرت میں نجات پائیں گے۔ بے شک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ اَطْہار دنیا و آخرت میں بڑی سعادت مند ہے۔[2]

اولادِ مصطفےٰ روزِ قیامت کہاں ہو گی؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ پاک جس طرح دنیا میں سردار ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت میں بھی پُر سکون و باوقار، جہنم سے دُور اور جنت کی حق دار ہو گی۔ پارہ 27، سُوْرَۃُ الطُّوْر کی آیت 21 میں ارشاد ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ (پ27، الطور:21)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور ان (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کی۔

تفسیر نورُ العرفان میں ہے: یعنی اگر مومنوں کی اولاد مومن ہو تو ہم اولاد کو جنت میں اس کے ماں باپ کے ساتھ رکھیں گے، علیحدہ نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے

1...مجمع الزوائد، 8/398، حدیث: 13827 ملتقطًا
2...رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الاولی، 1/5، ملخصًا

وسیلہ سے اولاد کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد نبی نہیں مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں ہو گی، وسیلہ ثابت ہوا۔ یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ جنتی آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ جنت میں رہے گا، اس طرح کہ اگر باپ کا درجہ ادنیٰ ہے اور اولاد کا اعلیٰ تو باپ کو ترقی دے کر اولاد کے پاس پہنچایا جائے گا۔ لہٰذا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بی بی آمنہ خاتون، حضرت عبدُ اللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اولاد حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ ہوں گے۔ (تفسیر نور العرفان، پ:27، الطور، تحت الآیۃ:21)

اہلِ بیت دنیا بھر کے لیے امان ہیں

پیاری اسلامی بہنو! اَہْلِ بیتِ پاک کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اَہْلِ بیتِ پاک یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قیامت تک آنے والی اَوْلادِ پاک اس دُنیا کے لئے امان ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ یعنی ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لیے باعثِ امن ہیں۔[1] ایک روایت میں ہے: میرے اَہْلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں، جب میرے اَہْلِ بیت نہ رہیں گے، اس وقت زمین والوں پر وہ نشانیاں ظاہِر ہو جائیں گی، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لِآلِ محمد، ص32)

عُلمائے کرام فرماتے ہیں: دُنیا سے ساداتِ کرام کا اُٹھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، یعنی جب دُنیا میں کوئی ایک بھی سید زادے موجود نہیں رہیں گے، تب قیامت آئے گی۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی جبکہ ساداتِ کرام دُنیا کے بہترین لوگ ہیں۔ (اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لِآلِ محمد، ص33، ملخصًا)

---

1 ... فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، 2/671، حدیث:1145 ملتقطا

اَوْلادِ پاک کی محبّت فرض ہے

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک کی محبّت دِین کا حِصّہ ہے، لہٰذا پیارے آقا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے شہزادوں، ساری شہزادیوں سے محبّت و عقیدت رکھنا، حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے لے کر آج تک جتنے ساداتِ کرام ہیں، ان سب سے محبّت کرنا، ان کا احترام کرنا، اس کی عزّت بجالانا ہم سب پر لازم ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ25، الشوریٰ:23)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

علّامہ بغوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس آیتِ کریمہ کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ (اے لوگو! میں تمہیں دِین سکھاتا ہوں، تمہاری دُنیا و آخرت کی بھلائیاں تم تک پہنچاتا ہوں) اس پر میں تم سے کسی قسم کا کوئی اَجر، کوئی بدلہ نہیں چاہتا، البتہ! میں تمہیں قرابت داری کی محبّت کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا؛ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت، آپ کے رشتے داروں کی محبّت دِین کے فرائض میں سے ہے۔ (تفسیر بغوی، پ:25، الشوریٰ، تحت الآیۃ:23، 4/111، ملتقطًا)

پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک سے محبّت رکھنا عشقِ رسول کا نتیجہ ہے، بندۂ مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہے اس کے دِل میں محبوبِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ہوتی ہے اور جس دِل میں محبّتِ رسول موجود ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ اسے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے بھی محبّت ہوتی ہے اور وہ اَہْلِ بیت پاک رَضِیَ اللّٰہُ عنہم سے بھی محبّت کرتا ہے۔ یہ سارے تعلق ملانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک کی محبّت مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔

سچّا عاشقِ اَہلِ بیت کون...؟

پیاری اسلامی بہنو! سچّا عاشقِ اَہلِ بیت کون ہوتا ہے؟ یہ بھی سُن لیجئے! بیان کیا گیا ہے: ایک دِن حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لے آئے، حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے جلدی سے خطبہ مکمل کیا اور منبر سے نیچے اُتر گئے، اب حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ منبر پر تشریف لائے، آپ نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: مجھے میرے نانا جان نے بتایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: عرشِ اعظم کے پائے کے نیچے سبز رنگ کی ایک تختی ہے، اس پر لکھا ہے: اے آلِ مُحَمَّد کے گروہ! تم میں سے جو بھی روزِ قیامت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا، اللہ پاک اسے جنّت میں داخِل فرمادے گا۔

یہ سُن کر حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے پوچھا: اے ابو عبدُ اللہ (یعنی امام حُسین رَضِیَ اللہُ عنہ)! آلِ مُحَمَّد کا گروہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو شَیْخَین یعنی ابو بکر و عمر کو، عثمانِ غنی کو (رَضِیَ اللہُ عنہم)، میرے والِدِ محترم مولیٰ علی (رَضِیَ اللہُ عنہ) کو اور اے مُعاویہ! (رَضِیَ اللہُ عنہ) آپ کو بُرا بھلا نہ کہتا ہو، وہ آلِ مُحَمَّد کا گروہ ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، 14/113-114 ملتقطًا)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ جو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا بھی اَدَب کرتا ہے، چار یارانِ نبی کا بھی ادب کرتا ہے اور خالُ المؤمنین (یعنی سب مسلمانوں کے ماموں جان) حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے خِلاف بھی زبان نہیں کھولتا، وہ **سچّا عاشقِ اَہلِ بیت** ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبت اہل بیت عزت میں اضافے کا سبب

حضرت ابو نصر بِشر بن حارث حافی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار خواب میں حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے

بشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں تمہارے ہم زمانے کے اولیا سے زیادہ بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم میری سنت کی پیروی کرتے ہو، نیک لوگوں کی خدمت کرتے ہو، اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو اور (سب سے بڑھ کر اہم بات) میرے صحابۂ کرام اور میرے اہلِ بیتِ اطہار (رَضِیَ اللہُ عنہم) سے محبت کرتے ہو۔ یہی وہ سبب ہے کہ جس نے تمہیں نیک لوگوں کی منازل تک پہنچا دیا ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص31)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** غور فرمایئے! اَوْلادِ مصطفےٰ سے محبّت کی کیسی نِرالی شانیں ہیں، جو اس محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، وہ شہید ہے، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اس کے لئے بخشش ہے، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، وہ کامل ایمان والی ہے، جو آلِ نبی کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے اسے جنّت کی خوشخبری دی جاتی ہے، جو **آلِ نبی** کی محبت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اسے عزّت کے ساتھ جنّت میں داخلہ ملے گا، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اس کی قبر میں جنّتی دروازے کھلیں گے، جو آلِ نبی کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، رحمت کے فرشتے اس کی قبر پر زیارت کے لئے آتے ہیں اور جو آلِ رسول کے ساتھ محبّت کرنے والا ہے، اس کو پُل صِراط پر اَمن دیا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ پاکیزہ محبّت نصیب فرمائے۔

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ مُحَمَّد کے لئے کر شہیدِ عشقِ حمزہ پیشوا کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت سے بغض رکھنے والوں کا انجام

پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اَوْلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت رکھنے کے بے شُمار

فضائل اور برکتیں ہیں، ایسے ہی ان سے بغض وعداوت رکھنے کی بڑی سخت وعیدیں بھی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنہما بیان کرتے ہیں، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبہ شریف اور مقامِ ابراہیم کے درمیان نمازیں پڑھے، وہیں رہ کر روزے رکھے، پھر وہ اَہْلِ بیت کی دُشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔ (معجم کبیر، 11/142، حدیث:11412)

یہ بھی یاد رہے! کہ اگر خدانخواستہ کوئی سیّد اسلامی بھائی یا بہن گناہوں میں مَشغول ہوں، تب بھی اُن کی بے ادبی کی اجازت نہیں، ان کا اَدب جُوں کا تُوں قائم رہے گا کیونکہ ساداتِ کرام کا اَدب ان کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ سادات کے سردار، اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت کی وجہ سے ہے، لہٰذا کوئی سید اسلامی بھائی یا بہن کسی خِلافِ شریعت کام میں مَصْرُوف نظر آئیں تب بھی اُن کے خِلاف دِل میں میل نہ آنے دیں بلکہ ادب کے ساتھ انہیں نیکی کی دعوت دینی چاہئے۔ علّامہ اِبْنِ حجر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک امام صاحِب سید زادوں کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے، کسی نے ان سے پوچھا: آپ سید زادوں کی اتنی تعظیم کیوں کرتے ہیں؟ اِمام صاحِب نے فرمایا: ایک سید صاحِب تھے جو فُضُول کاموں میں مَصْرُوف رہتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو میرے استاد صاحِب نے ان کا جنازہ نہ پڑھایا، بعد میں میرے استاد صاحِب کو خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آپ کی شہزادی حضرت خاتُون جنّت رَضِیَ اللہُ عنہا بھی تھیں، سیدۂ کائنات رَضِیَ اللہُ عنہا نے میرے استادِ محترم سے رُخ پھیر لیا، استادِ محترم نے اَدب کے ساتھ التجا کی تو فرمایا: کیا ہماری اَوْلاد کی عزّت کرنے کے لئے ہماری عزّت وعظمت کافی نہیں...!![1] یعنی اگر ہماری اَوْلاد میں تمہیں کوئی نیکی نظر نہ آئی تو ہم تو صاحِبِ عزّت واحترام ہیں، ہماری عزّت کے

1...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، ص102

پیشِ نظر ہی ہماری اَوْلاد کی عزّت کیا کرو! اللہ پاک ہمیں سیّد زادوں، سید زادیوں کے ادب واحترام کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا باادب بنائے اور ان کی دشمنی و گستاخی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

عاشورا کے دن کا روزہ

پیاری اسلامی بہنو! عاشورا کی رات دعائیں قبول ہوتی ہیں، ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم شبِ عاشورا (یعنی دس محرمُ الحرام کی رات) کو عبادت وریاضت میں گزارتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارنا چاہئے۔ عاشورا کے دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، ارشاد فرمایا: عاشورا کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام روزہ رکھتے تھے۔ (جامع صغیر، ص312، حدیث:5067)

ارشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفَت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (جامع صغیر، ص312، حدیث:5067)

یاد رکھئے! جب بھی عاشورا کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 محرمُ الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! دس محرّم کے دن جو لوگ کھانے پینے کی چیزوں پر امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، نیاز کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، گھروں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ سب جائز و مستحب

اور نیکیوں بھرے کام ہیں، چنانچہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی کھیر پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو اچھا عمل ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، سردیوں میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے، جو کارِ خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے، ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/643، حصہ:16 ملخصاً)

اِیصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر کی آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ28، الحشر:10)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اوران کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے

مشہور مُفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے، دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابۂ کرام واہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن

میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔(تفسیر نورالعرفان، پ28، الحشر:10)

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب

حضرتِ سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! میری والدہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔[1]

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ“

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرما دیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔ فاتحہ و ایصالِ ثواب کے ثبوت و طریقہ کار پر مشتمل امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بہت ہی پیارا رسالہ **”فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ“** مکتبۃُ المدینہ سے قیمتاً حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ اِیصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ بالخصوص **اِیصالِ ثواب کے اجتماعات** (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) میں مرحومین کے **اِیصالِ ثواب** کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے۔

---

1 . . . بخاری، 2/241، حدیث:2762 2 . . . الحاوی للفتاوی، 2/223

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم وتکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[4] ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[5] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[6] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[7] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پَہُنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[8] ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم

---

1 . . . جامع صغیر، ص533، حدیث:8821
2 . . . تاریخ بغداد، 10/102، رقم 5221
3 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص277
4 . . . سادات کرا کی عظمت، ص7
5 . . . الشفاء، جزء:2، ص52
6 . . . سادات کرام کی عظمت، ص14
7 . . . سادات کرام کی عظمت، ص16
8 . . . سادات کرام کی عظمت، ص17

ہے۔[1] ☆استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[2] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[3] ☆سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سادات کرام کی عظمت، ص8
2 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص284
3 . . . سادات کرام کی عظمت، ص12
4 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص276

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت شیخ حُسَین بن احمد کَوّاز بِساطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک سے یہ دُعا کی کہ (یَااللہ!) میں خواب میں ابُو صالِح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ (چُنانچہ میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا: اے ابُو صالِح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔ فرمایا: اے ابُو الحسَن! اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین، ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! مُحَرَّمُ الْحَرام وہ مہینا ہے جس میں 61 ہجری کو واقعۂ کربلا ہوا، جس میں یزید اور یزیدیوں نے نواسۂ رسول، حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سمیت کم و بیش بہتّر (72) قابلِ اِحترام ہستیوں کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کر کے ظُلم و زِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیَّت کا باعث ہے۔ یزید پلید، اِبْنِ زِیاد اور جو لوگ بھی ان بدبختوں کے ساتھ اُن مبارَک ہستیوں کی اِیذا رَسانی اور شَہادت کے ذِمّے دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنجام ہوا اور آخرت میں بھی اُنہیں ذِلَّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! یزید پلید کی فتنہ اَنگیزیوں اور دنیا میں اُس کے دَرْدناک اَنجام کے بارے میں سنتی ہیں۔

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

یزید پلید کون تھا؟

یاد رکھئے! یزید پلید وہ بد نصیب شخص ہے، جس کی پیشانی پر اہلِ بَیتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گُناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بد باطن، سیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بد نُما، بہت زیادہ بالوں والا، بد اَخلاق، بد مِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے اَدب و گستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بد مُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ جن سے شرعاً نکاح حرام ہے، یزید، ان سے نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔ (سوانح کربلا، ص111، ملخصاً وملتقطاً)

غَیب دان آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے زمانہ میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ جیسا کہ

حضرت ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ یعنی میری سُنَّت کا پہلا بدلنے والا بَنُو اُمَیَّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔ (تاریخ ابن عساکر، 65/250)

ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: میری اُمّت میں عَدْل واِنْصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخْنہ انداز، بنو اُمَیَّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔ (فردوس الاخبار، 2/427، حدیث:7709)

یزید پلید کی فتنہ اَنگیزیوں کے بارے میں حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے حضرت اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے وصال سے قبل یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ پاک! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔" چُنانچہ

آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری میں (مدینۂ طَیِّبہ میں) آپ کا اِنتقال ہو گیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسْنَدِ سَلْطَنَت پر نمودار ہوا۔) (عمدۃ القاری، 2/261، حدیث:120)

یزید پلید کی جفا کاریاں

مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یزید پلید کی حضرت سیدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے ہوئے اور شہادتِ امام حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکے اور مدینے شریف کے مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی ظُلم و زِیادَتی کا تذکِرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کے زمانۂ مبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اُس کو نظر آتا تھا کہ امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مُسَرّت ہوئی۔ حضرت امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سایہ اٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصی (یعنی گناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکَشی اِنْتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبَہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ یہ 63 ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبَہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل و غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو

شہید کیا اور دوسرے عام باشندے (یعنی رہنے والے) مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔[1] پھر یہ شریر لشکر، مکّۂ مکرّمہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مکّۂ مکرّمہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے منجنیق (پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری (یعنی پتّھروں کی بارش) سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقدّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلا دِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے فِدْیہ میں قُربان کیا گیا تھا، وہ (سینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مصیبت میں مُبتلا رہے۔[2]

نواسۂ رسول کا خُطبہ

پیاری اسلامی بہنو! یزید پَلید جب تک زِندہ رہا، ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلاتا رہا۔ اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ و مدینہ اور شہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقْتِدار کی ہَوَس نے اُسے پاگل اور اَفْرادی قوّت نے

1 ... سوانح کربلا، ص177 ملخصًا
2 ... سوانح کربلا، ص177-179 ملخصًا

اُسے مَغْرور بنا دیا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و کمالات سے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قدر و مَنْزِلَت کا اِعْتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے ساتھیوں کی خدمت کر کے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطان لَعِیْن اور نَفْسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوْق گلے میں ڈالے رکھا اور مسلسل ہَٹ دَھرمی کا مُظاہَرہ کرتا رہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے پر عمل کرتے ہوئے اُس ظالِم و جابِر اور فاسِق و فاجِر نے گُلشنِ اہْلِ بیت کو جس بے دَرْدی کے ساتھ اُجاڑا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نازُک و خُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسْلا اُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

اُن گستاخوں، بے اَدَبوں اور غدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے اپنی مَحَبَّت اور اُن کی عظمت و فضیلت کو کس قدر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو(2) پھول ہیں۔[1] نیز ارشاد فرمایا: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانِ کربلا، اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یزید پلید کے ظالم و جابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَہمیّت بتلا کر اُنہیں جنگ و جِدال اور ظُلم و سِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے، چُنانچہ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِس قدر بلند آواز میں پُکارا کہ جسے تمام لوگوں نے سُنا، چُنانچہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو،

---

1 . . . بخاری، 2/547، حدیث: 3753

2 . . . ترمذی، 5/426، حدیث: 3793

حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہو چکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہو گا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ(۷۱)

(پ11، یونس:71)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۪ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ(۱۹۶)

(پ9، الاعراف:196)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے۔

پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اللہ پاک کی حَمْد و ثنا کرنے کے بعد (یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نَسَبت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَداء حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے چچا نہیں؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے متعلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہْل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے پوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ

فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے؟ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خدا کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی، کیا تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)؟ وہ بدبَخْت خاموش رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد (بدنہاد) کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کر لیں۔ (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! میں ہرگز اس کی بیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔ (الکامل فی التاریخ، 3/418-419 ملتقطاً وملخصاً)

ظالم کے ذریعے ظالموں کی ہلاکت

افسوس! مال و زَر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بدنصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحَبَّت سے سَرشار اور شہرت و اِقْتِدار کی ہَوَس (یعنی لالچ) میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے تھے، ان پر بدبختی اور شیطانیّت غالب آچکی تھی، لہٰذا اُن پر مظلومِ کربلا، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی

مُخلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِندے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خُون کے پیاسے تھے، لہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جنگ کرنے پر بَضِد رہے۔

ہمارے غَیْب دان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چُونکہ واقِعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اَہْلِ بَیْت کو خاک و خُون میں نہلائیں گے، لہٰذا وِصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْنِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے فرمادیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلح کرے گا، میں اُس کے لئے صلح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔ (ابن ماجہ، 1/97، حدیث:145)

لہٰذا جس اِقْتِدار کی خاطر اُن بدکِردار یزیدیوں نے اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اَہْلِ بَیْت پر ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تَباہی و بَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ آیئے! پہلے یزیدی فوج کے بدبَختوں کے مَجْمُوعی اَنْجام کے بارے میں سنتی ہیں اور پھر یزید پَلید کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں سُنیں گی۔

ظالم و فاجر لوگوں کا اِقتدار میں آنا!

یُوں تو دِین کی مَدَد و نُصْرت کی سعادت اَہْلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ پاک ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے جیسا کہ پارہ 8 سورۂ اَنعام کی آیت نمبر 129 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ ﴿۱۲۹﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں۔ (پ8، الانعام:129)

حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بے شک اللہ پاک اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔[1] چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ پاک نے ٹھیک چھ (6) سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقرّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا اور کیوں نہ ہو کہ حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں، اللہ پاک نے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے یَحْیٰی بن زَکَرِیَّا (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے (قتل کے) عِوَض ستّر ہزار (70,000) مارے اور بے شک میں آپ کے نواسے کے (قتل کے) عِوَض اِن سے دُگنے ماروں گا۔[2] لہٰذا اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِن فرامین کا ظُہُور ہونا شُروع ہوا اور پھر یکے بعد دِیگرے اِبْنِ زِیاد، اِبْنِ سَعْد، شِمْر، قَیْس بن اَشْعَث کِنْدی، خَوْلی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخَعی، عبدُ اللہ بن قَیْس، یزید بن مالک اور باقی تمام بدبَخْت جو حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانح کربلا، ص183 ملخصًا)

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بدنہاد کے حکم سے حضرت امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور آپ کے اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں، یہی اِبْنِ زِیاد (مقام) مُوصِل میں تیس ہزار (30,000) فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقعۂ کربلا کے ٹھیک 6 سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشْتَر کو اِس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج

---

1 . . . بخاری، 4/274، حدیث: 6606

2 . . . مستدرک، 4/173، حدیث: 4875

کو لے کر بھیجا، مُوصِل سے پندرہ (15) کوس کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبْنِ زِیاد کو شکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دِیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے، اُس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبْنِ زِیاد بھی فُرات کے کَنارے مُحَرَّم کی دسویں تاریخ 67 ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مُختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُ الاِمارَت (یعنی دارُ الحکومت) کُوفہ کو آراستہ کیا اور اہْلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبْنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغْرورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سرِ مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہْلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہْلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خُونِ ناحق نے اِبْنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ (6) سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوَنْدِ عالَم نے اِس مَغْرور، فرعون خصلت کو ایسی ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ ہلاک کِیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُ الاَمارَت میں اِس بے دِین کے قتل و ہلاک پر جشن مَنایا جارہا ہے۔ (سوانح کربلا، ص182)

عِمارہ بن عمیر نے بیان کیا کہ جب عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنہاد اور اُس کے ساتھیوں کے (کٹے ہوئے) سر لا کر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نَتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آگیا آگیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا (اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ)۔ (ترمذی، 5/431، حدیث:3805)

مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پرخچے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حضرتِ امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورا (یعنی 10 مُحَرَّمُ الحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکَۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانح کربلا، ص184-185، ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبْنِ زِیاد بدنہاد کے بدترین اور ذِلَّت ناک اَنْجام کا مَجْمُوعی اور مُخْتَصر تذکرہ کہ کس طرح مُختار ثَقَفی کے حکم پر اُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا، اب ذرا یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں بھی سُنئے۔

یزید کا اَنْجام

واقعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبتلا ہوا، پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخْموں کی ٹیس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، حِمْص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو

اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِستَرِ مَرگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساختہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلَّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دِیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہر گز قبول نہیں کر سکتا، خُدا اِس منحوس سَلطَنَت کی وِراثَت سے مجھے مَحرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنج واَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سِپُردِ خاک کِیا گیا۔ (تاریخ کربلا، ص345)

اب ذرا اس کی قَبر کا حال بھی سنیئے۔ چُنانچہ

یزید کی قَبر کا حال

دِمِشق کے پُرانے قَبرِستان بابُ الصَّغِیر کے کچھ آگے یزید کی قَبر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے اور اکثر اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، وہاں اب شیشہ، کانچ، (اور) لوہا گلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، اُس لوہے اور کانچ کو گلانے کی آگ والی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبر پر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔ (شَہادت نواسۂ سید الابرار، 918-919)

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ نبیِ اَکرَم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بَیتِ اَطہار رِضوَانُ

اللہ عَلَیْہِمُ کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنْجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا نیز اُن کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔

نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس شخص نے میرے اہْلِ بَیْت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنَّت حرام کر دی گئی۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نَماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اہْلِ بَیْت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[2]

پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا جنون سوار تھا، لہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بدمَست ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کیا کہ سُن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل رَنْجِیْدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساختہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یزیدیوں کے اَنْجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خَسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَشْخاص شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ پاک کے مُقَرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ میں سے تھے اور جو بدنصیب اللہ پاک کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ پاک کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جاچکا ہے، چُنانچہ

نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، یعنی جو میرے کسی ولی سے دُشمنی کرے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (بخاری، 4/248، حدیث:6502)

---

1 . . . برکات آلِ رسول، ص259

2 . . . مستدرک، 4/129-130 حدیث:4766

یزید کو پلید کہنا کیسا؟

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَز خُود اِبْنِ زِیاد بدِ نہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدان و اَسیرانِ کربلا پر جس قدر بھی ظُلم و جَفا ڈھائے گئے، اُن میں اِبْنِ زِیاد بدِ نہاد کو نہ صرف یزید پلید کی بھرپُور رِضامندی اور اُس کی مکمل تائید و حِمایت حاصل رہی بلکہ اُسی فاسِق و فاجر شخص کے حکم پر ظالموں کے سردار اِبْنِ زِیاد بدِ نہاد اور اُس کے لشکریوں نے اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار کی سرِ عام گُستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سَرزمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کیا، لہٰذا یزید جیسے پلید و بدبَخْت کو بے قصور قرار دینا، اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے غدّاری، مُحِبّانِ اَہْلِ بَیْت کی دل آزاری، اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ پاک کے قَہْر و غَضَب اور جہنّم کی حَقْداری کا سبب ہے۔ اس مُعاملے میں خُلفائے راشِدین کا طرزِ عمل ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، وہ حضرات اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار بالخُصوص امامِ عالی مَقام حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عزّت و ناموس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفْرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدْسِیہ اُس پلید کو اَمِیْرُ الْمُومنین کہنے والے بدبختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدُالعزیز قاتِلِ حُسَیْن "یزید پلید" کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے تھے، چُنانچہ ایک بار دورانِ گُفتگو کسی نے یزید کو اَمِیْرُ الْمُومنین کہا تو (آپ سخت ناراض ہوئے اور) اُس سے فرمایا: تم یزید کو اَمِیْرُ الْمُومنین کہتے ہو؟ پھر اُسے بیس (20) کوڑے مارنے کا حکم دِیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص166)

اَعْلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یزید بے شک پلید تھا،

اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے بُغْض و کِیْنہ رکھنے والا ہے جو) کہ اَہْلِ بَیْتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ (فتاویٰ رضویہ، 14/603، ملخصًا)

مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسق، فاجِر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعَاذَ اللہ! اُس سے اور رَیْحانۂ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیّدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَعْض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعامَلہ میں کیا دَخْل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) بھی شہزادے (ہیں)، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے (ہیں) ایسا بکنے والا مَردُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے بُغْض و کینہ رکھنے والا ہے اور) مُسْتَحِقِّ جہنّم ہے۔ (بہار شریعت، 1/261)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا

پیاری اسلامی بہنو! یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبْر و تَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جَفاکار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرُوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہَرہ کیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوُجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ اور بچّے یتیم ہوگئے، امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل و اَولادِ عقیل، فَرزَنْدانِ علی و شہزادگانِ حَسَنَیْن کرِیمَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُم یزیدی لشکر کے زہریلے تیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہو کر وَقفے وَقفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نِثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُرُوَّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا ننّھا علی اَصْغر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تیر کا شِکار ہو کر شہادت سے سَرفراز ہوا، اَلْغَرَض گمراہیت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زہرا

کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تہس نہس کر کے رکھ دِیا، مگر قربان جایئے میدانِ جنگ کے بہادر شہسواروں، اہلِ بَیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگر پاروں کی ہمّت اور صبر و اِستِقلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب و آلام میں مُسلسل تین (3) دن بھوک و پیاس سہہ کر بھی صبر و اِستِقامت کے ساتھ باطل کے خِلاف ڈَٹے رہے اور صَبر کا دامن مَضْبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر و برداشت سے کام لیتے ہیں جیسا کہ

عبدُالملک بن مَروان کے وَقْت میں جب دوبارہ حضرت سَیِّدُنا علی بن حُسین اِمام زَینُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قید کئے گئے اور لوہے کی بھاری قَید و بَند کا بھاری بوجھ اُن کے تَنِ نازنین پر ڈالا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے، امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حالت کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا: مجھے تمنّا تھی کہ میں آپ کی جگہ ہوتا کہ آپ پر یہ بارِ مَصائب دل پر گوارا نہیں ہے۔ اس پر حضرت امام زَینُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اس قَید و بندش سے مجھے کرب و بے چینی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔ (المنتظم، 6/330، رقم:530 ملخصًا)

پیاری اسلامی بہنو! بِلاشُبہ اَسیران و شہیدانِ کربلا کا یہ صَبر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید (یعنی پیروی کے قابل) ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پا جائیں یا بچّہ بیمار ہو جائے، ڈاکہ پڑ جائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، مُقدّمہ قائم ہو جائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گم یا چوری ہو جائے، سردی و گرمی یا لوڈشیڈنگ و مہنگائی شِدّت اختیار کر جائے الغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہو جائے، اُس وَقْت مَظلومینِ کربلا کے مَصائب و آلام کو یاد کر کے صَبر و اِستِقلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبر صَبر اور صرف صَبر سے

کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بے شُمار اِنعام واِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔

اللہ پاک کے سچے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَولاد یا اس کے مال کی طرف کوئی مُصیبت بھیجوں، پھر وہ صَبرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِستِقبال کرے، تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لئے مِیزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔[1] اَلبتّہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا یا بلاوجہِ شرعی کسی پر اِظہار کرکے ناشُکری کے اَلفاظ مُنہ سے نکالنے کی نادانی کی تو یاد رکھئے! ثواب حاصل ہونا تو کُجا، اُلٹا خسارے کا باعث ہو جائے گا، جیسا کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا فرمان ہے: مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا، اَجر کو برباد کر دیتا ہے۔[2]

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں: جسے کوئی مُصیبت پہنچے پھر وہ اس کی وجہ سے اپنے کپڑے پھاڑے یا رُخسار (گال) پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال نوچے تو گویا اس نے اپنے رَبّ سے جنگ کرنے کے لئے نیزہ اُٹھالیا۔ (کتاب الکبائر، ص226)

اللہ پاک ہمیں بھی اسیرانِ وشُہدائے کربلا عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صَدْقے مصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ وشکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

پیاری اسلامی بہنو! محرم الحرام کا بابرکت مہینا اپنی رحمتیں برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہ کی 18 تاریخ کو مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی فاروق رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا عرس ہے، آیئے! اسی مناسبت سے مفتی صاحب کے بارے میں بھی کچھ سنتی ہیں:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا مختصر تعارف

♣ آپ کا نام "محمد فاروق" تھا۔ ♣ آپ کی وِلادت 26 اگست 1976ء کو رمضان کے

1 . . . کنز العمال، جزء3، 2/115، حدیث:6558 2 . . . فردوس الاخبار، 2/42، حدیث:3717

مہینے میں لاڑکانہ (سندھ) میں ہوئی۔ ♣ابتدائی تعلیم وحفظِ قرآن حیدرآباد (سندھ) کے ایک سُنّی جامعہ سے کیا، پھر لاڑکانہ سے حیدرآباد اور پھر 1989ء میں کراچی منتقل (Shift) ہوگئے۔♣ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ ♣کراچی میں دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ میں 1995ء میں داخلہ لیا۔ ♣آپ اپنی عادات واطوار میں دیگر طَلَبہ سے ممتاز حیثیت کے حامِل تھے۔♣آپ کا معمول تھا کہ روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزل کی تلاوت کرتے، یوں 7 دن میں مکمل قرآنِ پاک ختم کرلیا کرتے تھے۔♣زبان کی حفاظت کے معاملے میں بَہُت مضبوط ذہن بناہوا تھا، گفتگو خود شروع کرنے کے بجائے اکثر سامنے والے کے منتظر رہتے تھے۔ ♣آپ کو کبھی قَہقَہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا،لبوں پر مسکراہٹ ضرور دیکھی جاتی۔ ♣آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی تعداد تقریباً4000 ہے۔♣آپ نے تفسیرِ جلالین کا تقریباً1200 صفحات پر مشتمل عربی حاشیہ بھی لکھااور تفسیرِ قرآن ”صِراطُ الجِنان“ کے چھ پاروں پر بھی کام مکمل کرچکے تھے۔♣7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کریم،امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج وزیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئے۔ ♣مفتیٔ دعوتِ اسلامی حج کی سعادت ملنے کے بعد 2002ء میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے اور تادمِ حیات مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے۔♣آپ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے نیک اعمال کارسالہ جمع کرواتے۔♣آپ خوفِ خدا، عشقِ رسول، دُنیا سے بے رغبتی، قناعت پسندی، صبر و تحمل اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ ♣آپ فرائض، واجبات، سُنَّتوں اور مُستَحَبّات کے عامل، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، وقت کے قدردان، درسِ نظامی کے اچھے مدرِّس اور بہترین امام تھے۔ ♣ 18 محرم1427ھ مطابق17 فروری 2006ء جمعۃ المبارک کو بعد نمازِ جمعہ آپ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔♣آپ کی نمازِ جنازہ دعوتِ اسلامی کے عَالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں

اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ آپ کا مزارِ پُر انوار صحرائے مدینہ (نزد ٹول پلازہ) کراچی میں ہے۔(مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص17، 65 ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نذر و نیاز کیجئے

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے خاندان کے کئی ایسے افراد ہوں گے جو انتقال کر گئے ہوں گے، ہمیں انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہر ماہ میں کئی بزرگانِ دین کے عرس کے ایام آتے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ اس کے بڑے فائدے ہیں۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہو تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

حُسنِ سُلُوک کے رہنما اصول

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سُلوک کے بارے میں چند نِکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے: (1) فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رِحمی کرے۔[2] ☆ قرآن و احادیث میں رشتہ داروں اور ذوِی القُربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[3] ☆ حُسن سُلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔[4] ☆ حُسنِ سُلوک کی مختلف صورتیں

1... مجمع الزوائد، 3/331، حدیث: 4754
2... بخاری، 4/136، حدیث: 6138
3... ردالمحتار، 9/678 ماخوذاً
4... ردالمحتار، 9/678

ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔[1] ☆اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔[2] ☆اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[3] ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک کیا کرتے ہیں۔[4] ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک لوگوں کی خُوشی کا سبب ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے فرشتوں کو مُسَرّت ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . درر الحکام فی شرح غرر الاحکام، جزء:1، ص323 ماخوذاً
2 . . . امام اعظم کی وصیتیں، ص25
3 . . . امام اعظم کی وصیتیں، ص26
4 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص342 ملتقطاً
5 . . . تنبیہ الغافلین، ص73 ملخصاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللہ یعنی جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر دُرُود بھیجو، اِن شاءَ اللہ یاد آجائے گی۔“ (القول البدیع، ص427، حدیث:53)

بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار درود
شہریارِ رُسُل کی نذر کروں سب درودوں کی تاجدار درود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزّت کا معیار تقویٰ ہے

صحابی اِبنِ صحابی حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: فتحِ مکہ کے دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُؤَذِّن حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنہ کو حکم دیا کہ وہ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اَذان کہیں، چنانچہ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنہ نے حکم پر عَمَل کیا (حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنہ حبشہ سے تعلق رکھنے والے تھے، آپ مکۂ مکرمہ ہی میں کافی عرصہ غُلامی کی زندگی بھی بسر کر چکے تھے)، لہٰذا آپ کو کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اَذان دیتا دیکھ کر مکۂ مکرمہ کے بعض سرداروں نے آپ کے متعلق سخت نازیبا گفتگو کی۔ اِدھر یہ مکّے کے بعض سردار نازیبا باتیں کر رہے تھے، اُدھر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی خبر

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

دی، رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سب کو بُلا لیا اور پوچھا: کیا تم نے بِلال کے متعلق ایسی ایسی باتیں کہی ہیں؟ ان سب نے اِقْرار کیا کہ جی ہاں! ہم نے یہ باتیں کہی ہیں۔ اس موقع پر پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی، اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾

(پ26، الحجرات:13)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

علّامہ قرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اَہْلِ مکہ کو نسب پر فخر کرنے، مال کی کثرت چاہنے اور غریبوں کا مذاق اُڑانے پر ڈانٹا اور بتادیا کہ سب انسان حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السَّلام کی اَوْلاد ہیں، فضیلت کا معیار (رنگ، رُوپ، نسب اور مال نہیں بلکہ) تقویٰ ہے۔ (تفسیرِ قرطبی، پ:26، الحجرات، تحت الآیۃ:13، جز:10، 8/246)

دے حُسنِ اَخْلاق کی دولت — کر دے عطا اِخْلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا — یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھائی بُرائی کا مِعْیار شریعت ہے

پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ اور اس کے شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ اچھائی، بُرائی، کامیابی و ناکامی، بہتری و بدتَری کا مِعْیار رنگ رُوپ، نسل و نسب اور مال و دولت وغیرہ نہیں بلکہ اس کا معیار تقویٰ ہے، **یہ ایک اُصول ہمیشہ یاد رکھئے!** حُسْن و قُبْح (یعنی اچھائی و بُرائی) عقلی نہیں بلکہ شرعی ہیں یعنی اچھائی کیا ہے؟ بُرائی کیا ہے؟ یہ بات ہم عقل سے طے نہیں کرسکتے،

1 ... تفسیرِ قرطبی، پ:26، الحجرات، تحت الآیۃ:13، جز:10، 8/246

اچھائی بُرائی کا معیار شریعت ہے، جس کو اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اچھا فرمائیں، وہ اچھا، جسے اللہ اور اس کا رسول بُرا کہیں وہ یقیناً بُرا ہے۔

آج کل ہمارے ہاں اچھائی بُرائی کا معیار بدل گیا ہے ❁ پیسہ ❁ عہدہ و منصب ❁ گھر، گاڑی ❁ لباس ❁ رنگ و نسب ❁ اور دنیاوی تعلیم وغیرہ اس طرح کی چیزوں سے آجکل کسی کے اچھا یا بُرا ہونے کی پہچان کی جاتی ہے۔ حالانکہ اچھائی بُرائی کا مِعیار یہ چیزیں نہیں بلکہ اچھائی بُرائی کا مِعیار انسان کا کردار ہے، میں اچھی ہوں یا بُری، اس کا فیصلہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے، اس کے لئے مجھے اپنے آپ کو شریعت کے آئینے میں دیکھنا ہو گا، قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے کردار، اپنی گفتار، اپنے اَفعال و اَخلاق کا جائزہ لینا ہو گا۔

ہم میں سے کون اچھی ہے؟ کون بہتر ہے؟ کائنات کے سب سے بہترین، سب سے بلند رُتبہ، سب سے افضل و اعلیٰ یعنی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اللہ پاک کے بھی محبوب ہیں، آپ کی نگاہِ نبوت میں کون سب سے بہتر ہے؟ آیئے! اس بارے میں چند احادیثِ کریمہ سنتی ہیں، ان احادیث کی روشنی میں ہمیں اپنے آپ کا جائزہ لینا ہے، اگر تو ہم اِن فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق بہترین مسلمان ہیں تو اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا ہے اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں ہے، ہم بہترین نہیں ہیں تو ہم نے ان احادیث کو اپنا کر بہترین بننے کی کوشش کرنی ہے۔ آیئے! احادیثِ کریمہ سنتی ہیں:

کھانا کھلانا، سلام کا جواب دینا

پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خِیَارُکُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ یعنی تم سب میں بہتر وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ (مسندِ احمد، 9/240، حدیث:23981)

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا؛ جو مسلمان لوگوں کو کھانا کھلاتا اور سلام کا جواب دیتا ہے، وہ سب سے بہتر ہے۔ اب ہم میں سے ہر ایک غور کرلے کہ کیا میں مستحق لوگوں کو

کھانا کھلاتی ہوں؟ کیا میں سلام کا جواب دیتی ہوں؟ اگر اندر سے ضمیر ہاں میں جواب دے تو اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے! اور اگر نہ میں جواب آئے تو آج سے یہ 2 کام اپنانے کی نیت کر لیجئے!

(1): دوسروں کو کھانا کھلانا ہے (2): سلام کا جواب دینا ہے۔

کھانا کھلانا جنتیوں والا عمل ہے

اللہ پاک نے اَہْلِ جنّت کے اَوْصاف میں سے ایک وَصْف یہ بھی بیان فرمایا:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ (پ29، الدھر:8)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اِس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی ایسی حالت میں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسّرین نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ اللہ پاک کی محبت میں کھلاتے ہیں۔ (تفسیر خزائنُ العرفان، پ:29، الدھر، تحت الآیۃ:8)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ اپنی واہ واہ کے لئے نہیں، لوگوں کو دکھانے، اخبارات، پوسٹرز پر تصویریں چھپوانے اور سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے لئے نہیں بلکہ جو بندہ صرف وصرف اللہ پاک کی محبّت میں، اُس کی رضا حاصِل کرنے کے لئے دوسروں کو کھانا کھلاتا ہے، وہ اَہْلِ جنّت کا وَصْف اپنانے والا ہے۔

جنتی بالاخانہ

حضورِ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہے کہ جس کا باہَر اندر سے اور اندر باہَر سے دکھائی دیتا ہے، یہ بالاخانہ اللہ پاک نے اُن کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتے ہیں۔ (مسندِ احمد، 8/449، حدیث:22968)

سلامتی کے ساتھ جنّت میں جانے کا نسخہ

حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مدینۂ منورہ میں آخری نبی،

رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے سب سے پہلا جو کلام سُنا وہ یہ تھا: یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اے لوگو! اَفْشُوا السَّلَامَ سلام کو عام کرو! وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ کھانا کھلاؤ! وَ صَلُّوْا بِالَّیْلِ وَ النَّاسُ نِیَامٌ اور رات کو جس وقت لوگ سو رہے ہوں، اُس وقت نماز پڑھو تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (تم یہ تین کام کرو گے تو) سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔[1]

روٹی کھلانے کا ثواب گناہوں پر غالِب آ گیا

پیاری اسلامی بہنو! ❁ بھوکوں کو کھانا کھلانا ❁ پیاسوں کو پانی پِلانا ❁ غریبوں کے کام آنا بہت ثواب کا کام ہے، **شُعَبُ الْاِیْمان** میں ہے: پچھلی امتوں میں ایک عبادت گزار تھا، وہ 60 سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتا رہا، پھر اُس پر نفس و شیطان غالِب آئے اور بدکاری کی تباہ کاری میں گرفتار ہو گیا، اس نے 6 راتیں بدکاری میں گزاریں۔ اُس کی سابقہ عِبادت اُسے کام آئی، اللہ پاک کا پھر کرم ہوا اور اُسے اس گُناہ پر ندامت نصیب ہو گئی، جب اُسے اِحساس ہوا کہ میں اللہ پاک کی نافرمانی میں مبتلا ہو گیا ہوں تو خوفِ خُدا کے سبب دوڑتا ہوا مسجد کی طرف آیا، وہاں اُس نے دیکھا کہ 3 بھوکے شخص بیٹھے ہیں، چنانچہ اُس نے ان تینوں کو کھانا کھلانے کی سَعادت حاصِل کی۔ روایت میں ہے: انتقال کے بعد جب اُس کے اَعْمال کا حساب ہوا تو 60 سال کی عِبادت ایک پلڑے میں اور 6 دِن کا گُناہ دوسرے پلڑے میں رکھا گیا، وہ 6 دِن کا بدکاری والا گُناہ 60 سال کی عِبادت پر غالِب آ گیا مگر اللہ پاک کا کرم ہوا، وہ ایک روٹی جو اس نے 3 بھوکے آدمیوں کو کھلائی تھی، جب وہ روٹی نیکیوں والے پلڑے میں رکھی گئی تو اُس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو گیا۔[2]

اللہُ اکبر! غور فرمایئے! 6 دِن کا گھناؤنا جُرم جو 60 سال کی عِبادت پر بھاری ہو گیا تھا، ایک

1...اِبْنِ ماجہ، 2/127، حدیث: 1334

2...شُعَبُ الْاِیمان، 3/262، حدیث: 3488 بتغیر قلیل

روٹی جو بھوکے کا پیٹ بھرنے کے لئے صدقہ کی گئی، اس جُرم پر غالب آئی اور اس عبادت گزار کی بخشش کا ذریعہ بن گیا۔ سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی خوب دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کرنے، بھوکوں کو کھانا کھلانے، غریبوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

گنہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے ہے تیرے قہر پر حاوِی تری عطا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوابِ سلام کے مَدَنی پھول

پیاری اسلامی بہنو! کھانا کھلانے کی طرح سلام کا جواب دینا بھی بہترین انسان کی علامت ہے۔ افسوس! آج کل اس معاملے میں بہت سُستی اور لاپرواہی برتی جاتی ہے، اَوّل تو اب سلام کرتے ہی کب ہیں؟ ❁ ہیلو ❁ ہائے ❁ گُڈ مارننگ وغیرہ بول دیتے ہیں، حالانکہ یہ اسلامی سلام نہیں، اسلامی سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنا ہے۔ جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب ملے گا۔

پیارے آقا نے اسلامی سلام سکھایا

صحابیِ رسول حضرت ابو راشِد عبدُ الرحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں چھوٹا تھا، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا تو میں نے کہا: اَنْعِمْ صَبَاحاً (یہ عربی ہے، اس کا انگلش ترجمہ بنے گا: Good Morning) یعنی صبح بخیر۔ رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تو مسلمانوں کا سلام نہیں ہے، جب تم کسی کے پاس جاؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ (الکنیٰ والاسماء، 1/56، حدیث: 217 ملتقطًا)

سلام محبت پیدا کرتا ہے

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اسلامی سلام...!! جب بھی کسی اسلامی بہن سے ملاقات ہو تو اسی

طرح سلام کرنا چاہئے۔ ”سلام“ ایک انمول نعمت ہے، اللہ پاک نے سلام میں ایسی کمال تاثیر رکھی ہے کہ ہم سلام کرتی ہیں زبان سے مگر اس کا اَثر سیدھا دِل پر ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا تم اُس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہوسکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ! وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اور تم اُس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو! پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں، جس پر عمل کرکے تمہاری آپس میں محبت بڑھ جائے؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ آپس میں سلام کو عام کرو![1]

محبت بھرا اِسلامی تیر

حضرت لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! جب بھی کسی قوم کے پاس سے گزرو تو انہیں اِسلامی تیر مارا کرو!

یہ اسلامی تیر کیا ہے؟ حضرت عَوْف بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد سلام ہے۔[2] یعنی جب سلام کروگے تو تمہارا اسلام محبت سے بھرا ہوا تیر بَن کر سامنے والے کے دِل پر لگے گا اور محبت بڑھائے گا۔ اللہ پاک ہمیں سلام کو عام کرنے اور آپس میں محبتیں بانٹنے کی توفیق عطا کرے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کا جواب دینا واجب ہے

پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب کوئی اسلامی بہن سلام کرے تو اس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والی سُن لے۔ اگر سلام کا جواب نہ دیا تو واجِب چھوٹ جانے کے سبب گُناہ ہوگا۔

1...ابوداؤد، 4/448، حدیث:5193 2...زُہدِ لابنِ مبارک، ص332، حدیث:950

سلام کیسے کرنا ہے؟ اس کا جواب کیسے دینا ہے؟ اس کی سنتیں اور آداب کیا ہیں؟ اس بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب 550 سنتیں اور آداب پڑھ لیجئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہترین شخص وہ جو قرآن سیکھے اور سکھائے

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! قرآنِ پاک کو سیکھنا اور سکھانا یہ بہترین انسان ہونے کی علامت ہے۔ اب ہم میں سے ہر ایک غور کرے ❁ کیا میں قرآنِ کریم دُرست تجوید کے ساتھ، دُرست مخارج کے ساتھ، عربی لہجے میں پڑھنا سیکھ چکی ہوں؟ ❁ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے مجھے کیا اَحکام دیئے ہیں؟ ❁ کن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے؟ ❁ کیا میں یہ سب کچھ سیکھ چکی ہوں؟ ❁ اگر سیکھ لیا ہے یا سیکھنے کی کوشش میں ہوں تو کیا یہ سیکھا ہوا، دوسروں کو سکھا بھی رہی ہوں؟ اگر ضمیر ہاں میں جواب دے تو اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے! اگر جواب نہ میں آئے تو آج ہی سے قرآنِ کریم سیکھنا اور دوسری اسلامی بہنوں کو سکھانا شروع کر دیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ہزارہا مدارِسُ الْمَدینہ (بالغات) ہیں۔ جن میں بڑی عمر کی اسلامی بہنیں صحیح مخارِج سے حُرُوف کی دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتی اور دعائیں یاد کرتی، نَمازیں درست کرتی اور سُنّتوں کی تعلیم مُفت حاصِل کرتی ہیں۔ آپ بھی ان مدارِسُ الْمَدِینہ

1... بخاری، 3/410، حدیث: 5027

(بالغات) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کرکے دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کیجئے۔

جو سیکھ سکتا ہو وہ ضرور سیکھے

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ یہ قرآنِ کریم اللہ پاک کی طرف سے ضِیافت ہے لہٰذا جو اس سے کچھ سیکھنے کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اسے سیکھے کیونکہ بھلائی سے سب سے زیادہ خالی وہ گھر ہے جس میں کتابُ اللہ میں سے کچھ نہ ہو اور جس گھر میں کتابُ اللہ میں سے کچھ نہ ہو وہ اُس ویران گھر کی طرح ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔[1]

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! جس گھر میں قرآنِ کریم سکھانے والوں، قرآنِ کریم سیکھنے والوں، اس کی تلاوت کرنے والوں میں سے کوئی بھی نہ ہو، وہ گھر ویران ہے، لہٰذا اپنے گھروں کو ویران ہونے سے بچائیے، دِل میں قرآنِ کریم سیکھنے، دوسروں کو سکھانے اور اس کی خُوب تِلاوت کرنے کا شوق بڑھائیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

اللہ پاک اُس دِل کو عذاب نہیں دیتا

حضرت ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو! بے شک جو دِل قرآنِ کریم کا جُزْدان ہو، اللہ پاک اُس دِل کو عذاب نہیں دیتا۔[2]

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تُو نفرت بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

روزِ قیامت تِلاوت کرنے والے پر کرم

ایک روایت میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ دِن اور رات میں قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتا ہے، قرآنِ کریم کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو اس کا رفیق (یعنی ساتھی) بنا دیتا ہے۔ جب قیامت کا دِن ہو گا،

1...مصنف عبد الرزاق، 3/225، حدیث:6018 2...جامع صغیر، ص83، حدیث:1340

قرآنِ کریم اس بندے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دلائل دے گا، قرآن کہے گا: اے رَبِّ کریم! ہر شخص دُنیا میں اپنے کام کی اُجرت لیتا تھا مگر فُلاں شخص، وہ دِن اور رات میں میری تِلاوت کرتا تھا، میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا تھا، یَارَبّ! آج اسے اجر عطا فرمائے۔ قرآنِ کریم کی عرض پر اس بندے کو تاجِ شاہی اور کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر اللہ پاک قرآنِ کریم سے فرمائے گا: هَلْ رَضِيْتَ؟ (اے قرآن!) کیا تُو راضی ہے؟ قرآنِ کریم کہے گا: یَارَبّ! اس سے بھی اَفْضَل اَجْر عطا فرما۔ اب اس بندے کو بادشاہت اور جنّت عطا کر دی جائے گی۔ پھر قرآنِ کریم سے کہا جائے گا: هَلْ رَضِيْتَ (اے قرآن!) کیا اب تُو راضی ہے؟ قرآنِ کریم کہے گا: ہاں، یَارَبّ (اب میں راضی ہوں)۔ (شُعَبُ الایمان، 2/345، حدیث: 1991)

یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟

امام ابنِ ابی الدُّنیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت مُغیرہ بن حَبیب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رِوَایَت کی کہ ایک قَبْر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ کسی نے صاحِبِ قبر کو خواب میں دیکھ کر اُن سے پوچھا: یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟ جواب دیا: **تلاوتِ قرآن اور روزے کی۔** (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 1/305 ملتقطاً)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی! گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچی زبان اور پاکیزہ دِل والے بہتر ہیں

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، نور والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں عَرض کیا گیا: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں اَفْضَل کون ہے؟ فرمایا: كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صُدُوْقُ اللِّسَانِ ہر وہ بندہ جو مَخْمُوْمُ الْقَلْب ہے اور سچّی زبان والا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! صُدُوْقُ اللِّسَان (یعنی سچّی زبان والا) کسے کہتے ہیں، یہ تو ہم جانتے ہیں، مَخْمُوْمُ الْقَلْب کون

ہے؟ فرمایا: وہ متقی شخص جس پر کوئی گُناہ نہ ہو، اس کے دِل میں نہ سرکشی ہو، نہ کینہ ہو، نہ ہی حسد ہو۔ (ابنِ ماجہ، 4/475، حدیث:4216)

معلوم ہوا جس کی زبان سچّی ہو، جھوٹ نہ بولے اور جس کے دِل میں نہ سرکشی ہو، نہ کینہ ہو، نہ بغض ہو، نہ حَسَد جلن ہو، وہ بندہ بڑی فضیلت والا ہے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ رسالت میں اِستغاثہ یعنی فریاد پیش کرتے ہیں:

جھوٹ سے بغض و حسد سے ہم بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حُسین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک کے پیشِ نظر اب ہم غور کر لیں، کیا ہمارے پاس سچّی زبان اور پاکیزہ دِل ہے؟ اگر ہم سچ بولنے کی عادی ہیں، جھوٹ سے کوسوں دُور رہتی ہیں، دِل میں حَسَد، بغض، کینہ وغیرہ نہیں رکھتی تب تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے، اللہ نہ کرے اگر ایسا نہیں ہے، جھوٹ بولنے کی بھی عادَت ہے، دِل میں بغض و کینہ یا حَسَد وغیرہ بھی رکھتی ہیں تو ہمیں ڈر جانا چاہئے کہ جھوٹ گُناہوں کا سرچشمہ ہے، جھوٹ گُناہ ہے اور گُناہ انسان کو جہنّم میں پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح جس دِل میں بغض ہو، کینہ ہو، حسد کی بیماری ہو، وہ دِل بھی بہت ناپاک ہے اور ایسے دِل والا انسان جنّت سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔

قلبِ سلیم کسے کہتے ہیں؟

اللہ پاک قُرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔ مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔ (پ19، الشُّعَرَاء:88-89)

معلوم ہوا قیامت کے دِن نہ مال کام آئے گا، نہ اَوْلاد کام آئے گی، قیامت کے دِن

قلبِ سلیم کام آئے گا۔ قلبِ سلیم کیا ہے؟ ❁ وہ دِل جو کفر و شرک سے پاک ہو ❁ جس دِل میں بدعقیدگی نہ ہو ❁ وہ دِل جو باطنی بیماریوں سے پاک ہو ❁ جس میں حسد نہ ہو ❁ بغض نہ ہو ❁ کینہ نہ ہو ❁ دُنیا کی مَحبّت نہ ہو، ایسے پاکیزہ دِل والی روزِ قیامت کامیاب ہو گی اور جس کے پاس ایسا دِل نہ ہوا، عین ممکن ہے کہ اللہ پاک اس پر نظرِ رحمت نہ فرمائے اور جس پر اللہ پاک کی نظرِ رحمت نہ ہو، وہ جہنّم کی حقدار ہے۔ اللہ پاک ہمیں قلبِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمین

بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے

اللہ پاک کے آخری نبی، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ اَلْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ، وَ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ اَلَا وَ خَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ اَلَا وَ شَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ یعنی آگاہ رہو کہ (لوگوں میں) بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے، سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اُترتا ہے، سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہے جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور بُرے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ (ترمذی، 4/81، حدیث:2198)

پیاری اسلامی بہنو! یہ انسانوں کی 3 قسمیں ہیں: (1): وہ آدمی جسے غصّہ دیر سے آتا ہے، جلدی اُتر جاتا ہے (2): وہ کہ جسے غُصّہ آتا بھی جلدی ہے، اُتر بھی جلدی جاتا ہے (3): وہ آدمی جسے غُصّہ آتا جلدی ہے مگر اُترتا دیر سے ہے۔ ان تینوں میں سے بہتر کون ہے؟ وہ بندہ جسے غُصّہ آتا دَیر سے ہے اور اُتر جلدی جاتا ہے۔ اور سب سے بُرا آدمی کون ہے؟ جسے غُصّہ آتا جلدی ہے مگر جلدی اُترتا نہیں ہے۔ اب ہم غور کر لیں! ہم کس قسم سے تعلق رکھتی ہیں؟

ہمیں غُصّہ جلدی آتا ہے یا دَیر سے، اور جب غُصّہ آجائے تو جلدی جلدی اُتر جاتا ہے یا کافِی دَیر کے بعد، کافِی نقصانات کرنے کے بعد اُترتا ہے؟ اگر خُدانخواستہ ہمیں غُصّہ جلدی آتا اور دَیر سے نقصان کرنے کے بعد اُترتا ہے تو اس عادَت کو جلد از جلد مٹانا بہت ضروری ہے۔

جہنّم کا مخصوص دروازہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جہنّم کا ایک دروازہ ہے، جس سے وہی لوگ داخِل ہوں گے جن کا غُصّہ اللہ پاک کی نافرمانی کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔[1]

غصہ نکالنے کا کَلَبْ

پیاری اسلامی بہنو! بے عملی کا دَور دَورہ ہے، دِینی معلومات کی کمی ہے، جیسے جیسے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہِری زمانے سے دُوری ہوتی جارہی ہے، انسانوں کی حماقتیں بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں۔ آپ اندازہ کیجئے! ایک ترقی یافتہ کہلائے جانے والے ملک میں ایسے ڈسٹرکشن کلب کا آغاز کردیا گیا ہے جس کے رکن بن کر لوگ مہنگی اور قیمتی اَشیا توڑ سکتے ہیں اور اپنا غصہ شاہانہ انداز میں نکال سکتے ہیں۔ اس انوکھی سروس کے تحت لوگ مہنگی گاڑیوں، قیمتی کراکری اور فرنیچر سے لے کر جدید ٹیکنالوجی کی اَشیا جیسے لیپ ٹاپ اور کمپیوٹر پر بھی اپنا غصہ نِکال سکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کس ہتھیار سے انہیں توڑنا چاہتے ہیں، اس کا بھی خصوصی انتظام ہے اور یہاں لوگوں کو کلہاڑی سے لے کر ہتھوڑی تک فراہم کی جاسکتی ہے۔ بس آپ کو کیا توڑنا ہے اور کس سے توڑنا ہے؟ اس کے لئے مطلوبہ رقم فراہم کیجیے اور اپنا غصّہ انہیں تباہ کرکے نِکال دیں۔[2]

غُصّے کے نقصانات

اللہ پاک ہمیں ایسی حماقتوں سے محفوظ فرمائے۔ جب غُصّہ آئے تو اپنے آپ پر قابُو

1...شعب الایمان، 6/320، حدیث: 8331
2...جنگ آن لائن 4 جنوری 2013ء

رکھنا چاہئے۔ غُصّے کو پی جانے کی عادَت بنالینی چاہئے۔ ورنہ اس کے بہت سارے نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: غصہ کے سبب بہت ساری برائیاں جنم لیتی ہیں جو آخرت کیلئے تباہ کن ہیں مَثَلاً: ❁ حسد ❁ غیبت ❁ چغلی ❁ کینہ ❁ قطع تعلُّق (یعنی تعلُّق توڑنا) ❁ جھوٹ ❁ آبروریزی (یعنی بے عزتی) کرنا ❁ دوسرے کو حقیر جاننا ❁ گالی گلوچ ❁ تکبُّر ❁ بے جا مار دھاڑ ❁ تمسخُر (یعنی مذاق اُڑانا) ❁ قَطعِ رِحمی (یعنی رشتہ توڑ ڈالنا) ❁ شماتت (یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا) ❁ اِحسان فراموشی وغیرہ۔ یہ اتنی ساری باطنی بیماریاں جو دِل کو گندا کر دیتی ہیں، غصّے کے سبب جنم لیتی ہیں۔ (غصے کا علاج، صفحہ:18)

غصہ کے وقت کی دعا

پیاری اسلامی بہنو! جب بھی غُصّہ آئے تو خُود پر قابُو رکھنے اور اس کے شَر سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کی پیاری امی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا کو جب غصہ آتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عنہا کو فرماتے: یوں کہو: اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ، اِغْفِرْ لِی ذَنْبِی، وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِی، وَاَجِرْنِی مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غصے کو ختم فرما اور مجھے گمراہ کرنے والے ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ فرما۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ص203، حدیث:456 ملتقطاً)

غصے کی عادت نکالنے کے 2 وظیفے

جسے زیادہ غُصّہ آتا ہو اسے چاہئے کہ (1): چلتے پھرتے کبھی کبھی یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ کہہ لیا کرے (2): چلتے پھرتے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِین پڑھتی رہے۔

غُصے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **غُصّے کا عِلاج** پڑھ لیجئے!

بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے

نبی پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُھُمْ قَضَاءً بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔ (مسلم، ص666، حدیث:4108)

قرض اچھی نیت سے لیجئے

پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو لوگوں کے مال قرض لے جس کے ادا کر دینے کا پختہ ارادہ رکھے تو اللہ پاک اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو ان کے برباد کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ پاک اس پر بربادی ڈالتا ہے۔ (بخاری، 2/105، حدیث:2387)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس کی نیت قرض لیتے وقت ہی ادا کرنے کی نہ ہو، پہلے ہی سے مال مارنے کا اِرادہ ہو، ایسا آدمی بے ضرورت بھی قرض لے لیتا ہے اور ناجائز طور پر بھی۔ یہ حدیث بہت سی ہدایتوں پر مشتمل ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے خواہ زندگی میں خود ادا کرے یا بعد موت اس کے وارِث ادا کریں، اگر یہ بھی نہ ہو تو بروزِ قیامت ربِ کریم ایسے مقروض کا قرض اس کے قرض خواہ سے معاف کرا دے گا یا قرض خواہ کو قرض کے عِوض جنت کی نعمتیں بخش دے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/297)

پیاری اسلامی بہنو! اس دُنیا میں انسان کو قرض لینے کی ضرورت پڑتی ہی رہتی ہے، پکّی نیت بنائیں کہ جب بھی قرض لیں گی، سچّے دِل سے واپس ادا کر دینے کی نِیّت سے قرض لیں گی، جس کی نِیّت سچّی ہو، اللہ پاک اس کے لئے راہیں آسان فرما ہی دیتا ہے۔

قرض واپس کرنے کی دلچسپ حکایت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے

شخص سے ایک ہزار دینار (سونے کے سِکّے) بطور قرض مانگے۔ اس نے کہا: تم کسی گواہ کو لے کر آؤ تاکہ وہ اس قرض پر گواہ بنے۔ قرض مانگنے والے نے کہا کہ اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: پھر تم کسی کفیل کو لے کر آؤ، اُس نے جواب دیا: اللہ پاک کا کفیل ہونا بہت ہے۔ اِس پر دوسرے شخص نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو، پھر اُس نے ایک مُعَیَّنہ مدّت کے وعدے پر اُسے ہزار دینار بطورِ قرض دیدیئے۔ قرض لینے والا شخص اپنے کام کے سلسلے میں دریائی سفر پر گیا اور اپنا کام مکمل کیا۔ اِس کے بعد اُس نے کشتی کی تلاش شروع کی تاکہ وعدے کے مطابق وقت پر قرض ادا کر سکے لیکن کوئی کشتی نہ ملی۔ تب اُس نے ایک لکڑی کو کھوکھلا کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک پرچہ لکھ کر رکھ دیا اور پھر کسی چیز سے لکڑی کا منہ بند کر دیا۔ پھر وہ اس لکڑی کو لے کر دریا پر آیا اور یہ دعا کی: اُے اللہ پاک! تجھے خوب علم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے۔ اُس نے مجھ سے کفیل کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ پاک کا کفیل ہونا کافی ہے، وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا اور اُس نے مجھ سے گواہ لانے کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ پاک کا گواہ ہونا کافی ہے تو وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا۔ میں نے کشتی تلاش کرنے کی پوری کوشش کی تاکہ میں اُس کی طرف اُس کی رقم بھیج دوں لیکن میں اِس پر قادر نہیں ہوا اور اب میں یہ رقم والی لکڑی تیری اَمان میں دیتا ہوں۔ پھر اُس شخص نے وہ لکڑی دریا میں ڈال دی۔ وہ شخص وہاں سے واپس آ گیا اور اِس عرصے میں کشتی تلاش کرتا رہا تاکہ اپنے شہر کی طرف واپس جا سکے۔ دوسری طرف قرض خواہ بھی دریا کے پاس آیا کہ شاید کوئی کشتی نظر آئے جو اُس کا مال لیکر آ رہی ہو۔ اتنے میں اُسے دریا کے کنارے وہ لکڑی نظر آئی جس میں ایک ہزار دینار موجود تھے۔ اس نے ایندھن کے طور پر استعمال کیلئے وہ لکڑی اٹھالی، جب اُسے چیرا تو اس میں ایک ہزار دینار اور پیغام پر مشتمل پرچہ ملا۔ چند دن بعد قرض لینے والا شخص دریا پار کر کے آیا اور ایک ہزار

دینار لا کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں مسلسل کشتی تلاش کرتا رہا تاکہ تمہاری رقم وقت پر پہنچا سکوں لیکن اس سے پہلے مجھے کشتی نہیں ملی۔ قرض خواہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا: میں جس کشتی پر آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی جس پر میں تمہارے پاس آتا۔ قرض خواہ نے کہا: بے شک اللہ پاک نے تمہاری وہ رقم مجھے پہنچا دی ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر میرے پاس بھیجی تھی، چنانچہ وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر خوشی سے واپس چلا گیا۔ (بخاری، 2/73، حدیث: 2291)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی پاک دِل اور سچّی نیّت والی بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، 9/343)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! پانی پینے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: **فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو!۔ (ترمذی، 3/352، حدیث: 1892)

پانی ہو یا کوئی اور پینے کی چیز ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پئیں ❁ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زَم زَم شریف کی مشابہت رکھتا ہے، ان 2 (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زَم زَم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے، یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز تو نہیں ہے ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہئے ❁ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے، پہلے سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم پڑھے۔ یہ ایک اچھا کام ہے، نہ بھی کیا تو حرج نہیں اور شروع میں بِسْمِ اللہ اور ختم پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے بھی سنت ادا ہو جائے گی ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ نہیں پھینکنا چاہئے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے ❁ پی لینے کے چند لمحوں بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے، انہیں بھی پی لیجئے۔ (550 سنتیں اور آداب، ص18)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد 3، حصّہ 16 اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے! اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

بیان کیا گیا ہے: ایک روز اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر حضرت ابو طلحہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آج چہرۂ مُبارَک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک ابھی جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس نے آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھے گا اور 10 گُناہ مٹا دے گا اور 10 درجات بڑھا دے گا۔ (القول البدیع، ص118)

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُورۂ مُجَادَلہ کا شانِ نزول

پیاری اسلامی بہنو! ایک فقہی مسئلہ ہے، جسے ظِہار کہتے ہیں، عِلْمِ فِقہ کی کتابوں میں ظِہار کا پورا باب (Chapter) ہوتا ہے۔ جو شادِی شدہ ہیں، انہیں یہ مَسائل ضرور سیکھنے چاہئیں، ظِہار کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو اپنی ماں یا بہن کی مِثْل کہنا مثلاً شوہَر نے اپنی بیوی کو کہا:

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

تم میرے لئے میری ماں کی مثل ہو۔ یہ ظِہار ہوتا ہے، اِسلام کی اِبتدا میں ظِہار کا حکم بھی طلاق والا تھا، یعنی اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کی مثل کہہ دیتا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی تھی۔

ایک صحابیہ ہیں: حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللہُ عنہا، ایک مرتبہ ان کے شوہَر نے انہیں کہہ دیا: تم مجھ پر میری ماں کی مثل ہو۔ کہنے کو تو کہہ گئے، پھر شرمندگی ہوئی کہ یہ میں نے کیا کہہ دیا، اب پریشانی ہوئی کہ اس طرح تو نِکاح ختم ہو جاتا ہے، بیوی اپنے شوہَر پر حرام ہو جاتی ہے۔ اسی پریشانی کے عالَم میں حضرتِ خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللہُ عنہا بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، سارا واقعہ بیان کیا اور عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا مال ختم ہو چکا ہے، ماں باپ وفات پاگئے ہیں، عمر بھی زیادہ ہوگئی ہے اور بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، اگر انہیں باپ کے پاس چھوڑوں تو ماں کے بغیر ننھے بچوں کی پرورش کیسے ہو سکے گی اور اپنے پاس رکھوں تو بھوکے مر جائیں گے، اب ایسی کیا صُورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جُدائی نہ ہو۔ رسولِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساری عَرض سُن کر فرمایا: تمہارے مسئلے کے متعلق میرے پاس کوئی حکم نہیں (یعنی ابھی تک ظِہار کے متعلق کوئی نیا حکم نازِل نہیں ہوا اور پُرانا دستور یہی ہے کہ ظِہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے)۔

حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عنہا بہت پریشان تھیں، دِل میں غم کا سَمُندر اُمنڈ رہا تھا، رہ رہ کر بچوں کا خیال آرہا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عنہا نے بار بار بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے شوہر نے طلاق کا لفظ نہیں بولا تھا، وہ میرے بچوں کے اَبُّو ہیں (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی تو صُورت بتایئے) لیکن رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی جواب اِرشاد فرمارہے تھے: ابھی تک اس مسئلہ میں کوئی نیا حکم نازِل نہیں ہوا۔

بالآخر جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق جواب نہ پایا تو دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کیا: اے اللہ پاک! میری محتاجی، بے کسی اور پریشان حالی پر رحم فرما، اپنے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر میرے حق میں ایسا حکم نازِل فرما جس سے میری مصیبت دُور ہو جائے۔ ابھی حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہِ اِلٰہی میں عَرض کر ہی رہی تھیں کہ غمگین دِل کی دُعا قبول ہوئی اور حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر حاضِر ہو گئے۔[1]

اس موقع پر پارہ:28، سُورَۂ مُجَادَلَہ کی اِبتدائی آیات نازِل ہوئیں، اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

(پ28، المجادلۃ:2)

ترجمۂ کنزُ العرفان: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

اس کے ساتھ مزید آیات بھی ہیں، جو اسی واقعہ کے ضمن میں نازِل ہوئیں، خُلاصہ یہ کہ حضرت خَولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی دُعا کی برکت سے ظِہار کا پہلے والا حکم منسوخ کر دیا گیا اور نیا حکم نازِل ہوا، یعنی اب قیامت تک کے لئے یہ اُصول بن گیا کہ ظِہار طلاق نہیں ہے، البتہ یہ بہت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات ہے، اس سے بچنا لازم ہے، اگر کوئی جانے انجانے میں اپنی زوجہ سے ظِہار کر بیٹھے، مثلاً اسے اپنی ماں کی طرح کہہ بیٹھے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کے قریب نہیں جا سکتا، اس پر لازِم ہے کہ ظِہار کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرے، یہ

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ28، المجادلہ، تحت الآیۃ:1، بتغیر قلیل

نہ کر سکتا ہو تو لگاتار 2 ماہ کے روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو 60 مسکینوں کو 2 وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 13/269 ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اس اِیمان اَفروز، سبق آموز قرآنی واقعہ میں غور فرمایئے! ہم ذرا تَصَوُّر باندھیں؛ حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اس وقت کتنے درد اور تکلیف میں تھیں، ماں باپ وفات پا چکے ہیں، اپنی عمر زیادہ ہو چکی ہے، بچے چھوٹے ہیں، اس حالت میں شوہَر سے جُدائی کا معاملہ ہو گیا، اس لمحے غم کا کیسا سمندر ان کے دِل میں اُمنڈ رہا ہو گا، اس کیفیت میں جب انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی تو ان کی ایک دردناک آہ کی برکت سے قیامت تک کے لئے مسلمانوں پر آسانی کر دی گئی، ظِہار جس کا حکم طلاق والا تھا، اس میں تخفیف (یعنی کمی) کر دی گئی۔ معلوم ہوا؛ ایک دَرْد بھری آہ وہ کام کر جاتی ہے جو کسی اور ذریعے سے نہیں ہو سکتا۔

اِبْتِہَال کسے کہتے ہیں...؟

ہمارے ہاں بعض لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ بڑی دُعائیں مانگیں مگر قبول نہ ہوئی، اَوَّل تو یہ یاد رکھئے کہ ہر دُعا قبول ہی قبول ہے، البتہ یہ ضروری نہیں کہ جو ہم نے مانگا، ہمیں وہی ملے، بعض دفعہ ہماری دُعا کی برکت سے ہم سے مصیبت دُور کر دی جاتی ہے، کبھی ہم نے جو مانگا اس سے اَفضل و بہتر چیز ہمیں عطا کر دی جاتی ہے اور کبھی وہ دُعا ہمارے لئے آخرت میں محفوظ کر لی جاتی ہے۔ غَرَض؛ ہر دُعا قبول ہی ہوتی ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دُعا مانگتی کیسے ہیں؟ ہمارے مُعَاشرے میں ایک تعداد اُن لوگوں کی ہے جنہیں دُعا بھی مانگنی نہیں آتی، دُعا کے آداب میں سے ہے کہ دِل میں غم کی کیفیت پیدا کر کے دُعا مانگی جائے، ایک اِصطلاح (term) ہے:

اِبْتِہَال یعنی دُعا میں گڑگڑانا، ہاتھوں کو بلند کرنا اور پُوری تَوَجُّہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرنا۔ یہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔ اس لئے اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑا کر، پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ دُعا مانگنے کی عادت بنائیے! ایسے دُعا مانگیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں نصیب ہوں گی۔

اَنبیائے کرام کی مبارک ادائیں

قرآنِ کریم میں ایک سُورت ہے: سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء۔ اس مُبارک سُورت میں کئی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا تذکِرہ ہے، اس میں بالخصوص اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا یہ مُبارک وَصْف بیان ہوا ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں کیا کرتے تھے، کوئی مُشکل ہوتی، کوئی پریشانی ہوتی، ان کی تَوَجُّہ کا مرکز اللہ پاک کی پاک ذات ہوتی تھی، یہ اللہ پاک کو پُکارتے، اس کے حُضُور دُعائیں کیا کرتے تھے۔

❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تقریباً 950 سال اپنی قوم کو نیکی کی دَعْوت دی لیکن وہ بدبخت قوم اِیمان نہ لائی، یہ بدبخت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مَعَاذَ اللہ! تکلیف پہنچاتے، جسمانی تشدد بھی کرتے، آخر حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا کی، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے غم سے نجات دی۔

(پ17، اَنْبِیَآء:76)

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اس دُعا کے نتیجے میں کفار پر عظیم سیلاب کا عذاب آیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔[1]

❁ اسی طرح حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام پر آزمائش آئی، آپ نے دُعا کی:

1 ... تفسیر طبری، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ: 76-77، 9/48-49

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پ17، اَنْبِیَآء:83)

ترجمۂ کنزُالعرفان: کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

آپ کی دُعا قبول ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ (پ17، اَنْبِیَآء:84)

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو جو اس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دور کر دی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرما کر اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کر دیئے۔

❁ حضرت یونُس عَلَیْہِ السَّلَام پر آزمائش آئی، آپ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تھے، آپ نے وہاں سے اللہ پاک کو پکارا، اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ (پ17، اَنْبِیَآء:88)

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں۔

❁ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، آپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے، آپ کی زوجہ بھی بانجھ تھیں، اس حال میں حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پ17، اَنْبِیَآء:89)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ (پ17، اَنْبِیَآء:90)

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنا دیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام ہیں، سب سے بلند رُتبہ ہستیاں ہیں، ان کو جب بھی پریشانی آتی تھی، مُشکل آتی تھی، یہ اللہ کریم کو پُکارتے تھے، اس کی جانِب متوجہ ہوتے تھے، اسی کے حُضُور عَرض کرتے تھے اور کس اَنداز میں دُعائیں مانگتے تھے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًاؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ۠ ﴿۹۰﴾ (پ17، اَنْبِیَآء:90)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور دل سے جھکنے والے تھے۔

یہ ہے وہ بنیادی بات، جس کی ہمارے مُعاشرے میں کمی ہے، ہم تَوَجُّہ اِلَی اللہ سے محروم ہیں، ہم اللہ پاک کو نہیں پُکارتیں، اس کے حُضُور صحیح اَنداز میں دُعائیں نہیں کرتیں۔ یہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے کہ وہ دُعائیں کرتے تھے، کیسے کرتے تھے: اللہ پاک کے جلال سے ڈرتے ہوئے، اس کی رحمت پر بھروسہ جمائے، پُوری رغبت سے، عاجزی کرتے ہوئے۔ کاش! ہمیں بھی اس اَنداز میں دُعائیں مانگنا، اپنے اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑانا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ہمارے پاس اَسْباب مَحْدُود ہیں

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہم اِنسان ہیں اور بَظاہِر ہمارے پاس زِندگی گزارنے اور اپنے مسائِل حل کرنے کے لئے بہت سے اَسْباب ہیں مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے اَسْباب بہت مَحْدُود ہیں ❁ بہت دفعہ زِندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ ہماری ساری اُمّیدیں ٹوٹ جاتی ہیں ❁ ہمارے لئے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں ❁ بعض دفعہ کچھ رقم ہی کی حاجت پیش آجائے تو کبھی کبھی مایُوسی ہو جاتی ہے ❁ انسان بھائی بہن سے اُمّید لگاتا ہے مگر ان سے بھی قرض نہیں ملتا ❁ جان پہچان والے بھی معذرت کر لیتے ہیں ❁ ایسے وقت میں ہمارے لئے سب دروازے بند ہو جاتے ہیں ❁ کوئی اُمّید باقی نہیں بچتی

۞انسان مایُوسی کا شِکار ہونے لگتا ہے مگر ذرا غور کیجئے! جب سب اُمّیدیں ٹوٹ جائیں، اس وقت بھی ایک اُمّید باقی ہوتی ہے، جب سب دروازے بند ہو جائیں، اس وقت بھی ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے اور وہ دروازہ میرے رَبِّ کریم کا دروازہ ہے ۞بادشاہوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، میرے رَبِّ کریم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا ۞لوگ ساتھ چھوڑتے ہیں ۞دوست اَحباب مُنہ پھیرتے ہیں ۞بھائی بھائی سے دامن چھڑاتا ہے مگر میرا پیارا اللہ پاک اپنے بندوں کو مایُوس نہیں کرتا ۞اس دروازے پر نیکو کار آئے، اسے بھی نوازا جاتا ہے ۞گُناہ گار آئے، اس کی بھی جھولی بھر دی جاتی ہے۔

سیٹھ صاحب کو نیند کیوں نہ آئی..!

ایک امیر شخص تھا، اپنی گاڑی، اپنا بنگلہ، اَچھا کاروبار، اللہ پاک کا دِیا سب کچھ تھا، ایک روز وہ شام کو گھر آیا، بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا، شام کا کھانا کھایا، اپنے ضروری کام پُورے کئے، رات ہوگئی، سونے کا وقت ہوا تو نرم وملائم بستر پر لیٹ گیا مگر حیرت تھی کہ آج نرم نرم بستر پر نیند نہیں آرہی تھی۔

نیند بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، جسے وہ عطا فرمائے، اسے ہی نصیب ہوتی ہے۔ وہ امیر شخص دیر تک کروٹیں بدلتا رہا مگر نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، کافی وقت گزر گیا، آخر اُس نے سوچا؛ یہاں بھی تو فارِغ لیٹا ہوا ہوں، کیوں نہ باہَر کی تازہ ہوا لے لُوں، یہ سوچ کر اس نے گاڑی نکالی اور باہَر نکل گیا، کوئی کام تو تھا نہیں، یُوں ہی اِدھر اُدھر گھومتا رہا، چلتے چلتے ایک مقام پر اُسے مسجد نظر آئی، دِل میں آیا: یُوں ہی گھوم پھر رہا ہوں، کیوں نہ مسجد میں چلا جاؤں۔ چُنانچہ اُس نے گاڑی پارک کی، مسجد میں گیا، وُضو کیا اور مسجد کے ہال کی طرف بڑھ گیا، چلتے چلتے اچانک اُس کے قدم رُک گئے، پُوری مسجد خالی تھی مگر ایک کونے سے ہلکی ہلکی رونے اور سسکیاں بھرنے کی آواز آرہی تھی، امیر شخص نے دیکھا تو کوئی غریب تھا،

اس کے ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھے ہوئے تھے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ روتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کر رہا تھا: اے اللہ پاک! میری بیٹی بیمار ہے، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے، مجھ غریب کے پاس پیسے کہاں سے آئے، اے رَبِّ کریم! تُو اَسباب بنانے والا ہے، مجھ غریب کی حالتِ زار پر رحمت کی نظر فرمادے۔ وہ امیر شخص نیند نہ آنے کا سبب سمجھ چکا تھا، وہ غریب کے قریب گیا، جیب میں جتنی رقم تھی نکال کر اُس کو دی اور اپنا کارڈ دیتے ہوئے کہا: ابھی میرے پاس اتنی ہی رقم ہے، مزید ضرورت ہو تو اس ایڈریس پر آجانا۔

غریب آدمی اگرچہ غریب تھا مگر اُس کا دِل لالچ سے پاک تھا، اس نے کارڈ واپس دے کر کہا: میرے پاس پہلے ہی ایک ایڈریس موجود ہے۔ امیر شخص نے حیرت سے پوچھا: وہ کس کا ایڈریس ہے، اگر ایڈریس تھا تو وہاں گئے کیوں نہیں؟ غریب آدمی نے سادگی سے کہا: وُہی جس نے آج اس وقت آپ کو میرے پاس بھیج دیا ہے، میں اُسی کے دروازے پر بیٹھا ہوں۔ آج میری ضرورت پُوری ہو گئی، دوبارہ جب ضرورت ہو گی تو پھر اسی دروازے پر آجاؤں گا۔

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ❁ ہمارے اَسباب مَحدود ہیں ❁ ہماری اُمّیدیں ٹُوٹتی ہیں ❁ دروازے بند ہو جاتے ہیں ❁ مشکل، پریشانی آتی ہے تو دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ❁ طاقت ❁ قُوّت ❁ رابطے کچھ کام نہیں آتے، ایسے وقت میں صِرْف ایک ہی سہارا ہوتا ہے اور وہ کیا ہے؟ میرے پیارے اللہ پاک کی پاک بارگاہ، اس دروازے سے کوئی مایُوس نہیں جاتا، یہاں جھولیاں بھرتی ہیں، یہاں سے بھیک ملتی ہے اور ایسے اَنداز سے ملتی ہے، ایسی جگہ سے ملتی ہے کہ انسان کا وَہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

اُڑنے والی دیگ

مکتبۃ المدینہ کی بڑی پیاری کتاب ہے: **عُیُوْنُ الحکایات**، اس میں بڑے پیارے پیارے سچے اور سبق آموز واقعات لکھے ہیں، عُیُوْنُ الحکایات، جلد: 1، صفحہ: 86 پر ہے:

حضرت بَکْر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلی قوموں میں ایک بہت سرکش، غیر مسلم اور ظالِم بادشاہ تھا، وہ اللہ پاک کی نافرمانی میں حد سے بڑھا ہوا تھا، ایک مرتبہ ایک جنگ میں بادشاہ گرفتار کر لیا گیا، اب اسے قتل کرنے کے لئے مختلف قسم کی سزائیں تجویز کی جانے لگیں، آخر یہ طے پایا کہ ظالِم بادشاہ کو ایک بڑی تانبے کی دیگ میں ڈال کر اُونچی جگہ رکھا جائے اور نیچے آگ جلا دی جائے۔ ایسا ہی کیا گیا، تانبے کی ایک بڑی دیگ میں بادشاہ کو ڈال کر نیچے آگ جلا دی گئی، آہستہ آہستہ دیگ گرم ہونا شروع ہوئی، بادشاہ کا جسم جھلسنے لگا، بادشاہ چونکہ غیر مسلم تھا، جھوٹے خُداؤں کی پُوجا کیا کرتا تھا، چُنانچہ مُشکل کی اس گھڑی میں بادشاہ نے اپنے جھوٹے خُداؤں کو پُکارنا شروع کیا، ایک ایک کر کے اپنے باطِل خُداؤں کو پُکارتا گیا مگر اَفسوس! ساری زِندگی جن کے سامنے سَر جھکایا تھا، جن کے آگے پیشانی رگڑی تھی، مُشکل کی اس گھڑی میں اُن جھوٹے خُداؤں نے نہ اس کی پُکار سننی تھی، نہ ہی سُنی۔ دُشمن کا مُلک ہے، نہ اپنی فوج، نہ عزیز رشتے دار، ایسے وقت میں جھوٹے خُداؤں نے بھی پُکار نہ سُنی، سب اُمّیدیں ٹوٹ گئیں، سب دروازے بند ہو گئے، اب یہ بادشاہ مسلمانوں کے رَبّ یعنی ایک سچّے خُدا، اللہ رحمٰن ورَحیم کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور اس نے بلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنا شروع کر دیا، بادشاہ نے مُشکل کی اس گھڑی میں سچّے دِل سے تَوبہ کی، اللہ پاک کی عظیم بارگاہ میں بادشاہ کی تَوبہ قبول ہو گئی، اَچانک بارش برسنا شروع ہوئی، بارش کی وجہ سے آگ بجھ گئی، پھر بہت تیز ہوا چلی، اتنی تیز کہ دیگ سمیت بادشاہ کو اُڑا کر لے گئی، اب بادشاہ دیگ سمیت ہوا میں اُڑتا ہوا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدائیں بلند کر رہا تھا، ہوا نے دیگ کو ایک غیر مسلم قوم میں جا کر اُتارا، لوگوں نے جب دیکھا کہ ایک شخص جو دیگ سمیت اُڑتا ہوا آیا ہے اور اس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہے تو سب لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے، بادشاہ

نے ان لوگوں کو اپنا تمام واقعہ سُنایا، جب اُن غیر مسلموں نے ایسا سبق آموز قصّہ سُنا تو سب کے سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (عُیونُ الحِکَایات مترجم، 1/86 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! جو انسان سچّے دِل سے اللہ پاک کی جانِب تَوَجُّہ کرتا ہے، اللہ پاک کی جانِب رُجُوع لاتا ہے، سچّے دِل سے اللہ پاک کو پُکارتا ہے، اللہ پاک اس بندے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرما دیتا ہے...! مگر اَفسوس کی بات ہے، آج ہماری زِندگی سے یہ بات کم ہوتی جارہی ہے، ہم جانتی ہیں ہمارے پاس اَسباب مَحْدُود ہیں، ہم جانتی ہیں کہ ہم مُحتاج ہیں، ہم جانتی ہیں کہ ہم پر مُشکلات آتی ہیں مگر دُعا کرنے میں بہت سُستی ہوتی ہے، اللہ پاک کی بارگاہ سے اِستِعانت (یعنی مدد مانگنے) کا رُجحان بھی ہمارے مُعاشرے میں بہت کم ہو چُکا ہے۔

ایک ضروری پریکٹیکل

دُنیا میں بڑے بڑے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ آیئے! چند لمحوں کے لئے ہم اپنا ایک ٹیسٹ کرتی ہیں؛ ہم میں سے ہر ایک اپنے بارے میں ذرا غور کرے کہ جب ہم پر کوئی پریشانی آتی ہے تو ہمارے دِل میں سب سے پہلا خیال کس کا آتا ہے؟ عمومی حالات یہی ہیں کہ ❁ اگر بیماری آجائے تو ہمارے دِل میں سب سے پہلا خیال ڈاکٹر کا آتا ہے ❁ اگر قانونی مسئلہ بَن جائے تو پہلا خیال وکیل کا آتا ہے ❁ اگر پیسوں کی ضرورت پڑ جائے تو پہلا خیال اپنے بھائیوں، عزیزوں کا آتا ہے۔

ہر ایک اپنے دِل سے پوچھے کیا ایسا نہیں ہے؟ شاید ہم میں سے بہت ساریوں کو جواب ہاں میں ملے گا کہ ہاں! ایسا ہی ہے، مُشکل اور پریشانی کے وقت ہمارے دِل میں پہلا خیال دُنیا کے ظاہِری اَسباب کا آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ گُناہ نہیں ہے، اَلبتہ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ ❁ اسے پریشانی آئے ❁ مُشکل آئے ❁ بیمار ہو ❁ کوئی مسئلہ بَن جائے ❁ یا خُوشی ملے، ہر حال میں اسے سب سے پہلا خیال اپنے رَبّ کا آنا چاہئے، سارے ظاہِری اَسباب کی اہمیت

اپنی جگہ ❁ بیمار ہوں تو دوائی بھی لینی ہے ❁ مشکل آئے تو بھائیوں وغیرہ سے مدد مانگنا بھی اپنی جگہ درست ہے مگر یہ سب دوسرے درجے کی چیزیں ہیں، ایک مسلمان کی اپنے رَبِّ کریم کے ساتھ ایسی لَو لگی ہونی چاہئے کہ کچھ بھی ہو، کیسی ہی حالت ہو، کیسی ہی مُشکل ہو، اس کے دِل میں پہلا خیال اللہ پاک کا آئے۔

غیر مسلم اَخلاقِ مصطفےٰ دیکھ کر مسلمان ہو گیا

3 ہجری غزوۂ غطفان کا موقع تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لے کر سَفَر پر تھے، ایک مَقام پر پڑاؤ کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کچھ فاصلے پر ٹھہرے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکیلے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہو گئے، غیر مسلم جو ہر وقت محبوبِ خُدا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نقصان پہنچانے کے ناپاک منصوبے بناتے رہتے تھے، ان میں سے ایک غیر مسلم اَچانک کہیں سے ظاہِر ہوا، ننگی تلوار ہاتھ میں تھی، تلوار لہراتے ہوئے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب پہنچا اور غرور و تکبر سے بولا: مُحَمَّد (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! بتایئے! اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ رسولِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہایت اِطمینان سے فرمایا: اللہ...!! (یعنی مجھے اللہ پاک بچائے گا)۔

بَس پھر کیا تھا، اگلے ہی لمحے وہ غیر مسلم نیچے گِرا ہوا تھا، تلوار رحمت والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ میں تھی، اب آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بتا! اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ وہ غیر مسلم تھا، اُس نے مایُوسی سے کہا: مجھے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی بے کسی پر رحم کرتے ہوئے اسے مُعاف کر دیا، اس نے جب آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے اَعْلٰی اَخلاق دیکھے تو متاثِّر ہوا اور کلمہ پڑھ

کر مسلمان ہو گیا۔ (شرح زرقانی علی المواہب الدنیہ، 2/381، ملخصًا)

پیاری اسلامی بہنو! دیکھئے! ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تھے، اَچانک غیر مسلم نے حملہ کیا، اس کے ہاتھ میں تلوار ہے، اس لمحے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟ مجھے میرا اللہ بچائے گا۔

یہ ہے ہمارے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا پیارا اَنداز....! آج کل ہمارے مُعاشرے سے یہ اَنداز ختم ہوتا جارہا ہے، ہم تھوڑا سا ماضی کی طرف غور کریں، زیادہ نہیں صِرْف 50 یا 60 سال پیچھے چلی جائیں، گھروں میں ایک ماحول ہوا کرتا تھا، مائیں اپنے ننھے ننھے بچوں کو عملی طَور پر ذِکْرُ اللہ سکھاتی تھیں ❁ ننھا بچا چلتے چلتے گر جاتا یا ٹھوکر لگ جاتی تو ماں کے منہ سے بے ساختہ نکلتا تھا: حَسْبِیَ اللہ ❁ بچہ رات کو نیند میں ڈر جاتا تو مائیں سینے سے لگا کر اللہ پاک کا ذِکْر کیا کرتی تھیں ❁ کوئی چونکا دینے والی بات ہو جاتی تو لوگوں کے منہ سے نکلتا تھا: **یا اللہ! خیر**...! یا اسی طرح کے اور پیارے پیارے جملے زبان پر رہتے تھے مگر اب لوگ ماڈرن ہو گئے ہیں، اب ایسا کم دیکھنے سننے کو ملتا ہے، اب لوگ ماڈرن ہو چکے ہیں، اب زبان پر ذکر اللہ کی جگہ طرح طرح کے نئے الفاظ آگئے ہیں۔

یہ سب اگرچہ گُناہ نہیں ہے لیکن کاش! ایسے مواقع پر بھی بے معنیٰ لفظ منہ سے نکالنے کی بجائے ہم اللہ پاک کا ذِکْر کریں، ہماری تَوَجُّہ صِرْف و صِرْف اللہ پاک ہی کی طرف رہے ❁ مشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ بیماری آئے ❁ قرض داری آئے ❁ تنگ دستی آئے تو ہماری سب سے پہلی تَوَجُّہ اپنے پیارے اللہ کریم کی طرف جائے ❁ ہمیں مُشکل سے نجات کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا ❁ بیماری سے شِفا کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا ❁ قرض داری سے، تنگ دستی سے نجات کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا۔ لہٰذا اَسْباب پر نہیں بلکہ

ہم مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اسباب بنانے والے اللہ پاک) پر بھروسہ کریں، اللہ پاک ہی کی طرف تَوَجُّہ رکھنے کی عادت بنائیں، کاش! ہمارے دِلوں میں اللہ پاک کی محبت پختہ ہو جائے اور ہماری تَوَجُّہات کا مرکز اللہ پاک کی پاکیزہ ذات بَن جائے۔ اٰمین

بزرگانِ دین کا پیارا انداز

حضرت اَبُو الحسن سِری سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ ہے، آپ کی خدمت میں ایک مرتبہ آپ کی پڑوسن آئی اور عَرض کیا: اے اَبُو الحسن! رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں، شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہِ کرم! میرے بیٹے کی سفارش کر دیجئے! پڑوسن کی فریاد سُن کر حضرت سری سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ جب کافِی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: **اے ابُو الحسن! جلدی کیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے۔** حضرت سِرِّی سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز میں مشغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اے اللہ پاک کی بندی! میں تیرا مُعاملہ ہی تو حل کر رہا ہوں، ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادمہ آئی اور کہا: بی بی جی! گھر چلئے! آپ کا بیٹا گھر آ گیا ہے۔ (عُیون الحکایات مترجم، 1/266)

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے تَوَجُّہ اِلَی اللہ (اللہ پاک کی جانِب تَوَجُّہ کرنے) کا مُبارک اَنداز...! ہمارا حال کیا ہے؟ ❁ ہم اچانک کوئی غم کی خبر سُن لیں تو سَر پکڑ کے بیٹھ جاتی ہیں ❁ کوئی مُشکل آجائے، پریشانی آجائے تو نہ جانے کیسے کیسے خیالوں میں گم ہو جاتی ہیں ❁ بعض تو خبرِ غم سُن کر اُودھم بھی مچاتی ہوں گی ❁ ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس یا کوئی اور چیز غُصّے یا غم کی کیفیت میں پھینک کر توڑ دیتی ہوں گی ❁ چیزیں اُلٹ پلٹ کر دیتی ہوں گی، اللہ پاک کے نیک بندوں کا اَنداز دیکھئے کیسا پیارا ہوتا ہے! انہیں مُشکل آئے، پریشانی آئے تو اللہ پاک کے

حُضُور حاضِر ہو جاتے ہیں، اسی کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں، اسی سے فریاد کرتے ہیں، وہی فریاد سننے والا ہے، وہی اپنے بندوں پر رحم و کرم فرمانے والا ہے، اللہ پاک ہی کی جانِب تَوَجُّہ کرنے سے مشکلات ٹلتی ہیں۔

نماز نے صدمے سے بے خبر کر دیا

پیاری اسلامی بہنو! کاش! ہم بھی نیک لوگوں والا پیارا پیارا انداز اپنا لیں، یقین مانیئے! غم اور پریشانی کا اَصْل مَداوا یہی ہے کہ بندہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہو جائے۔ تفسیرِ نعیمی میں ہے: حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ کے بیٹے کی وفات ہوئی، جب آپ کو یہ غمناک خبر ملی تو آپ نماز میں مشغول ہو گئے اور اتنی لمبی نماز پڑھی کہ جب لوگ بیٹے کو دفنا کر واپس آ گئے، تب آپ نماز سے فارِغ ہوئے، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی، میں اس کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتا تھا، لہٰذا نماز میں مشغول ہو کر اس صدمے سے بے خبر ہو گیا۔ (تفسیر نعیمی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:45، 1/349)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک اپنے نیک بندوں کا صدقہ ہمیں بھی ہمیشہ اپنی پاک بارگاہ کی طرف متوجہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں تَوَجُّہ رَبّ کی طرف رکھئے!

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے مُشکل کے وقت تو اپنے رَبِّ کریم کی جانِب مُتَوَجِّہ ہونا ہی ہونا ہے، اس کے ساتھ ساتھ خوشیوں کے وقت بھی اسی رحمٰن و رحیم کی جانِب تَوَجُّہ رکھنی ہے بلکہ یہ صُورت زیادہ اَہَم ہے کیونکہ عُمُوماً لوگ خوشحالی کے وقت ہی رَبّ کو زیادہ بھولتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللہَ تَجِدْہُ اَمَامَكَ اللہ پاک کے حقوق کی حِفَاظت کر!

تُو اسے اپنے قریب پائے گا۔ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ خوشحالی میں اللہ پاک کو یاد رکھ! وہ تنگدستی میں تجھ پر خاص تَوَجُّہ فرمائے گا۔ (شُعب الایمان، 7/203، حدیث:10001)

حضرت مُلّا علی قاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اُس پر عَمَل کر، جس سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، اس سے باز رہ، اس کی برکت یہ ہو گی کہ اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں و پریشانیوں سے اور آخرت میں عذابات سے تیری حفاظت فرمائے گا۔ **معلوم ہوا جو شخص اللہ کا ہو جائے، اللہ پاک اس کا ہو جاتا ہے۔** (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، 9/490، تحت الحدیث:5302)

خوشیوں میں رَبّ کو یاد رکھو!

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! ہمارے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تعلیم کیا ہے: خوشحالی میں رَب کو یاد رکھو! اللہ کریم مُشکل وقت میں تم پر خصوصی نظرِ عنایَت فرمائے گا۔

اَفسوس! ❁ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو مُشکل اور پریشانی کے وقت رَبّ کو یاد کرتے ہیں ❁ بیماری آجائے ❁ تنگدستی آجائے ❁ کاروبار بند ہو جائے ❁ اُمّیدیں ٹوٹ جائیں تو اللہ پاک کے حُضُور جھکتے ہیں ❁ نمازیں بھی پڑھنے لگتے ہیں ❁ ذِکْر، دُعا ❁ صدقہ و خیرات ❁ اَوراد و وَظائِف وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

یقیناً یہ بہت اچھی بات ہے مگر تشویش ناک مُعاملہ یہ ہے کہ انہی لوگوں کو جب خوشیاں ملتی ہیں، مشکلات دُور ہوتی ہیں، خوشحالی آتی ہے تو گناہوں بھری زِندگی میں لوٹ جاتے ہیں، بڑی عام سی مثال ہے، جب کسی گھر میں مرگ کا سلسلہ ہوتا ہے، کسی کی ماں یا باپ، بہن بھائی، چچا تایا یا کوئی اور رشتہ دار اِنتقال کرتا ہے تو گھر میں کہرام مچا ہوتا ہے، آنکھوں میں آنسو ہوتے

ہیں، کبھی مسجد میں جا کر اِمام صاحِب سے دُعائیں کروائی جاتی ہیں، کبھی گھر ہی پر قرآن خوانی کا سلسلہ ہوتا ہے مگر چند ہی مہینوں کے بعد جب اسی گھر میں کوئی شادِی کی تقریب آجائے تو دیکھ کر لگتا ہی نہیں ہے کہ کچھ مہینوں پہلے یہی گھر ماتَم کدہ تھا، خُوب شہنائیاں بجتی ہیں، ڈھول ڈھمکے ہوتے ہیں، گانے باجوں کی محفلیں سجتی ہیں، شور شرابا کر کے، اُودھم مچا کر پُورے محلے کی نیند خراب کی جارہی ہوتی ہے۔ یقیناً 3 دِن سے زیادہ سوگ منانا شرعاً جائز نہیں ہے مگر خوشی کے وقت گُناہوں کا بازار گرم کرنا بھی شریعت نے منع کیا ہے۔ ہم کیوں خوشیوں میں اپنے رَبّ کو بھول جاتے ہیں؟ شادِی بیاہ پر، عید تہوار پر، بچوں کی سالگرہ کے وقت ہمیں شریعت کی تعلیمات کیوں یاد نہیں رہتیں...؟

غیر مسلموں کی ایک بُری عادَت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ (پ11، یونس:12)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی کافر کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہر حال میں ہم سے دعا کرتا ہے اور جب تک اُس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ہم سے منہ موڑ کر اپنے پہلے طریقہ پر چل دیتا ہے اور وہی کفر کی راہ اِختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ پاک تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل کا ہے۔ عقلمند مومن کا حال اس کے خلاف ہے، وہ مصیبت وبلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ اَحوال میں اللہ پاک کے حضور گریہ وزاری اور دعا کرتا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، 4/293، پ11، یونس، تحت الآیۃ:12)

معلوم ہوا جو عقلمند مؤمن ہے، وہ کبھی کسی حال میں اپنے رَبِّ کریم سے غافِل نہیں ہوتا، اس کی تَوَجُّہ ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کی طرف ہوتی ہے، جب اسے نعمت ملے تو اپنے رَبّ کا شکر کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں جھکتا ہے اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے، اِستغفار کرتا ہے، دُعائیں مانگتا ہے، یوں ہر وقت اس کی تَوَجُّہ کا مرکز صِرف ایک ہی ہوتا ہے، وہ ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کی جانِب ہی مُتَوَجِّہ رہتا ہے۔

اللہ پاک کی طرف دوڑو...!

پارہ:27، سورۂ ذاریات، آیت:50 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ (پ27، الذاریات:50) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اللہ کی طرف بھاگو۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ فرمادیجئے کہ اے لوگو! اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو...! حضرت سہل تُستری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگو! مَاسِوَی اللہ (یعنی اللہ پاک کے سِوا دنیا کی ہر چیز) کو چھوڑ کر اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو! (روح البیان، 9/171، پ27، الذاریات، تحت الآیۃ:50)

غُلام پر عِنایات کا اَنوکھا سبب

ایک بادشاہ تھا، اس کے بہت سے غُلام تھے، سب اپنے اپنے لحاظ سے بادشاہ کی خِدمت

میں کوئی کمی رہنے نہیں دیتے تھے مگر بادشاہ کو اپنے ایک غُلام سے بہت محبّت تھی، اس پر عنایات بھی زیادہ ہوا کرتی تھیں، یہ بات دوسرے غُلاموں کو بُری لگتی تھی، ایک روز ان سب نے ہمت کر کے بادشاہ کو کہہ ہی دیا، بولے: بادشاہ سلامت! کیا وجہ ہے کہ آپ اس غُلام سے زیادہ محبّت کرتے ہیں، اس پر عنایات بھی زیادہ فرماتے ہیں؟ بادشاہ مُعاملہ سمجھ گیا، بولا: ہمیں ایک سَفَر درپیش ہے، سب تیاری کریں، ہم جلد ہی سَفَر پر جارہے ہیں۔ تیاریاں شروع ہوئیں، بادشاہ کو سواری پیش کی گئی، سب غُلام بھی ساتھ ہولئے اور بادشاہ سب غلاموں کو ساتھ لے کر سَفَر پر روانہ ہو گیا۔ ایک مقام پر جا کر دُور کہیں برفانی پہاڑ نظر آیا، پُورا پہاڑ برف سے ڈھکا ہوا تھا، خوبصُورت منظر تھا، بادشاہ سلامت رُک گیا، بادشاہ کے ادب میں غُلاموں نے بھی سُواریاں روک لیں مگر وہ غُلام جو بادشاہ کا منظورِ نظر تھا، اس نے اپنا گھوڑا دوڑا دیا، سب حیران تھے کہ اسے کیا ہوا؟ یہ کہاں جارہا ہے؟ کچھ ہی دَیر بعد وہ غُلام واپس پہنچا، اس کے ہاتھ میں اسی پہاڑ پر پڑی ہوئی کچھ برف تھی۔ بادشاہ نے پوچھا: تم کہاں گئے تھے؟ یہ برف کیوں لائے ہو؟ غُلام نے عَرض کیا: بادشاہ سلامت! آپ نے اس پہاڑ کو نظر بھر کر دیکھا تھا اور میں جانتا ہوں کہ آپ بِلاوجہ کسی چیز کو نظر بھر کر نہیں دیکھتے، لہٰذا میں سمجھ گیا کہ آپ برف حاصِل کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر بادشاہ نے دوسرے غُلاموں کو مخاطب کر کے کہا: اس میں اور تم میں یہ فرق ہے، تمہاری توجہ کاموں کی طرف ہوتی ہے مگر اس کی تَوَجُّہ کا مرکز میں ہوں، یہ ہر چیز سے کٹ کر ہر وقت میری جانِب مُتَوَجّہ رہتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص225-226 ملخصًا)

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے حقیقی بندگی...!! بندے کا کام ہوتا ہے کہ ہر وقت اپنے مالِک کی خِدمت میں حاضِر رہے، مالِک کی مرضی پر چلے، اپنی پُوری تَوَجُّہ مالِک کی طرف رکھے، ایک لمحہ بھی مالِک کی خِدمت سے کوتاہی نہ برتے... مگر افسوس! ہمارا حال بہت مختلف ہے، اللہ پاک ہمارا مالِک ہے مگر ہمارا حال ایسا ہے کہ ❁ خوشی ملے تو ہم خوشی کی ہو کر رہ جاتی ہیں

❁ غم آئے تو غم میں گھائل ہو جاتی ہیں ❁ نہ خوشی میں اللہ پاک کی یاد آتی ہے ❁ نہ غم کے وقت صحیح معنوں میں اللہ پاک کی یاد دِل میں بیٹھتی ہے ❁ خوشی ملے تو گُناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے ❁ اور کوئی غم آجائے تو لوگ شکوے، شکایت میں مَصْرُوف ہو جاتے ہیں ❁ بلکہ بعض نادان تو اس حالت میں مَعَاذَ اللہ! کفریہ کلمات بھی بک دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی بندگی نصیب فرمائے۔ کاش! ہماری تَوَجُّہ ہر حال میں اللہ پاک کی جانِب رہے، خوشی ملے تو اس کا شکر ادا کریں، غم آجائے تو صبر کریں، اس کے حُضُور سجدہ کریں، دُعائیں مانگیں، اسی کے حُضُور گڑگڑایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

محبت میں اپنی گما یاالٰہی! نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مست و بےخود میں تیری وِلا میں پلا جام ایسا پلا یاالٰہی!
میں بےکار باتوں سے بچ کر ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی!

کیا آپ کو دَرْد نہیں ہوا...؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا بہت نیک اور پارسا خاتون تھیں، ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہی تھیں کہ دیوار سے ایک اینٹ گری اور آپ کے سَر پر آلگی، خُون بہنے لگا مگر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے اس جانِب بالکل تَوَجُّہ نہ کی، لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی؟ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کا خوبصورت جواب سنیئے! فرمایا: یہ اینٹ خود بخود نہیں گِری بلکہ اللہ پاک کے اِرادے سے گری ہے، میرے سَر میں خُود بخود نہیں لگی بلکہ اللہ پاک کے اِرادے سے لگی ہے، میں تو اس سوچ میں ہوں کہ میرے پیارے اللہ پاک کا اِرادہ میری جانِب ہوا ہے، اس لئے مجھے اس کی تکلیف کا اِحساس ہی نہیں ہوا۔ (الکواکب الدریۃ، 1/270 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسی عظیم بات ہے، کیسی کمال کی سوچ ہے۔ اینٹ لگی ہے، سَر سے خون بہہ رہا ہے مگر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا اس سوچ میں گم ہیں کہ اللہ پاک کا اِرادہ

میری جانِب ہو گیا۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! ایسا ہو جائے، خوشیاں ملیں یا دُکھ آئیں، مُشکل ہو یا آسانی، پریشانی ہو یا خوشحالی، ہر حال میں ہم اللہ پاک کی جانِب ہی مُتَوَجِّہ رہیں، **کاش!** اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے کی سوچ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

گھر میں دینی ماحول بنانے کے مدنی پھول

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! گھر میں دینی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔[1] (2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔[2] ☆گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔ ☆والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں۔ ☆دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ ☆والدین کے سامنے آوازِ دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں۔ ☆ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ☆کاش! تہجد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی میسّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔ ☆گھر میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ

---

1 ... مسلم، ص306، حدیث:1824 2 ... بخاری، 4/220، حدیث:6407

بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گی تو "دینی ماحول" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ ☆بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصہ، چڑچڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔ ☆اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتی رہیں کہ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ ☆سسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔[1] ☆گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھایئے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . جنت کی تیاری، ص116-118

2 . . . فیضان داتا علی ہجویری، ص7

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں قبلے کی طرف رُخ کئے، دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے، درودِ پاک کے موضوع پر مضمون ترتیب دے رہا تھا، اِسی دوران مجھے نیند آنے لگی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک سُنسان جگہ پر ہوں جہاں کوئی عمارت نہیں ہے، کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے پر موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں۔ میں اندر گیا اور ان کے درمیان بیٹھ گیا، وہاں میں نے ایک حَسین و جمیل نوجوان کو دیکھا، جس کے چہرے پر نیک بختی کے آثار نمایاں تھے۔

میں نے کہا: **آپ کا نام کیا ہے؟** اس نے کہا: **میرا نام رُوْمَان ہے** اور میں اللہ رَحمٰن کے فرشتوں میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا: تو پھر آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا: یہ سب، آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: حُضُور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہیں؟ فرمایا: ❁ ان میں حضرتِ جبرائیل ❁ حضرتِ میکائیل ❁ حضرتِ اِسرافیل ❁ اور حضرتِ عزرائیل علیہم السلام ہیں۔ میں نے عرض کیا: میں حضرتِ عزرائیل (یعنی مَلَکُ الموت) عَلَیہِ السَّلام کی زِیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک صاحِب اُٹھے، وہ بھی نہایت حسین تھے، فرمایا: میں عزرائیل ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وَقت مجھ پر نرمی فرمائیں۔ فرمایا: **(اس کے لئے) رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا**

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

کرو! (سعادۃ الدارین، ص124-125 ملخصًا)

پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے پتہ چلا کہ دُرودِ پاک پڑھنے کے جہاں اور بے شمار فضائل وبرکات ہیں، وہیں اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے والے کی روح نکلتے وقت بھی آسانی ہوگی۔ اگر دُرودِ پاک کی برکت سے موت کے وقت، رُوح جسم سے جدا ہونے میں نرمی و آسانی نصیب ہو جائے تو یقین جانیے، یہ بہت ہی سستا سودا ہے، اس سے کبھی بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دو عجیب واقعات

تابِعی بزرگ حضرت وَھب بن مُنبّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کو حکم ہوا: اے ابراہیم! سامانِ سفر باندھیئے! زمین میں نکلئے اور ہماری قدرت کے عجائبات دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے حکم پر عَمل کیا، سامان باندھا اور سفر پر روانہ ہوگئے۔

(1): چلتے چلتے آپ ساحِلِ سمندر کے قریب پہنچے، وہاں آپ کو ایک غُلام دِکھائی دیا، جو بکریاں لئے جارہا تھا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اس سے پوچھا: اے غُلام! کیا تمہارے پاس پانی یا دُودھ ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ جو پسند فرمائیں، وہی پیش کر دوں گا۔ فرمایا: مجھے پانی پِلا دو! اب اس غُلام نے عصا (یعنی ڈنڈا) ہاتھ میں لیا، قریب ہی ایک چٹّان کے پاس گیا، وہاں رُک کر کچھ بولا، پھر اپنا عصا اس چٹان پر مارا تو فوراً ہی چٹّان سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ اس نے چشمے سے پانی بھرا اور لا کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی خِدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے پانی پیا، پھر حیرانی سے اس غُلام کو دیکھنے لگے۔ غُلام نے عرض کیا: کیا آپ کو چٹان

سے چشمہ پھوٹتے دیکھ کر حیرانی ہو رہی ہے؟ فرمایا: کیسے حیرانی نہیں ہو گی (یعنی بات حیرانی کی ہے تو حیرانی تو ہونی ہی ہے)؟ **غُلام نے عرض کیا: میں آپ کو اس کا راز بتاتا ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ اللہ پاک کے ایک نبی ہیں، اللہ پاک نے انہیں اپنا خلیل بنایا ہے۔ میں اُن خلیلُ اللہ** عَلَیْہِ السَّلام **کے وسیلے سے جو کچھ بھی مانگتا ہوں، اللہ پاک مجھے عطا فرما دیتا ہے (اب بھی میں نے انہی کا وسیلہ دے کر چٹان پر عصا مارا تو اس سے چشمہ پھُوٹ پڑا)۔** یہ سُن کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے غُلام! میں وہی ہوں، جسے اللہ پاک نے خلیل بنایا ہے۔ اللہُ اکبر! یہ سُن کر تو اس غُلام کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، وہ دِل ہی دِل میں اپنی قسمت پر فخر کر رہا تھا، چنانچہ اس نے خوشی اور حیرت کے ملے جُلے جذبات میں پوچھا: کیا واقعی آپ ہی خلیل اللہ ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں ہی خلیلُ اللہ ہوں۔ بس اتنا سننا تھا کہ وہ غُلام بے ہوش ہو کر گِرا اور اسی وقت اس کا دَم نکل گیا۔ **روایت میں ہے:** اس وقت آسمان سے ایک نُور اترا، اس نُور نے خوش نصیب غُلام کی لاش کو ڈھانپ لیا، جب وہ نُور چھٹا تو خبر نہیں کہ اس کی لاش کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا یا زمین میں دفن کر دیا گیا۔

(2): پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام آگے روانہ ہوئے، چلتے چلتے آپ ایک پہاڑ پر پہنچے، وہاں ایک گھر تھا، جس کے دو دروازے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلام اندر داخِل ہوئے، اندر ایک تخت تھا، اس کے اُوپَر کسی کی لاش رکھی تھی۔ اس کے اُوپَر 70 حُلّے (خوبصورت کپڑے) ڈلے ہوئے تھے، سَر کے پاس ایک تختی رکھی تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اس تختی کو پڑھا تو اس پر لکھا تھا: میں شَدَّاد بن عاد ہوں ۞ میں ایک ہزار سال زِندہ رہا ۞ میں نے ایک ہزار لشکروں کو شکست دِی ۞ میں نے ہی شہرِ اِرَم بنایا۔ مگر افسوس! جب میری موت کا وقت آیا تو میری سب تدبیریں جواب دے گئیں ۞ میں نے دُنیا بھر سے اَطِبَّا (ڈاکٹروں) کو اپنے محل میں جمع کیا مگر

اُن میں سے کوئی بھی موت کو ٹال نہ سکا، پس جس نے مجھے دیکھا، اسے دُنیا کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے۔ **اے لوگو!** خُود پر دُنیا کے دروازے تنگ رکھو! ❁ تم اتنی بادشاہت کے مالِک نہیں ہو، جس کا میں مالِک تھا ❁ تم اتنا عرصہ زندہ نہ رہو گے، جتنا عرصہ میں زندہ رہا ❁ تم اتنا جمع نہیں کر سکو گے، جتنا میں نے جمع کیا، **ہاں! ہاں! سُن لو...!! دُنیا دھوکے باز ہے، قاتِل ہے، اپنے طلبگار کے ساتھ کھیل کھیلتی رہتی ہے۔** یہ عجوبہ دیکھ کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام واپس تشریف لے آئے۔ (نَوادِر القلیوبی، ص97-98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی شان و عظمت

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے 2 حیرت انگیز واقعات سُنے، ان دونوں واقعات سے ہمیں 2 اَہم سبق سیکھنے کو ملتے ہیں۔

پہلا واقعہ اس خوش نصیب غُلام کا تھا، جس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھا نہیں تھا مگر وہ آپ عَلَیْہِ السَّلام سے محبت کرتا تھا اور دیکھئے! اس کا عقیدہ کتنا پکّا تھا، یقین کیسا اعلیٰ تھا، وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا وسیلہ دے کر دُعائیں کرتا تو اس کی دُعائیں قبول ہوا کرتی تھیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی...!! ❁ آپ اللہ پاک کے نبی ہیں ❁ رَبِّ رحمٰن نے آپ کو اپنا خلیل بنایا ہے ❁ آپ اَبُو الانبیا (یعنی ہزاروں نبیوں کے والِدِ محترم) ہیں اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ ہی کی اَوْلاد سے ہیں ❁ کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام دُنیا میں تشریف لائے، ان میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ، سب سے بلند رُتبہ نبی، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے بعد نبیوں میں سب سے اُونچا رُتبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا ہے۔ ❁ الحمد للہ! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے وسیلے سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت

کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہو جاؤ! وہاں سلام پیش کرو! دُعائیں مانگو! بے شک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے مزارِ پُر اَنْوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

حضرت مُجِیرُ الدِّین حَنْبَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے کوئی مشکل پیش آئی، اگر یہ مشکل حل نہ ہوتی تو شاید میں ہلاک ہی ہو جاتا۔ چنانچہ میں اس مشکل کے حل کے لئے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے مزار شریف پر حاضر ہوا، مزار شریف کے غِلاف سے لپٹ کر دُعا مانگی، سُبْحٰنَ اللہ! بس دُعا کرنے ہی کی دَیر تھی، اللہ پاک نے کرم فرمایا اور میری پریشانی کو دُور فرما دیا۔ (الانس الجلیل، 1/139، 140 ملخصًا)

محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ کام آگیا

پیاری اسلامی بہنو! حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے وسیلے کی یہ شان ہے تو ان سے بھی اَفْضَل نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے کی کیا شان ہو گی...!! ان کے وسیلے سے دُعا کی جائے تو کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمایئے کہ میری آنکھیں ٹھیک ہو جائیں۔

(سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا عقیدہ تھا کہ یقیناً دُعا اللہ پاک ہی سنتا ہے، سب کی سنتا ہے مگر جیسی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتا ہے، ایسی کسی کی نہیں سنتا...!!)

خیر! صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ نے دُعا کی درخواست کی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے دُعا فرمائی نہیں بلکہ ہم غُلاموں پر کرم فرماتے ہوئے انہیں ایک دُعا سکھا دی تاکہ قیامت تک آپ کے غُلام اس دُعا سے برکتیں لیتے رہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچھی طرح وُضو کرو! پھر 2 رکعت نماز پڑھو! پھر یُوں دُعا کرو!

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ پاک! میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور تیرے محبوب، نبی رحمت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے تیرے حُضُور مُتَوجّہ ہوں، اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رَبّ کے حُضُور مُتَوجّہ ہوں تاکہ میری یہ حاجت پُوری ہو جائے۔ اے اللہ پاک! میرے حق میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِفارش کو قبول فرما۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عنہم فرماتے ہیں: وہ صحابی وہاں سے اُٹھے، وُضو کیا، 2 رکعت نماز ادا کی، پھر پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سکھائی ہوئی دُعا مانگی، ہم ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ وہ واپس بھی آ گئے مگر واہ! سُبْحٰنَ اللہ! جب گئے تھے تو نابینا تھے اور جب واپس آئے **تو كَاَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ بِهٖ ضَرٌّ قَطُّ اب ایسے تھے جیسے انہیں کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے وسیلے کی برکت...!! یہ مبارک نماز جو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان صحابی رَضِیَ اللہ عنہ کو سکھائی، اسے **نمازِ حاجت** کہتے ہیں۔ یہ مُجَرَّب (یعنی تجربے سے ثابت شدہ) عمل ہے ❁ کیسی ہی مشکل ہو ❁ پریشانی ہو ❁ مصیبت ہو ❁ کوئی جائز خواہش ❁ تمنّا ❁ آرزو پوری نہ ہو رہی ہو ❁ امتحان میں کامیابی چاہئے ہو ❁ قرض اُتارنا ہو ❁ شفا چاہئے ہو ❁ نمازوں میں دِل لگانا ہو ❁ گُناہ چھوڑ کر نیک بننا ہو غرض ❁ دِینی و دُنیوی کوئی بھی حاجت ہو، اسی انداز سے تازہ وُضو کریں، 2 رکعت نماز ادا کریں، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے، آپ کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق دُعا مانگیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہر حاجت پُوری ہو جائے گی۔

1... مستدرک، 2/212 حدیث: 1973

شدّاد کی جنّت

پیاری اسلامی بہنو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے دوسری عجیب بات جو دیکھی، وہ شدّاد کی لاش تھی۔ شدّاد کون تھا؟ بڑے رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا، یہ غیر مسلم تھا۔ ہماری عِبرت اور نصیحت کیلئے قرآنِ کریم میں بھی اس کا ذِکر کیا گیا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ(۶) اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ(۷) الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۙ(۸) (پ30الفجر:6-8)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے ربّ نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ اِرَم (کے لوگ)، ستونوں (جیسے قد) والے کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: شدّاد نے جنّت کا ذکر سن رکھا تھا، لہٰذا اس نے سرکشی کے طور پر دنیا میں جنّت بنانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس نے ایک عظیم شہر بنایا، جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے بنائے گئے، زَبَرجَد اور یاقُوت کے ستُون کھڑے کئے گئے، سنگریزوں کی جگہ خوبصُورت موتی بچھائے گئے۔ ہر محل کے گرد جواہرات بچھا کر اُوپر نہریں جاری کی گئیں، قِسم قِسم کے درخت لگائے گئے۔[1] غرض کہ ایسا عظیم شہر بنا دیا گیا کہ اس جیسا شہر دوبارہ دُنیا میں کبھی نہ بنا، جب یہ شہر مکمل ہو گیا تو کیا ہوا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ(۱۳) اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ(۱۴) (پ30الفجر:13،14)

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو ان پر تمہارے ربّ نے عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک تمہارا ربّ یقیناً دیکھ رہا ہے۔

اللہ! اللہ! یہ ہے عِبرت کی بات...!! شدّاد کے پاس کتنی طاقت تھی، کتنا مال و دولت تھا، قرآنِ کریم فرما رہا ہے کہ جیسا شہر اس نے بنایا تھا، ایسا شہر دُنیا میں دوبارہ کبھی نہیں بنایا گیا، اتنا مال و دولت...!! اتنی طاقت و قُوّت مگر انجام...!! کتنا ہولناک ہوا۔

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، 10/663، پ:30، الفجر، تحت الآیۃ:8، بتصرف قلیل

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا تو ہے اِک دھوکا

پیاری اسلامی بہنو! دُنیا کا دوسرا نام دارُ الغُرُور ہے۔ یہ ایک دھوکے کا مقام ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ (4، اٰل عمرٰن:185)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

❁ ہم یہ سمجھتی ہیں ہم طاقتور ہیں ❁ ہم جوان ہیں ❁ ہمارے پاس مال و دولت ہے، بینک بیلنس ہے ❁ بڑا عہدہ ہے ❁ کسی کو لمبی اُمّیدیں لے ڈوبتی ہیں ❁ کوئی اپنی ہشیاری اور چالاکی پر فخر کرتی ہے ❁ کسی کو اچھی آواز کا گھمنڈ ہوتا ہے ❁ کوئی اپنی عقل کے غرور میں کھوئی رہتی ہے ہم نجانے کس گھمنڈ میں رہتی ہیں مگر افسوس! **یہ دُنیا دھوکا ہے**، وقت گزرتے کچھ خبر ہی نہیں ہوتی، آخر حضرتِ عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام تشریف لاتے ہیں، آخری ہچکی آتی ہے، سانس اٹکتی ہے اور سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے، کہاں گئی دولت، کہاں گئی جوانی، کہاں گئی طاقت اور کہاں گیا وہ عہدہ...!!

پچھلی قوموں کے عبرتناک انجام

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا وَّ جَعَلْنَا

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا، انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت و طاقت عطا فرمائی تھی

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا ۝ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے لائیں گے ۝ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ۝ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝

(پ29، المرسلٰت:16 تا 19)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہ بنایا ۝ زندوں اور مُردوں کو ۝ اور اس میں اونچے اونچے پہاڑ جمائے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا ۝ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝

(پ29، المرسلٰت:25 تا 28)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جب انہوں نے ظلم کیا اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے اور وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے ہم مجرم قوم کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۝ پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد زمین میں جانشین کیا کہ ہم دیکھیں تم کیسا کام کرتے ہو ۝

(پ11، یونس:13، 14)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار برس رہا تو انہیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے ۝ تو ہم نے اسے اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اسے سارے جہان کے لئے نشانی بنا دیا ۝

(پ20، العنکبوت:14، 15)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝

کیا انہوں نے نہ دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جنہیں ہم نے زمین میں وہ قدرت دی تھی جو تمہیں نہیں دی اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں۔

(پ7، الانعام:6)

قومِ عاد! ❁ بڑی طاقتور قوم تھی ❁ ان کے لمبے لمبے قد تھے ❁ بڑے بڑے جسم تھے ❁ یہ پہاڑوں کو تراش کر اپنے محلّات بنایا کرتے تھے ❁ اللہ پاک نے انہیں مال و دولت سے نوازا ❁ نعمتیں عطا فرمائیں مگر انہوں نے نافرمانی کی ❁ اللہ پاک کے نبی حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلام کو جھٹلایا ❁ کفر پر اَڑے ❁ گُناہوں پر قائِم رہے ❁ ضِدّی بنے ❁ آخر ان پر رَبِّ قَہَّار کا قہر برس پڑا ❁ اللہ پاک نے ان پر آندھی کا عذاب بھیجا، یہ نہایت سرد، خشک، خیر و برکت سے خالی اور سخت سنّاٹے دار آندھی تھی ❁ اس کی شِدّت کا حال یہ تھا کہ لوگوں کو زمین سے یوں اکھیڑ دیتی گویا وہ کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں ❁ پھر انہیں سر کے بل زمین پر اس طرح مارتی کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ❁ 8 دِن تک یہ آندھی مسلسل چلتی رہی اور اس نے **قومِ عاد کا نام و نشان تک مٹا ڈالا۔** (سیرت الانبیاء، ص204 تا223 ملخصًا)

قومِ ثمود! ❁ فَنِّ تعمیر کی ماہِر تھی ❁ اللہ پاک نے انہیں بہت نعمتوں سے نوازا ❁ انہیں طاقت دی ❁ مال و دولت سے نوازا مگر انہوں نے نافرمانی کی ❁ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلام کو جھٹلایا ❁ کفر پر اَڑے، گُناہوں کا بازار گرم کیا ❁ آخر ان پر بھی قہرِ اِلٰہی کا کوڑا برس گیا ❁ ان پر شدید زلزلے کا عذاب بھیجا گیا ❁ جس سے یہ ہمیشہ کے لئے فنا کے گھاٹ اُتر گئے۔ (سیرت الانبیاء، ص232 تا247 ملخصًا)

نمرود! ❁ کیسا رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا ❁ اللہ پاک نے اسے تاج و تخت عطا کیا مگر اس نے نافرمانی کی ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی گستاخیاں کیں ❁ آخر اس پر عذاب آیا

۞ اللہ پاک نے اس بدانجام اور اس کی فوج کو مچھروں کے ذریعے فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔[1]

فِرْعون! ۞ کیسا طاقت والا تھا، اس نے نافرمانی کی ۞ اس کی بادشاہت اس کے کچھ کام نہ آئی ۞ طاقت ۞ قُوّت ۞ تاج و تخت ۞ فوج ۞ لشکر سب دھرے کے دھرے رہ گئے اور فِرعون اپنی کافِر قوم سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔[2]

بادشاہوں کی کھوپڑیاں

حضرت سکندر ذُوالقرنین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی آیا ہے، یہ بھی بہت بڑے بادشاہ تھے، انہوں نے مشرق و مغرب کا سفر کیا۔ **روایت میں ہے:** ایک مرتبہ یہ ایک ایسے شہر میں پہنچے، وہاں لوگوں کے پاس دُنیوی مال بالکل نہیں تھا، انہوں نے قبریں تیار کر رکھی تھیں، جب صبح ہوتی تو وہ قبروں کی طرف آتے، ان کی یاد تازہ کرتے، انہیں صاف کرتے اور ان کے قریب نمازیں پڑھتے رہتے۔ یہ عجیب لوگ تھے، گھاس، پتے اور سبزیاں وغیرہ کھا کر پیٹ بھر لیتے اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت سکندر ذُوالقرنین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے سردار کے پاس تشریف لائے، سلام دُعا وغیرہ کے بعد کہا: میں تمہیں ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی قوم کو اس حالت میں نہیں دیکھا۔ سردار بولا: کس حالت کی بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہی کہ تمہارے پاس دُنیوی مال و متاع کچھ بھی نہیں ہے۔ **سردار بولا: ہم سونا چاندی جمع کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں کیونکہ جسے یہ چیزیں ملتی ہیں، وہ ان میں مگن ہو کر آخرت کو بھول بیٹھتا ہے۔** آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: تم نے قبریں کیوں تیار کر رکھی ہیں؟ **سردار نے کہا: یہ اس لئے تاکہ جب ہم قبروں کو دیکھیں تو ان کی یاد تازہ ہو اور اس کے ذریعے ہم دُنیا کی لالچ سے رُک جائیں۔** آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: تم لوگ گھاس،

1... سیرت الانبیاء، ص299 بتصرف
2... سیرت الانبیاء، ص596 بتصرف

پتّے اور سبزیاں وغیرہ ہی کیوں کھاتے ہو؟ **سردار بولا: کھانا جب حلق سے اتر جاتا ہے (چاہے وہ کیسا ہی ہو) پھر اس کا کوئی مزہ باقی نہیں رہتا۔**

ان سوالات و جوابات کے بعد سردار نے ہاتھ بڑھا کر ایک کھوپڑی اُٹھائی اور کہا: حضرت ذُوالقرنین! کیا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ فرمایا: نہیں۔ سردار بولا: یہ ایک بادشاہ تھا۔ اللہ پاک نے اسے دُنیا والوں پر بادشاہی عطا فرمائی تھی مگر اس نے ظُلم و ستم کیا اور سرکش بن گیا۔ پھر کیا ہونا تھا؛ آخر ایک وقت آیا، اس کی بھی رُوح نکلی اور یہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اب یہ راستے میں پڑے پتھر کی طرح بالکل بیکار ہے۔ **ہاں! اس کے اعمال شُمار کر لئے گئے ہیں، جن پر آخرت میں اسے سزا دی جائے گی۔** اتنا کہنے کے بعد سردار نے ایک اور کھوپڑی اُٹھائی اور کہا: اے حضرت ذوالقرنین! کیا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ فرمایا: نہیں جانتا، بتاؤ! یہ کون ہے؟ سردار بولا: یہ بھی ایک بادشاہ تھا۔ یہ پہلے والے بادشاہ کے ظُلم اور زیادتیاں دیکھ چکا تھا، لہٰذا اس نے عاجزی اختیار کی، اللہ پاک سے ڈرا اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ **آخر اس کو بھی موت آئی، اس کے بھی اَعمال شُمار کر لئے گئے، آخرت میں اسے ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔** (مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والخمسون... الخ، ص:216)

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دُنیا مقامِ عبرت ہے

اللہ اکبر! پیاری اسلامی بہنو! سچ ہے: یہ دُنیا مقامِ عیش و عشرت نہیں، جہانِ عبرت و نصیحت ہے۔ یہاں کا ذرّہ ذرّہ عبرت کی الگ داستان لئے ہوئے ہے۔ ❁ یہ چاند ❁ سُورج ❁ ستارے ❁ یہ چمکتے دِن ❁ یہ تاریک راتیں ❁ یہ ڈھلتی جوانی ❁ اُبھرتا بڑھاپا ❁ یہ اُٹھتے جنازے ❁ یہ

بڑھتی ہوئی قبرستان کی آبادی ❁ ہر طرف عبرت ہی عبرت ہے۔ ❁ یہاں تک کہ ہمارے گھر جہاں ہم رہتی ہیں ❁ ہمارا اپنا وُجود اس سب میں عِبرت ہے، نصیحت ہے...!! اگر ہم یہ نصیحت لینے والی بن جائیں۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

وَّ سَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ(۴۵)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہارے لئے بالکل واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کیں۔ (پ13، ابراہیم:45)

پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور فرمائیے! یہ زمین جہاں آج ہمارا گھر ہے، آج سے چند صدیاں پہلے کے متعلق سوچئے! ❁ اس وقت یہاں کون رہتا تھا؟ شاید ہم نہیں جانتی ہوں گی۔ ❁ وہ دِکھتا کیسا تھا؟ ❁ کھاتا پیتا کیا تھا؟ طاقت کتنی تھی؟ شاید ہم نہیں جانتی ہوں گی۔ ❁ اب وہ کہاں ہے؟ شاید اس کی قبر کے نشانات بھی موجود نہ ہوں، یہ ہے دُنیا...!! اب ذرا سو، 2 سو سال بعد کے بارے میں سوچئے! ❁ اب جس گھر میں ہم رہتی ہیں، 2 صدیوں کے بعد یہاں کون رہتا ہو گا؟ ہم نہیں جانتی ❁ وہ دِکھتا کیسا ہو گا؟ ❁ اس کا لائف سٹائل کیسا ہو گا؟ ہم نہیں جانتی ❁ اس وقت ہم کہاں ہوں گی؟ وہیں جہاں ہم سے پہلے والے پہنچے، شاید اُس وقت ہماری قبروں کے بھی نشانات مٹ چکے ہوں گے۔ جیسے آج ہم اس دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھے بیٹھے ہیں، شاید ہم سے پہلے والے بھی یہی سمجھتے رہے ہوں گے اور ممکن ہے ہم سے بعد والے بھی یہی سمجھیں **مگر حقیقت یہ ہے کہ دُنیا نہ ہم سے پہلے والوں کی سگی بنی تھی، نہ ہم سے بعد والوں کی بنے گی اور نہ ہی ہمارے ساتھ باوَفا ہے۔ یہ دُنیا پہلے والوں کے لئے بھی ایک دھوکا تھا، ہمارے لئے بھی ایک دھوکا ہے۔**

ایک مرتبہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام سے سُوال ہوا: آپ نے اپنی زندگی میں عجیب چیز کیا

دیکھی ہے؟ فرمایا: میں ایک مرتبہ ایک جگہ سے گزرا، بہت خوفناک، سنسان جگہ تھی۔ پھر 500 سال کے بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا، اب وہاں بہت خوبصورت ہرا بھرا شہر بن چکا تھا، میں نے وہاں کسی سے پوچھا: یہ شہر کب سے بنا ہے؟ اس نے بڑی حیرت سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! ہم اور ہمارے آباء واَجداد صدیوں سے یہیں رہ رہے ہیں، یہ اسی حالت میں ہے۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں: میں وہاں سے چلا گیا، 500 سال کے بعد پھر میرا وہیں سے گزر ہوا۔ اب وہاں ایک بڑا دریا تھا، لوگ اس میں مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ میں نے ایک مچھیرے سے پوچھا: یہاں ایک شہر ہوتا تھا، وہ کہاں گیا؟ وہ حیرت سے بولا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا یہاں کبھی شہر بھی تھا، میں نے، میرے آباء واَجداد نے بھی کبھی اس شہر کے بارے میں نہیں سُنا، فرماتے ہیں: پھر میں مزید 500 سال کے بعد وہیں سے گزرا، اب پھر وہاں ایک شہر تھا۔[1]

اللہ! اللہ! یہی ہے دُنیا...!! ہم سمجھتی ہیں کہ صدیوں سے یہاں سب کچھ ایسا ہی ہے اور صدیوں بعد بھی ایسا ہی رہے گا مگر حقیقت یہ نہیں ہے، یہ ایک دھوکا ہے، یہ دُنیا آج ہماری ہے، کل ہم قبروں میں ہوں گی اور یہ دُنیا کسی اور کی ہو جائے گی۔ دارُ القَرار (یعنی ہمیشہ رہنے کا مقام) ایک ہی ہے اور وہ آخرت ہے۔ اس لئے کامیاب وہ ہے جو اس دُنیا کو حِرْص و ہَوَس کی نگاہ سے نہیں بلکہ عِبْرت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

کامیاب کون ہوتا ہے

❁ حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دُنیا کو عِبْرت کی نگاہ سے دیکھتا اور غور و فِکْر کرتا ہے، وہ زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔[2] ❁ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اس دُنیا کو عِبْرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، آخرت کی فِکْر نہیں کرتا، اس کی نیکیاں کم اور دِل پر دے میں ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص57)

1... نوادر القلیوبی، ص106 2... تنبیہ المغترین، ص57

عِبرت لینے کی ترغیب

کاش! ہمیں نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ﴿۴۴﴾

ترجمۂ کنز العرفان: اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کے لئے سمجھنے کا مقام ہے۔ (پ18، النور:44)

پارہ: 30، سورۂ نازِعات میں فِرْعَون اور اس کے لشکر کے غرق ہونے کا واقعہ ذِکْر کرنے کے بعد فرمایا:

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اس میں ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے۔ (پ30، النازعات:26)

اللہ اَکْبَر! یہ اللہ پاک سے ڈرنے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، نگاہِ عبرت رکھنے والے)، یہ اللہ پاک کی نشانیوں کو دیکھ کر عِبْرت پکڑتے ہیں، دِن آیا، چلا گیا، سورج نکلا، ڈُوب گیا، رات آئی، ڈھل گئی، ستارے نکلے، غروب ہو گئے، یہ سب کچھ، کائنات کا ذَرَّہ ذَرَّہ کھلی کتاب ہے، اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے، عِبْرت ہے، کاش! ہم ڈرنے والی، عِبْرت لینے والی، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والی، دُنیا کو نگاہِ عبرت سے دیکھنے والی) بن جائیں۔

ہر گھر نشانِ عبرت ہے

حضرتِ سائب عَبدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حضرت صالِح مُرِّی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے پوچھا: اے ابو بَشُر! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا: میں اپنے گھر سے نکلا تو مختلف جگہوں سے گھومتا ہوا تمہارے پاس آیا، میں جب فلاں کے گھر کے پاس سے گزرا تو اس گھر نے مجھے (زبانِ حال سے) پکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ انتقال کر چکے ہیں۔ پھر

جب فلاں گھر کے پاس پہنچا تو اس گھر نے بھی مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ سب مٹی میں دَفْن ہیں۔ حضرت ابو سائب عبدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اسی طرح آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک ایک گھر گنواتے رہے، یہاں تک کہ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔ (حلیۃ الاولیا، 6/182، رقم:8222)

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! یہ ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے، کس کس انداز میں عِبرت لیا کرتے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں ❁ وِیران گھر ❁ چولہے میں جلتی آگ ❁ سُورج کی دُھوپ ❁ سردی، گرمی وغیرہ سے عِبرت لینا تو دُور کی بات ہے ❁ ہماری آنکھوں کے سامنے جنازے اُٹھتے ہیں، ہم عِبرت نہیں لیتیں ❁ **فلاں بن فُلاں اچھا بھلا تھا، اچانک ہارٹ اٹیک (Heart Attack) ہوا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا** ❁ فُلاں نوجوان روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا، ایسی بیسیوں خبریں ہم سنتی ہیں، پھر بھی ہم اپنی موت کو یاد نہیں کرتیں، عِبرت نہیں لیتیں۔ کاش! ہم عِبرت لینے اور قبر و آخرت کو یاد کرنے والی بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صفر شریف مبارک مہینا ہے

پیاری اسلامی بہنو! صَفَر شریف اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے، جس طرح دیگر مہینوں میں ربِّ کریم کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہوتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَر شریف یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صَفَر شریف کے اس مقدس اور برکت والے مہینے میں کئی عظیم الشان اور تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں، مثلاً ☆ صَفَر

شریف کے مہینے میں ہجرت کے دوسرے سال امیرُالمؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور خاتونِ جنت حضرتِ فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔[1] ☆صَفَر شریف کے مہینے میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔[2] ☆صَفَر شریف کے مہینے میں سَیفُ اللہ حضرت خالد بن ولید، حضرتِ عمرو بن عاص اور حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔[3] ☆ صَفَر شریف کے مہینے میں مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا اس) کی فتح ہوئی۔[4] ☆صَفَر شریف کے مہینے میں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں 16ھ میں حضرت سعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایوانِ (محل) کِسریٰ میں جمعہ کی نماز ادا کی اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق کی مملکت میں پڑھا گیا۔ ☆صَفَر شریف کے مہینے میں سن 11 ہجری میں ہی جھوٹی نبوت کے دعویدار اَسْوَد عَنْسی کَذَّاب سے مسلمانوں نے نجات پائی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص391)

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! صَفَر شریف کتنا پیارا مہینا ہے اور اس مبارک مہینے میں کیسے کیسے عظیم الشان واقعات کا ظہور ہوا! ذرا سوچئے! جس مقدس مہینے میں ایسے اَہم واقعات کا ظہور ہوا ہو وہ مہینا کس طرح منحوس ہو سکتا ہے؟ مگر افسوس! عِلْمِ دین سے دوری اور بُری صحبت کے سبب لوگوں کی ایک تعداد صفر شریف جیسے بارونق اور بابرکت مہینے کو بھی مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتی ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ تاریخوں کے بارے میں بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور ہیں، مثلاً

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

☆ماہِ صفر کو بلائیں اترنے کا مہینا سمجھتے ہوئے ابتدائی تاریخوں میں چنے یا گندم اُبال کر نیاز

1...الکامل فی التاریخ، 12/2
2...البدایۃ والنہایۃ، 392/3
3...الکامل فی التاریخ، 109/2
4...الکامل فی التاریخ، 357/2

دلائی جاتی ہے۔☆مخصوص تعداد میں سورۂ مُزَّمِّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔☆ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں وغیرہ۔ان سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات وبلائیں اترتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔یاد رہے! مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں،ان کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں،جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جاچکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے،اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے۔یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز فاتحہ کرنا ایک مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جاسکتی ہے لیکن صرف وہم کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کاروزگار متاثر ہوگا یا گھر والے کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے یہ نظریہ بے بنیاد اور بدشگونی پر دلالت کرتا ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ کے دن) کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنحوس شَھْر(مہینا) چل دیا یہ بھی باطل ہے۔(مرآۃ المناجیح6/287)

پیاری اسلامی بہنو! امید ہے بیان کردہ باتوں کو سُن کر صَفَر شریف کو منحوس سمجھنے کا وہم دل سے نکل گیا ہوگا،اگر کسی کے دل ودماغ میں کبھی اس طرح کے وَسوَسے آئیں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کی طرف توجہ نہ دے بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرے۔ماہِ صفر کے بارے میں نحوست کا وَہم ختم کرنے کیلئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ سال کے تمام مہینے اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی دن یا مہینا ہرگز منحوس نہیں ہے۔جس طرح دیگر مہینوں میں صبح وشام رحمتِ الٰہی کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح ماہِ صفر کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔البتہ اگر کوئی اس مہینے میں اللہ پاک کی نافرمانیوں میں مشغول رہے اور پھر کسی

مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو یہ اس کے گناہوں کی نحوست تو ہو سکتی ہے مگر اس مہینے سے اس نحوست کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بہاءُ الدّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

پیاری اسلامی بہنو! صفر شریف کا بابرکت مہینا جاری ہے اسی ماہ کی 7 تاریخ کو شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین ابو محمد زکریا سہر وردی قریشی ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذکر خیر سنتی ہیں:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 27 رمضان المبارک 566ھ مطابق 3 جون 1171ء شبِ جمعہ پنجاب کے ضلع لَیَّہ کے ایک قصبے کوٹ میں وقتِ صبح ہوئی۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث بن کمال الدین ابو بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست عالمِ دین اور کمالاتِ ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نسباً قریشی الاسدی تھے اور صحابیٔ رسول حضرت ہَبَّار بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد سے تھے۔ 21 واسطوں سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جدِّ امجد حضرت قُصَی بن کلاب سے جاملتا ہے۔[2] آپ مادر زاد (پیدائشی) اولیائے کرام میں سے ہیں۔ بزرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی سے ظاہر تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن میں بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والد حضرت وجیہ الدین محمد غوث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ گویا قرآن سُن رہے ہوں۔[4] باوجود مادَر زاد

1... فیضان بہاؤ الدین زکریا ملتانی، ص3
2... فیضان بہاؤ الدین زکریا ملتانی، ص4
3... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص40
4... تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص36

ولی ہونے کے سنِ شعور (سمجھ بُوجھ کی عمر) کو پہنچتے ہی حضرت بہاءُ الدین زکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں اور کریم استاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 7 یا 12 سال کی عمر میں ہی مکمل قرآن پاک قراَتِ سَبعہ (یعنی 7 مختلف قراَتوں) کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اساتذہ سے علم حاصل کیا۔[1] حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 12 سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر پر والد کی دستار باندھی اور آباءواَجداد کی مسند (یعنی تخت / گدی) پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد کر دیئے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا، آپ نے اپنے چچا جان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی التجا کی اور خود علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی اور ان کی اجازت سے علمِ دین سیکھنے چلے گئے۔[3] 7 صفر 661ھ مطابق 21 دسمبر 1262ء کو آپ وفات ہوئی۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا اور اسی شہر میں قلعہ محمد بن قاسم کے آخر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار مبارک ہے۔ (اللہ کے ولی، ص403-404)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کے آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کے آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں

1... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص41
2... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص41 ملخصاً
3... اللہ کے ولی، ص403-404

کیلئے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔ ☆مُستَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کر کے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کریں۔ ☆تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُستَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سنّت ہے۔ ☆قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ ☆قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ☆قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ☆جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ لوگ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی لوگ اپنے کام میں مصروف ہوں۔ ☆سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند لوگ پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ ☆تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین دن یا سات دن یا چالیس دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔ ☆ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔ ☆تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رمضان شریف کے آخری دس دن اور ذُوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔ (اسلامی بیانات جلد16 ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ16** (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دورِ سالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مسلم، ص314، حدیث:1874 2 . . . شعب الایمان، 2/354، حدیث:2022

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک بار دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔ (مسند احمد، 5/509، حدیث:16352)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اس دُنیا میں ہزاروں قومیں آئیں، ترقی و عروج کی بلندیوں تک پہنچیں مگر پھر اُن پر زوال آیا اور وہ تَنَزُّلی کے گہرے گڑھے میں جا گریں، آخر ترقی کے بعد پستی، عروج کے بعد زوال، کامیابی کے بعد ناکامی کیوں ہوتی ہے؟ قومیں ترقی کی بلندیوں تک پہنچ کر پستی کا شکار کیوں ہو جاتی ہیں؟ آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کے چند اَسْباب جاننے کی کوشش کریں گی تاکہ ہم ان سے کچھ سیکھ کر اپنے آپ کو ایسے کاموں سے بچا سکیں جو زوال کا سبب بن سکتے ہیں، اللہ پاک ہمیں دُنیا و آخرت میں کامیابی اور نعمتوں کی ہمیشگی نصیب فرمائے، زوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

قوموں پر زَوال کیوں آتا ہے...؟

پارہ:13، سورۂ رَعْد، آیت:11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْؕ (پ13، الرعد:11)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں قُدرت کا ایک قانون بیان کیا گیا ہے کہ اللہ پاک اُس وقت تک کسی قوم سے اپنی عطا کردہ نعمت واپس نہیں لیتا، جب تک وہ قوم خود اپنے اچھے اَعْمال کو بُرے اَعْمال سے تبدیل نہ کر دے۔ (تفسیر صراط الجنان، 5/85، پ:13، الرعد، تحت الآیۃ:11)

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا؛ اللہ پاک جب کسی قوم کو نعمتوں سے نوازتا ہے، انہیں دُنیا میں ترقی، عروج، عزّت و خوشحالی، امن و سلامتی نصیب فرماتا ہے تو اُن سے بِلاوجہ یہ نعمتیں واپس نہیں لیتا جب تک کہ قوم خُود اپنی حالت نہ بدل لے، جب قوم بگڑتی ہے ❁ اچھے اَعْمال کی جگہ بُرے اَعْمال کرنے لگتی ہے ❁ اچھی صِفَات کی جگہ بُری صِفَات اپنا لیتی ہے ❁ محنت کی جگہ سُستی کا شکار ہوتی ہے ❁ فرض شناسی کی بجائے لاپروائی سے کام لیتی ہے ❁ تقویٰ کی بجائے گُناہ کا رستہ اختیار کرتی ہے ❁ شکر گزاری کی بجائے ناشکری کرتی ہے تو قوموں کی عزّت کو ذِلّت میں، خوشحالی کو تنگ حالی میں، عروج کو پستی میں، ترقی کو زوال میں اور کامیابی کو ناکامی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

قوموں کے زَوال کی تاریخ

دُنیا کی تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے! قُدرت کا یہی اَٹل قانون ہے، اس زمین پر ہزاروں قومیں آئیں، انہیں ترقی، عروج، عزّت، خوشحالی اور امن و سلامتی کی نعمتوں سے نوازا گیا، مگر جب انہوں نے نعمت کی ناقدری کی تو انہیں نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔

قومِ عاد؛ انہیں طاقت عطا ہوئی، مال و دولت سے نوازا گیا لیکن جب انہوں نے نافرمانی کی، نعمتوں کی ناقدری کی تو رَبِّ قہار نے ان پر آندھی کا عذاب بھیجا اور یہ نشانِ عبرت بن

کر رہ گئے۔ (سیرت الانبیاء، صفحہ:223 ملخصًا)

قومِ ثمود؛ فَنِّ تعمیر کی ماہِر قوم؛ اللہ پاک نے انہیں نعمتیں عطا فرمائیں، طاقت عطا کی، مال و دولت سے نوازا، دُنیا میں عزّت عنایت فرمائی مگر یہ سرکش ہوئے، ناشکرے بنے، قُدرت نے شدید زلزلے سے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ (تفسیر صراط الجنان، 3/359 ملخصًا)

شدّاد، نمرود، فِرْعَون؛ انہیں تاج و تخت عطا ہوئے، حکومت و سلطنت عطا کی گئی مگر ان بدبختوں نے نعمت کی قدر نہ کی، بندے تھے، بندے نہ بنے، خُدائی کا دعویٰ کیا، پھر رَبِّ قہار کا غضب ان پر نازِل ہوا اور یہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔

بنی اسرائیل؛ انہیں فرعون سے آزادی عطا کی گئی، ملکِ مِصر کی حکومت عطا کی گئی لیکن انہوں نے ناقدری کی، ناشکرے بنے، اللہ پاک نے ان پر ذِلّت کو مُسَلَّط فرما دیا۔

غرض؛ جب تک قوم اپنی حالت نہ بدل لے، اللہ پاک نعمتوں سے محروم نہیں فرماتا، جب قوم اپنی حالت بدل لے، اچھائی کی جگہ بُرائی اپنائے، شکر کی جگہ ناشکری کرے، فرمانبرداری کی بجائے نافرمانی کرے تو اللہ پاک کے قہر کا کوڑا برس جاتا ہے، پھر انہیں کچھ بھی مہلت نہیں دی جاتی، انہیں عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔

ترقی و عروج وِراثتی نعمت نہیں ہے

پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عروج و ترقی کوئی وراثتی شے نہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ فُلاں قوم ہمیشہ ترقی ہی کرے گی اور فُلاں قوم ہمیشہ پستی ہی میں رہے گی، نہیں...!! ایسا ہرگز نہیں ہے، ترقی، عروج، کامیابی، عزّت، شان و شوکت، ان سب نعمتوں کا تعلق نسب، نام، پیسہ اور رنگ رُوپ سے نہیں ہے بلکہ ترقی و عروج کا تعلق اعلیٰ کردار سے ہے۔ مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قومیں بڑی

ہوں یا چھوٹی، حتّٰی کہ نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ہم وطن، ہم نسب بلکہ انبیا (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے قرابت دار، یہاں تک کہ انبیا (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کی اولاد، جو بھی اللہ پاک کی نعمت کی ناقدری، ناشکری کرے گا، اس سے نعمت چھین لی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی، پ10، انفال، 10/57، تحت الآیۃ:53)

کُفّارِ مکہ میدانِ بدر میں ذلیل کیوں ہوئے...؟

دیکھئے! اَہْلِ مکّہ عموماً حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی اَوْلاد تھے، اللہ پاک نے انہیں نعمتوں سے نوازا، انہیں کعبہ شریف کی خِدْمت کا موقع بخشا گیا، مکّۂ مکرمہ جہاں کوئی پھل، سبزی، اناج نہیں اُگتا، اس شہر میں انہیں ہر قسم کے پھل اور اناج عنایت کئے گئے، ان کے لئے تجارت کی راہ ہموار کی گئی، دُنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں اَہْلِ مکّہ کو قَدْر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا مگر انہوں نے نعمت کی ناقَدْری کی، دُنیا کا سب سے بڑا نشانِ تَوْحِید یعنی کعبہ شریف، اسے مقامِ شِرک بنا دیا، اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، اللہ پاک کی آیات سے مُنہ پھیرا، اَہلِ حق (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، پھر نتیجہ وہی نکلا، میدانِ بدر میں کفارِ مکّہ کا غرور خاک میں ملا دیا گیا اور یہ ایسی شکست سے دوچار ہوئے کہ عبرت کا نشان بَن کر رہ گئے۔ آخر یہ کیوں ہوا؟ اللہ پاک کے نبی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے نسبی تعلق رکھنے والے، کعبہ معظمہ کے خدمت گزار آخر کیوں شکست سے دوچار ہوئے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْۙ (پ10، الانفال:53)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ کسی نعمت کو ہرگز نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو جب تک وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں۔

اَہْلِ یَمن سیلاب میں گرفتار کیوں ہوئے؟

سَبا عرب کا ایک قبیلہ ہوا ہے، یہ لوگ اللہ پاک کے نبی حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام کی اَوْلاد

میں سے تھے، یمن کی ایک بستی میں رہتے تھے، اللہ پاک نے انہیں بے مثال نعمتوں سے نوازا تھا، ان کی بستی کی آب و ہوا ایسی صاف اور پاکیزہ تھی کہ اس بستی میں نہ مچھر تھے، نہ سانپ بچھو، نہ مکھی، نہ کھٹمل، موسم نہایت معتدل، نہ زیادہ گرمی ہوتی، نہ بہت سردی، زمین بہت زرخیز تھی، ان کے باغ پھلوں سے لدے رہتے، حتّٰی کہ کوئی شخص سَر پر ٹوکرا اُٹھائے باغ سے گزر جاتا تو اس کا ٹوکرا قِسْم قِسْم کے پھلوں سے بھر جاتا تھا، اسے پھل توڑنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تھی، اتنی کثرت سے پھل لگتے تھے، غرض یہ قوم بہت خوشحال، امن وسکون، آرام وچین سے زندگی بسر کر رہی تھی مگر انہوں نے سرکشی کی، اللہ پاک نے اس بستی میں 13 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھیجے، ان سرکشوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلایا، تکبر کیا، کفر پر اَڑے، ضِدّی بنے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بے ادبی و گستاخی کی تو رَبِّ قہار کا قہر ان پر برس پڑا، اللہ پاک نے ان پر سیلاب کا عذاب بھیجا، جس سے ان کے باغات، مکان سب غرق ہو کر فنا ہو گئے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص200-201 ملخصاً)

قرآنِ کریم میں اس سرکش قوم کی عبرتناک داستان یُوں بیان ہوئی:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۶﴾

(پ22، سبا:15-16)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک قومِ سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب۔ تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں والے تھے۔

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا؛ ترقی و عروج کا تعلق نام و نسب سے نہیں ہے، اس کے

لئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کس کا بیٹا، کس کا پوتا ہے، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون زیادہ پیسے والا ہے، ترقی و عروج کے لئے کردار دیکھا جاتا ہے۔

ہم اور جشنِ آزادی

پیاری اسلامی بہنو! 14 اگست یعنی پاکستان کا یومِ آزادی آنے والا ہے، اس تاریخ کو اللہ پاک نے ہمیں بھی ایک نعمت سے نوازا، ہمیں آزادی عطا کی گئی، برِّصغیر میں مسلمان کم و بیش 100 سال تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہے، مسلمانوں کو ذِلّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، ان پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے، غیر مسلم مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچاتے، بات بات پر ان مسلمانوں کی عزّت پامال کرتے، مُسلّے کہہ کر مذاق اُڑاتے اور نہ جانے کیسی کیسی تکلیفوں سے دوچار کیا کرتے تھے، پھر اللہ پاک نے کرم فرمایا، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام نے محنت کی، بیانات کرکے، کتابیں لکھ کر، گھر گھر جاکر مسلمانوں کو ایک جذبہ دیا، جستجو دی، برِّصغیر کے کونے کونے سے نعرہ لگنے لگا۔ پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ کون ہمارے راہنما؟ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔

آخر عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام اور عوام کی مشترکہ کوششیں رنگ لائیں، مُسلِم راہنماؤں کی محنت کام آئی اور اللہ کریم نے ہمیں **اسلامی جمہوریہ پاکستان** کی صُورت میں اپنا آزاد مُلک عطا فرمایا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اس نعمت کی قدر کر رہی ہیں؟ کیا ہم مَقاصِدِ پاکستان کو نبھا رہی ہیں...؟؟

پاکستان کیوں بنایا گیا...؟؟

13 جنوری 1948ء کو اسلامیہ کالج پشاور میں حُصُولِ پاکستان کا مقصد بیان کرتے ہوئے بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے کہا: ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصِل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایسی تجربہ گاہ حاصِل کرنا چاہتے تھے، جہاں اسلامی اُصُولوں کو آزادی سے

آزما(یعنی ان پر عمل کر) سکیں۔

6مارچ،1946ء کو محمد علی جناح نے ایک تقریر میں کہا:

Let us go back to our holy book the Quran. Let us revert to the Hadith and the great traditions of Islam which have everything in them for our guidance.

یعنی ہمیں اپنی پاکیزہ کتاب قرآنِ کریم کی طرف واپس پلٹنا ہو گا، ہمیں حدیث شریف اور اسلام کی تعلیمات کی طرف دوبارہ رُخ کرنا ہو گا کہ ان میں ہماری رہنمائی کے لئے سب کچھ موجود ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے پاکستان بنانے کا مقصد...!! یہ مُلک اس لئے بنا، تاکہ ہم اسلامی تہذیب اور ثقافت کو آزادی کے ساتھ اپنا سکیں، قرآنِ کریم، حدیث شریف اور اسلامی تعلیمات پر آزادی سے عمل کر پائیں ❁ کیا ہم اس پر پُوری اُتر رہی ہیں؟ ❁ کیا ہمارا چال چلن، ہمارے رنگ ڈھنگ، ہمارے طور طریقے اسلامی ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے نمازیں پڑھنے کے لئے بنایا گیا، کیا ہم نماز پڑھتی ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے روزے رکھنے کے لئے بنایا گیا، کیا ہم رمضان کے روزے رکھتی ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے تلاوت کرنے، آزادی سے قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے، آزادی سے سنتیں اپنانے کے لئے بنایا گیا ❁ اس لئے بنایا گیا تاکہ ہم شریعت کے مطابق لباس پہنیں تو کوئی ہماری طرف انگلی نہ اُٹھائے ❁ ہم نماز پڑھیں، ہاتھ میں تسبیح اُٹھائیں تو کوئی ہم پر طنز نہ کرے ❁ ہم برقعہ پہنیں، شرعی پردہ کریں، چادر اور چار دیواری میں رہیں تو کوئی انگلی نہ اُٹھائے، کوئی اس کا مذاق نہ اُڑائے۔ انصاف سے کہئے! کیا ہم یہ سب کرتی ہیں؟ ❁ کیا ہم اسلامی تہذیب اور ثقافت کی تَصْوِیر بن پائی ہیں؟

اور جب کوئی اسلامی طور طریقے اپناتی ہے تو کیا معاشرے میں اسے عزّت کی نگاہ سے

دیکھا جاتا ہے؟ یا اس پر طنز کے زہریلے تیر برسائے جاتے ہیں؟

آہ! افسوس...!! آج 78 سال ہونے کو ہیں مگر مجموعی طَور پر دیکھا جائے تو ہم پاکستان کے مقاصِد کو پُورا نہیں کر پائے، یومِ آزادی اَصْل میں یومِ تَشَکُّر ہے، اللہ پاک کے حُضُور عاجزی سے سجدہ کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دِن ہے مگر ہمارے معاشرے میں یومِ آزادی بھی گُناہوں بھرے انداز سے منایا جاتا ہے ❁ جشنِ آزادی کے نام پر گانے چلائے جاتے ہیں ❁ میوزک بجایا جاتا ہے ❁ بے ہودہ رقص ہوتے ہیں ❁ چیخ پُکار ہوتی ہے ❁ پٹاخے پھوڑے جاتے ہیں ❁ بے ہودگی کے ساتھ باجے بجائے جاتے ہیں ❁ جشنِ آزادی کے نام پر خواتین گھروں سے باہر جاتی ہیں ❁ آزادی کے نام پر بے ہودہ فنکشنز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ افسوس...!! کیا ہمیں پاکستان اس لئے ملا تھا؟ کیا ہمیں اس نعمت سے اس لئے نوازا گیا تھا؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دِل سے اِحساسِ زیاں جاتا رہا

وضاحت: آہ! ہمارا ساز و سامان (مثلاً عزّت، ترقی، کامیابی، عروج وغیرہ) سب تباہ و برباد ہوتا جا رہا ہے اور مصیبت تو یہ ہے کہ ہم نادانوں کو اس تباہی کا اِحساس تک نہیں ہے۔

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

آ تجھ کو بتاتا ہوں تاریخِ اُمَمْ کیا ہے شمشیر و سنان اَوَّل، طاؤس و رُباب آخر

شمشیر و سنان: تلوار اور نیزے۔ طاؤس و رُباب: یعنی ناچ گانا۔ **مطلب یہ ہے کہ** قومیں پہلے خواب دیکھتی ہیں، ترقی، عروج اور کامیابی کے لئے جذبہ دکھاتی ہیں، جنون ہوتا ہے، بلندی اور عروج کے لئے دِن رات محنت ہوتی ہے، تب اللہ پاک ان کی محنتوں کا صِلہ عطا فرماتا ہے، اُن کو ترقی عطا کی جاتی ہے، یہاں تک کہ قومیں بلندی و عروج میں ستاروں تک

جا پہنچتی ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ لوگ اللہ پاک کی نعمت بھول جاتے ہیں، غرور اور تکبُّر اُن کے سَر چڑھتا ہے، گُناہ، نافرمانی، عیاشی، فضولیات میں حَدْ سے بڑھتے ہیں، تب اُن پر اللہ پاک کا غضب نازِل ہوتا ہے اور انہیں پھر سے تَنَزُّلی کے گہرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ قوموں کی یہی تاریخ ہے۔

یاخدا! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما
فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
اس کو تُو قلعۂ اسلام بنا دے یا ربّ!
میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما
ہائے! بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن
یا خدا سب کو عطا نیک ہدایت فرما
بچہ بچہ ہو نمازی مِرے پاکستاں کا
اور عطا جذبۂ پابندیِ سُنّت کا
شکر صد شکر غلامی سے ملی آزادی
پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! آج ہم اپنا جائزہ لیں تو شاید ہم تباہی کے آخری کنارے پر کھڑے ہیں، ہمارے بڑوں نے آزادی کا خواب دیکھا تھا، اُن میں جذبہ تھا، شوق تھا، لگن تھی، پھر انہوں نے محنتیں کیں، قربانیاں دِیں، اُن کی محنتیں رنگ لائیں، اللہ پاک نے ہمیں ملکِ عزیز پاکستان عطا کیا، آج 78 سال کے بعد ہمارا معاشرہ گُناہوں کی لپیٹ میں ہے، عیش پرستی، حرِص لالچ، بے جا فخر و غرور، دُنیا کی محبّت اور فضولیات کی کثرت ہے، گویا تاریخ دُہرائی جارہی ہے، اللہ پاک نے ہمیں عُروج عطا کیا تھا اور اب ہم تباہی کی طرف دوڑتے جارہے ہیں، اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو یاد رکھ لیجئے! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱ (پ13، الرعد:11)

ترجمۂ کنزُ العرفان: اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

معلوم ہوا؛ جب قومیں عیاش پرست ہو جاتی ہیں، اُن کا کردار بہت گر جاتا ہے، وہ نافرمانیوں میں حَدْ سے بڑھ جاتے ہیں تو اُن پر عذاب اُترتا ہے، انہیں سزا دی جاتی ہے، پھر دُنیا کی کوئی بھی طاقت انہیں تباہی و بربادی سے بچا نہیں سکتی۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو! تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

اُمّتِ مسلمہ کی چار اَہم ذِمَّہ داریاں

پیاری اسلامی بہنو! بہت واضح بات ہے، ہر چیز کا کوئی مَقْصَد ہوتا ہے، جب تک وہ چیز اپنا مَقْصَد پُورا کرتی رہے، اس کی قَدْر و قیمت ہوتی ہے، اس کا مالِک اُس شَے کی حفاظت بھی کرتا ہے، اگر وہ چیز اپنا مَقْصَد پُورا نہ کرے تو نہ اُس کی قَدْر و قیمت باقی رہتی ہے، نہ اس کی حفاظت کی جاتی ہے، ایک قلم کو ہی دیکھ لیجئے! قلم کا مَقْصد لکھنا ہے، جب تک قلم لکھتا رہے، لوگ اسے سنبھال کر رکھتے ہیں، جب یہ لکھنا بند کر دے تو پہلے کی طرح اس کی قَدْر و قیمت نہیں رہتی، نہ اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

یہی معاملہ ہے، ہم مسلمانوں کی بھی ذِمَّہ داریاں ہیں، جب تک ہم وہ ذِمَّہ داریاں نبھاتی رہیں گی، ترقی، کامیابی، عروج ہمارا مُقَدَّر رہے گی، اگر ہم اپنی ذِمَّہ داریاں نبھانا چھوڑ دیں گی تو ہم اپنی قَدْر و قیمت کھو بیٹھیں گی۔

ہماری ذِمَّہ داریاں کیا ہیں؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (پ4، اٰلِ عمرٰن:110)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ کا معنٰی یہ ہے کہ اے مسلمانو!

لَوحِ مَحْفُوظ میں تمہارا یہی وَصْف لکھا ہے کہ تم سب سے بہتر اور سب سے اَفْضَل اُمّت ہو، تمہارے لائِق یہی ہے کہ تم اس منصب کی حفاظت کرو![1] یعنی ہمیشہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اطاعت گزار و فرمانبردار رہو...!!

اس آیتِ کریمہ میں رَبِّ کائنات نے اُمَّتِ مسلمہ کے 4 اَعْلٰی اَوْصاف بیان فرمائے ہیں اور یہ 4 اَوْصاف اَصْل میں اُمَّتِ مسلمہ کی 4 ذِمَّہ داریاں بلکہ مقصدِ زِندگی ہیں:

اُمَّتِ مسلمہ خیرُ الْاُمَم ہے

حضرت علّامہ مفتی عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مسلمان کے لئے زِندگی کا پہلا مقصد خَیْرُ الْاُمَمْ یعنی بہترین اُمّت ہونا ہے۔ جس طرح گلاب کے لئے خوشبو، موتی کے لئے چمک اور سورج کے لئے روشنی لازم ہے، اسی طرح ایک مسلمان کے لئے اپنے اَعْمال و اَفْعال کے لحاظ سے تمام اُمّتوں میں سب سے اعلیٰ، سب سے اَفْضَل، سب سے بہتر ہونا لازِم و ضروری ہے، عبادات و معاملات ہوں یا اَخْلاق و عادات، غرض زندگی کے ہر شعبے میں، زِندگی کے آخری لمحات تک ایک مسلمان خیر ہی خیر ہو، بَس پُوری زِندگی قرآن و سُنّت کا دامن تھامے صراطِ مستقیم (یعنی سیدھے راستے) پر چلتا جائے تاکہ دوسری قومیں مسلمان کو دیکھ کر یہ پُکار اُٹھیں کہ[2]

یہی وہ ہیں کہ جن کے واسطے خَتْمُ الرُّسُل آئے انہی پر ختم ہے "خَیْرُ الْاُمَمْ" کی جلوہ سامانی

وضاحت: یہی وہ خوش نصیب اُمَّت ہے، جن کی ہدایت کے لئے اللہ پاک نے اپنے سب سے محبوب نبی، خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا، اسی اُمَّت کو خَیْرُ الْاُمَمْ کا لقب دیا گیا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے ایک مسلمان کی اَوَّلین ذِمَّہ داری کہ مسلمان ہمیشہ خَیْرُ الْاُمَمْ

---

1 ... تفسیر کبیر، 3/323، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ:110 2 ... عرفانی تقریریں، ص74 ملخصا

یعنی بہترین اُمّت بن کر رہے۔ یقیناً جو بہتر ہوتا ہے، وہ آئیڈیل بھی ہوتا ہے اور جو آئیڈیل ہوتا ہے، وہ دوسروں کی نقل نہیں کرتا، دوسرے اُس کے پیچھے چلتے ہیں، لہٰذا ہونا یہ چاہئے کہ مسلمان ایسا بَن کر رہے کہ دوسری قومیں اس کی پیروی کریں، مسلمان کے اَخلاق ایسے اعلیٰ ہوں کہ دِیگر قومیں مسلمانوں سے اَخلاق سیکھیں، مسلمان کا کردار ایسا اعلیٰ ہو کہ دوسری قومیں کردار کی بہتری کے لئے اس کی صحبت اپنائیں، ایک مسلمان کی عادات، اس کے اَفعال، اس کی گفتار، طور طریقے، چال چلن ایسا بہتر ہو کہ اسے آئیڈیل بنایا جائے، اس کی پیروی کی جائے، دوسری قومیں اس کے کردار، اَخلاق وعادات پر رشک کریں اور اسے دیکھ کر جینا سیکھیں۔

مگر افسوس! آج حالات الٹ ہیں، خَیْرُ الْاُمَمْ (بہترین اُمّت) ہم ہیں، ہونا تو یہ تھا کہ ہم دوسروں کے لئے آئیڈیل بنتے، ہم نے دوسری قوموں کو اپنا آئیڈیل بنالیا، ہونا تو یہ تھا کہ قومیں ہماری نقل کرتیں مگر ہم نَقّال بن گئے، ہم دوسروں کی نقل کرنے لگے، چال ڈھال میں غیر مسلموں کی نقل، تعلیم میں غیر مسلموں کی نقل، اُصول و قوانین میں غیر مسلموں کی نقل، حتّٰی کہ جوتے کپڑے خریدنے اور کھانے پینے میں بھی غیر قوموں کی نقل کی جاتی ہے، اَفسوس! آج مسلمان قرآن نہیں سیکھتے، غیر مسلموں کے فلسفے سیکھ لیتے ہیں، اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کو نہیں دیکھتے، غیر مسلموں کے انداز اپناتے ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے اَسلاف، پہلے کے نیک مسلمان ایسے ہی تھے، وہ کسی قوم کی نقل نہیں کرتے تھے، وہ اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں اپناتے تھے، قرآنِ مجید کے بتائے ہوئے اُصولوں پر چلتے تھے، دُنیا میں اُن کی دُھوم تھی، رَبِّ کائنات نے انہیں ترقی عطا فرمائی تھی، انہیں عُروج بخشا گیا تھا، غیر مسلم اُن پر رشک کرتے تھے، یہاں تک کہ اُن کے اَخلاق و کردار سے متاثر ہو کر غیر مسلم کلمہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ:

اَخلاق دیکھ کر غیر مسلم مسلمان ہو گیا

حضرتِ مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ ایک مکان کرائے پر لیا، اُس مکان کے بالکل ساتھ ہی ایک غیر مسلم کا مکان تھا۔ وہ غیر مسلم بُغض وعِناد (دُشمنی) کے سبب پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غلاظت آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں ڈالتا رہتا، آپ اس غلاظت کو صاف کر دیتے اور خاموش رہتے، آخرِکار ایک دن اُس غیر مسلم نے خُود ہی آکر کہا: جناب! میرے پرنالے سے گِرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نہایت نرمی سے فرمایا: پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے، اُسے دھو دیتا ہوں، غیر مسلم بولا: آپ کو اتنی تکلیف کے باوُجُود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (پارہ4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمن کا فرمانِ مَحَبَّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ4، اٰلِ عمرٰن:134)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

حضرتِ مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ پیارا جواب سُن کر اس غیر مسلم نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص32)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ تھے پہلے کے مسلمان...!! ان کے اَخلاق و کردار سے متاثر ہو کر غیر مسلم کلمہ پڑھ لیا کرتے تھے اور آج ہمارا حال کیا ہے؟ ہمیں دیکھ کر کُفّار متاثر تو کیا ہوں گے، اُلٹا اِسلام سے نفرت کرنے لگیں تو کچھ بعید نہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! ہماری ذِمّہ داری ہے کہ خَیْرُ الْاُمَمْ (یعنی بہترین اُمّت) ہونے کا جو اعزاز ہمیں رَبِّ کائنات نے عطا فرمایا ہے، ہم اس اعزاز کی قَدْر کریں، ہم واقعی خَیْرُ الْاُمَمْ (یعنی بہترین

اُمّت) بن کر رہیں، ہم اوروں کی نقّالی نہ کریں، بلکہ قرآن وسُنّت کی تعلیم حاصِل کریں، اس پر عمل کریں، اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کو عملاً اپنائیں۔

نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا

اُمَّتِ مسلمہ کی دوسری اور تیسری ذِمّہ داری کیا ہے؟ رَبِّ کریم فرماتا ہے:

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ 4، اٰلِ عمرٰن:110)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

معلوم ہوا: نیکی کی دَعْوَت دینا، بُرائی سے منع کرنا یہ بھی ہر مسلمان کی ذِمّہ داری میں شامِل ہے لیکن افسوس! آج مسلمانوں کی اَکثریّت ان ذِمّہ داریوں سے مُنہ موڑ چکی ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی اَحْمَد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سارے مُسلمان مُبلِّغ ہیں، سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔[1] ہمارے پیارے آقا و مولا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً یعنی میری طرف سے پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری، 2/462، حدیث:3461)

پیاری اسلامی بہنو! ہم ذرا غور کریں! ہم دِین کی جتنی باتیں جانتی ہیں، کیا وہ باتیں دوسری اسلامی بہنوں تک پہنچاتی ہیں؟ کون نہیں جانتی کہ پانچ نمازیں فرض ہیں؟ کیا ہم دوسری اسلامی بہنوں کو نماز کی دعوت دیتی ہیں؟ کون نہیں جانتی کہ رمضان کے روزے فرض ہیں؟ کیا ہم روزے رکھنے کی دعوت دیتی ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ تِلاوتِ قرآن نیکی کا کام ہے؟ کیا ہم تِلاوتِ قرآن کی دعوت دیتی ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ سُود دی لَین دَین کرنا، گانے سننا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، بے پردگی وغیرہ یہ سب گُناہ ہیں؟ کیا ہم ان سے اسلامی بہنوں کو منع کرتی ہیں؟ افسوس!

---

1 ... تفسیر نعیمی، پ4، اٰل عمران، 4/79، تحت الآیۃ:104

ہماری اکثریت ایسی ہے جو یہ کام نہیں کرتی (یعنی بہت ساری چیزوں کا پتہ ہونے کے باوجود بھی ہم نیکی کی دعوت عام کرنے سے محروم رہتی ہیں)، ہم جتنا دِین جانتی ہیں، اتنا دوسری اسلامی بہنوں تک پہنچاتی نہیں ہیں اور مزید عِلْمِ دین سیکھنے کی جستجو نہیں کرتیں۔

نیکی کی دَعْوَت نہ دینا ہلاکت میں ڈالتا ہے

صحابیِ رسول حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کی حُدُود میں سُستی کرنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی، بعض کے حِصّے میں کشتی کا نیچے والا حِصّہ آیا اور بعض کے حِصّے میں اُوپر والا، پس نیچے والوں کو پانی کے لئے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا تو انہوں نے اسے زَحمت سمجھا اور ایک کلہاڑی لے کر کشتی کے نچلے حِصّے میں سوراخ کرنے لگے، اُوپر والے اُن کے پاس آئے اور کہا: کیا ہو گیا (یعنی کشتی میں سوراخ کیوں کرتے ہو)؟ کہا: تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ اب اگر انہوں نے سوراخ کرنے والے کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچالیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے بھی ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔[1]

مرآۃُ المناجیح میں ہے: اس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے بُرائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ اگر یہ سمجھ کر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ چھوڑ دیا جائے کہ بُرائی کرنے والا خود نقصان اُٹھائے گا، ہمارا کیا نقصان ہے تو یہ سوچ غلط ہے، اس لئے کہ اس کے گُناہ کے اَثرات تمام معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں، جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈُوبتا، بلکہ وہ سب

---

1 ... بخاری، 2/208، حدیث: 2686

لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سوار ہیں، اسی طرح برائی کرنے والے چند افراد کا یہ جُرم تمام مُعاشرے میں ناسُور بَن کر پھیلتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،6/545)

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے زَوال کا سبب...!! جب قَومیں نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا بند کر دیتی ہیں تو اُن کا عروج پستی میں، ان کی ترقی تَنَزُّلی میں اور کامیابیاں ناکامیوں میں بدلنا شروع ہو جاتی ہیں، اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنی طاقت و منصب کے مُطابق نیکی کی دعوت دیتی اور بُرائی سے منع کرتی رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک پر پُختہ ایمان

اُمَّتِ مسلمہ کا چوتھا اَعْلٰی وَصْف رَبِّ کائنات نے یہ ارشاد فرمایا:

وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (پ4، اٰلِ عمرٰن:110) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

یہ وَصْف الحمدُ للہ! ہر مسلمان کو حاصِل ہے، ہم سب اللہ پاک پر ایمان رکھتی ہیں، رَبِّ کائنات کو اپنا خدا مانتی ہیں، صِرْف اُسی کی عِبادت کرتی ہیں، صِرْف اُسی کے حُضُور جھکتی اور سجدہ کرتی ہیں۔ مگر یہاں ایک بات غور طلب ہے! وہ یہ کہ کیا ہم ایمان کے تقاضے پُورے کرتی ہیں؟

ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم خوّاص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: تَوَکُّل کی حِفَاظت کرنا ایمان کی حقیقت ہے۔(کشف المحجوب، ص:422)

یعنی ہر حال میں انسان اللہ پاک ہی پر بھروسا رکھے، کسی وقت یہ بھروسا کمزور نہ پڑنے دے، تَوَکُّل کی ایسی حفاظت کرتے رہنا، ایمان کی حقیقت ہے۔

ذرا ہم غور کریں! کیا ہم تَوَکُّل اپناتی ہیں؟ کیا ہم اپنے رَبِّ کریم پر بھروسا رکھتی ہیں؟

افسوس! مادِیَّت پرستی عام ہے، آج بعض نادان مسلمان بھی دُنیوی لذتوں میں مست ہیں، یقین کمزور ہے، رِزْق کے پیچھے بھاگتے بھاگتے رازِق (یعنی رِزْق دینے والے اللہ کریم) کو بھول جاتے ہیں، اَسْباب ڈھونڈتے ڈھونڈتے مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اسباب بنانے والے اللہ کریم) کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ پاک پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر یقین کمزور ہے، بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو محض ظاہِری اَسباب پر بھروسا کرتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ظاہِری اَسْباب سے زیادہ رَبِّ کائنات کی قُدْرتوں پر بھروسا کریں۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قُدْرتِ کاملہ پر ایمان لانا اور ظاہِری اسباب کے عِلاوہ پوشیدہ اسباب پر ایمان رکھنا تَوَکُّل ہے۔ (احیاء العلوم، 4/791 بتغیر)

اللہ پر بھروسا رکھو! اگر مؤمن ہو...!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ (پ6، المآئدہ:23)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ جنّت میں ایسی قومیں داخِل ہوں گی، جن کے دِل پرندوں کے دِلوں جیسے ہوں گے۔ (مسلم، ص:1166، حدیث:7162)

مشہور مفسر قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چڑیوں کے دِل میں اللہ پاک پر تَوَکُّل اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور ان کے دِل بُغْض و کینہ سے پاک ہوتے ہیں، جس انسان میں یہ صفات پیدا ہو جائیں وہ فرشتہ صفت بن جائے۔ (مرآۃ المناجیح، 7/368)

پیاری اسلامی بہنو! مادِیَّت پرستی؛ یعنی تَوَکُّل کی کمی اور ظاہِری اَسْباب پر زیادہ بھروسا رکھنا، یہ بھی زَوال کا ایک سبب ہے، اس کی وجہ سے دِل میں دُنیا کی محبّت بڑھتی ہے، حِرْص

ولالچ میں اِضافہ ہوتا ہے، دِل میں حَسَد کی آگ جلتی ہے اور انسان بس دُنیا ہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ کتنی قومیں ہیں جو دُنیا پرستی کی وجہ سے تباہ وبرباد ہو گئیں۔ اللہ پاک ہمیں تباہی سے بچائے، اپنے کرم سے ہم گنہگاروں کو زوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا ذِکرِ خَیر

پیاری اسلامی بہنو! صفرُ المظفر کا مبارک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ 17 صفرُ المظفر اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا یوم عرس ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتی ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر دینی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلِ سنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و دینی تربیت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا شبِ جمعہ کو میٹھادر (کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کلمۂ طیّبہ اور اِستغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بِالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی روشن ہو گیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتقال ہوا تھا، اس وقت طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن

صبح کے وَقت چند گلاب کے پھول لا کر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تر و تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیرِ اہلسنت، قسط2، ص41)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقسیمِ رَسائل کی دُھومیں مَچایئے

پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دلاتے رہتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ تقسیمِ رسائل بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر و بیشتر رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہور کتاب "نیکی کی دعوت" میں فرماتے ہیں: جن جن اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک "بیگ" خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے رسائل رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صرف حسبِ موقع وہ بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل دوسروں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسَبَت سے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں۔ یوں کرنے سے آپ بے شمار ثواب کما سکتی ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں رسائل بھی تقسیم فرمایئے۔ درس و اجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ المدینہ کے رسائل تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔ (نیکی کی دعوت، ص462 بتصرف)

رسائل تقسیم کرنے والیوں کے لئے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنی پیاری دعا فرماتے ہیں کہ:

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے ان شآءَ اللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دعوت اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں، اجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربِّ کائنات کی عنایات سے ایمان افروز کَرِشمات بھی ظاہر ہوتے ہیں مَثَلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی وغیرہا۔ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا میں مُتَعَدَّد مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔

یہ سنّتوں بھرے اجتماعات، تِلاوتِ قرآن، نعتِ رسول، سنّتوں بھرے بیان، رِقّت اَنگیز دُعاؤں، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ و سَلام کے مَدَنی پھولوں اور عِلْمِ دِین کے گلدستوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنیں نیت کیجئے کہ آنے والے 12 بارہ ہفتوں تک مکمل پابندی کے ساتھ نہ صرف خود اجتماع میں شرکت کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ رسولِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے **گھر میں آنے جانے کی سنّتیں وآداب** سنتی ہیں: ☆جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: **بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[2] دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الاخلاص شریف پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ** ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[3] یا اس طرح کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ** (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[4] ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم** کیا

1...ابوداؤد، 4/420، حدیث:5095
2...ابوداؤد، 4/420، حدیث:5096
3...ردالمحتار، 9/682
4...بہارِ شریعت، 3/453، حصّہ:16

میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت اجازت نہ دی ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

(جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:119 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہم ایمان والوں کو 2 حکم دیئے ہیں: (1): اے ایمان والو! اللہ پاک سے ڈرو (2): اے ایمان والو! سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ مشہور مُفَسِّر قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس آیتِ کریمہ کی جو تفسیر بیان فرمائی، اس کے مطابق اس آیت میں صَادِقِین (یعنی سچوں) سے 3 قسم کے لوگ مراد ہیں: (1): صحابۂ کرام (2): عاشقانِ رسول عُلَما اور (3): اولیائے کرام۔ اب آیت کا معنی یُوں بنے گا: اے ایمان والو! صحابہ کے ساتھ رہو، اے ایمان والو! عُلَما کے ساتھ رہو، اے ایمان والو! اولیاءُ اللہ کے ساتھ رہو۔

پھر اس مقام پر ایک اور بات سمجھنے کی ہے، وہ یہ کہ ساتھ رہنے سے کیا مراد ہے؟ عموماً کسی کے ساتھ رہنے کے 2 مطلب ہوتے ہیں: (1): جسمانی طَور پر ساتھ رہنا (2): دِلی طَور پر ساتھ

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

رہنا۔ آیتِ کریمہ میں صِرْف جسمانی طَور پر ساتھ رہنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد ہے: دِلی طَور پر صحابۂ کرام، عُلَما اور اولیائے کرام کے ساتھ رہنا۔ مقصد یہ ہے کہ اے ایمان والو! صحابہ سے، عُلَما سے، اولیا سے دِلی محبت رکھو، جو عقیدے ان کے ہیں، وہ عقیدے اپناؤ، ان کے جو نظریات ہیں، وہ نظریات اپناؤ، ان کی تعلیمات پر عمل کرو، ان جیسے اَخلاق اپناؤ، ان جیسا کردار بناؤ، ان کی سیرت سے روشنی حاصِل کرو، ظاہِر میں، باطِن میں ہر اعتبار سے ان سے محبت کرو، یہ پاکیزہ حضرات جس رستے کے مُسافِر ہیں، تم بھی اس رستے کے مُسافِر بنو اور جس انداز سے انہوں نے زندگی گزاری، تم بھی ان سے راہنمائی لو اور اسی انداز سے زِندگی گزارو![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ میں ہم ایمان والوں کو جو حکم دیا گیا، آج ہم اس پر عمل کرتے ہوئے اللہ پاک کے ایک سچے بندے، ایک سچے عاشِقِ رسول، ایک سچے ولیٔ کامِل شیخُ المشائخ (یعنی عالموں اور فاضلوں کے سردار)، حضرت سیِّد علی بن عثمان یعنی داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت پاک اور چند نصیحتیں سننے اور انہیں اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گی، اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی سچی پکی محبت عطا فرمائے اور ان کی تعلیمات کو عملاً اپنے کردار کا حصّہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیاری اسلامی بہنو! 20 صفرُ المظفر کو حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصر تعارف بھی سنتی ہیں:

داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

❁ داتا حُضُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کم و بیش 400 ہجری کو دُنیا میں تشریف لائے ❁ آپ افغانستان کے ایک علاقے غزنی کے رہنے والے ہیں۔ غزنی کا ایک محلہ ہے: ہجویر۔ داتا

1 ... تفصیل کے لئے دیکھئے: تفسیر نعیمی، پ:11، التوبۃ:119، 11/123-128

حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس محلے میں رہتے تھے، اسی نسبت سے ہجویری کہلائے ۞ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی، حسینی سید ہیں ۞ آپ ابتداء ہی سے بڑے نیک پارسا، عِبَادت کرنے والے اور عِلْمِ دِین کا بہت شوق رکھنے والے تھے ۞ داتا حضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے عراق، شام، لبنان، آذربائیجان، خُراسان اور تُرکِستان وغیرہ کئی ممالک کا سَفَر فرمایا، اس وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور صُوفیائے کرام سے عِلْمِ دِیْن حاصل کیا ۞ تقریباً 34 سال کی عمر مبارک میں اپنے پیر صاحب شیخ ابُو الحسن خُتَّلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حکم سے لاہور تشریف لائے ۞ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن و سُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار غیر مسلموں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، انہیں سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ۞ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّصغیر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ۞ پختہ قول کے مطابق آپ نے 465 ہجری کو اس دُنیا سے پردہ فرمایا ۞ آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے ۞ آپ ہی کی نسبت سے لاہور کو مرکزُ الْاَولیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔[1]

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کے لئے ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دِن ہو مِری اُمّید کا گلشن ہَرا داتا پیا

آزمائش پر صبر و شکر کا انعام

داتا حُضُور گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ اَوْلیائے کرام کے مزارات پر حاضِر ہوا کرتے تھے، بِالخصوص جب کوئی مشکل پیش آجاتی تو اس مشکل حل کے لئے باقاعِدہ اہتمام کے ساتھ مزارات پر جایا کرتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں: ایک

1 ...تفصیل کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”فیضانِ داتا علی ہجویری“

بار مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو میں حضرت بایَزِید بِسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر حاضِر ہوا، الحمدللہ! اس کی برکت سے میری مشکل آسان ہوگئی۔

ایک بار کا واقعہ ہے، داتا حُضُور گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک مشکل پیش آئی، اس بار بھی آپ حضرت بَایَزِید بِسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر حاضِر ہوئے مگر اس بار قُدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، چنانچہ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 3 ماہ تک مزارِ پاک پر حاضِر رہے مگر مشکل حل نہ ہوئی، آخِر آپ خُراسان تشریف لے گئے، خُراسان میں ایک گاؤں تھا، وہاں پہنچے اور رات گزارنے کے لئے ایک خانقاہ میں تشریف لے گئے۔

اس خانقاہ میں رہنے والے لوگ بہت بے ادب تھے، انہوں نے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ سخت نازیبا اور توہین آمیز رویّہ اختیار کیا، خود لذیذ کھانے کھائے اور آپ کو سوکھی، پھپھوندی لگی ہوئی روٹی دی، مَعَاذَ اللہ! طعنے دیتے اور جلی کٹی سُناتے رہے، داتا حُضُور گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ باعَمَل اور حُسنِ اَخلاق والے تھے، آپ نے اُن بے ادبوں کے اس رویّے پر صبر کیا اور انہیں کوئی جواب نہ دیا، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَس اسی صبر کے صدقے اللہ پاک نے میری مشکل آسان فرمادی۔ (کشف المحجوب مترجم، ص100)

اللہ پاک داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی صبر و شکر کی دولت نصیب فرمائے۔ کاش! ہم بھی حُسنِ اَخلاق کی پیکر بن جائیں، لوگوں کے بُرے رویّے پر غُصّہ ہونے، انتقام کی آگ میں جلنے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے (یعنی بُرائی کے بدلے بُرائی سے پیش آنے) کی بجائے مُعاف کرنا سیکھ لیں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

محل میں آگ لگ گئی

داتا حُضُور گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب لاہور تشریف لائے تو یہاں آپ نے زیادہ توجہ ایک ہی کام پر فرمائی: **اسلام کی تبلیغ کرنا اور اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک کے رستے پر لگانا**، آپ دِن رات پُوری لگن اور ذوق و شوق کے ساتھ یہ فریضہ انجام دیتے رہے، جہاں موقع ملتا، نیکی کی دعوت کے مدنی پھول لٹاتے، غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیتے اور بے عمل مسلمانوں کو نیک اَعْمال کی ترغیب دِلاتے، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے لوگ دِیْنِ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے لگے، مسجدیں آباد ہونا شروع ہو گئیں اور لوگ آپ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عِلْمِ دین سیکھنے لگے۔

اس وقت لاہور کا حاکم غیر مسلم تھا، جب حاکِمِ لاہور کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو وہ سخت غصّہ ہوا، اس نے فوراً اپنے سپاہیوں کو حکم دیا: جلدی سے اس درویش (یعنی داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے تبلیغی سلسلے کو ختم کرو اور اسے لاہور سے باہَر نکال دو! حاکم کا حکم سُن کر سپاہیوں کا ایک دستہ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قیام گاہ پر آیا، یہ رات کا وقت تھا، داتا حُضُور اپنے خیمے میں تشریف فرما ذِکْر و فِکْر میں مَصْرُوف تھے۔ سپاہیوں نے داتا حُضُور کو حاکِمِ لاہور کا حکم سناتے ہوئے کہا: آپ فوراً یہاں سے چلے جائیں اور آئندہ کبھی یہاں نظر نہ آئیں۔ داتا حُضُور نے نرمی سے فرمایا: میں تو اللہ پاک کے بندوں تک اللہ پاک کا پیغام پہنچاتا ہوں تاکہ اُن کی آخرت سَنْوَر جائے۔ سپاہی گرج کر بولے: ہم یہ سب نہیں جانتے، حاکِمِ لاہور کا حکم ہے، بس آپ کو یہاں سے جانا ہی ہو گا۔ اب داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جذبۂ ایمانی سے سرشار ہو کر فرمایا: **میں یہاں اللہ پاک کے حکم سے آیا ہوں، اللہ پاک ہی میرا مددگار ہے۔** سپاہی آپ کی یہ بات سُن کر غصّہ سے لال پیلے ہو گئے اور بے ادبی کرنے لگے، مَعَاذَ اللہ! انہوں نے آپ کے خیمے کو آگ لگانے کی کوشش کی مگر الحمدُ للہ! پُوری کوشش کے باوُجُود بھی داتا حُضُور رَحمۃُ

اللہِ عَلَیْہِ کے خیمے کو آگ نہ لگا سکے، آخر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ یقیناً یہ کوئی بزرگ ہستی ہیں۔ چنانچہ تھک ہار کر واپس چلے گئے اور حاکمِ لاہور کو سارا واقعہ سُنا دیا۔

حاکمِ لاہور غیر مسلم تھا، سپاہیوں کی بات سُن کر مزید غصّہ ہوا، اس نے سپاہیوں کو خوب ڈانٹا اور حکم دیا: اس درویش کو ہر صُورت یہاں سے نکالو! یہ میرا حکم ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک محل میں شور برپا ہوا: محل میں آگ لگ گئی، محل میں آگ لگ گئی۔ شور سُن کر سپاہی دوڑے، آگ بجھانے کی کوششیں شروع ہوئیں مگر آگ تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔

یہ مُعَامَلہ دیکھ کر حاکمِ لاہور کے دِل میں خیال آیا: میرے محل میں اچانک آگ لگ گئی اور اب بجھنے کو بھی نہیں آ رہی، ہو نہ ہو یہ میری کسی غلطی کی سزا ہے۔ پھر ساتھ ہی خیال آیا: میں نے اُس درویش (یعنی داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کو تکلیف پہنچائی ہے، شاید اسی وجہ سے میرے محل میں آگ لگ گئی ہے۔ بَس یہ خیال آنا تھا کہ یہ جلدی سے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے قدموں میں حاضِر ہوا، نہایت عاجزی کے ساتھ داتا حُضُور سے مُعَافِی مانگی۔ ادھر داتا حُضُور نے فرمایا: جا! مُعَاف کیا۔ اُدھر محل کی آگ بجھ گئی۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر حاکمِ لاہور کا دِل روشن ہو گیا اور اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (سوانح عمری حضرت داتا گنج بخش، ص80)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوال کے جواب میں پُوری کتاب لکھ دی

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ الحمدُ للہ! زبردست عالِمِ دین ہیں اور آپ کے اندر مسلمانوں کی خیر خواہی کا بہت جذبہ تھا، آپ کے ایک رفیق (دوست، ساتھی) ہیں: حضرت ابو سَعید ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ۔ انہوں نے ایک بار داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے کچھ سُوالات پوچھے،

مثلاً صُوفیائے کرام کے عقائد کیا ہیں؟ دِل میں اللہ پاک کی محبت پیدا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کی رُکاوٹیں کیا ہیں؟ وغیرہ۔ اپنے مسلمان بھائی کی دِینی اور علمی مدد کرتے ہوئے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ان سوالوں کے جواب میں پُوری کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب لکھ کر ان کی مشکل آسان فرمائی اور آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے بھی عِلْم و حکمت کا بہترین ذخیرہ جمع فرمادیا۔

کَشْفُ الْمَحْجُوْب کا تعارف

پیاری اسلامی بہنو! ❁ کَشْفُ الْمَحْجُوْب ایسی زبردست کتاب ہے کہ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی پڑھایا کرتے تھے ❁ کَشْف کا معنی ہے: کھولنا اور مَحْجُوْب کا مطلب ہے: پَردے میں رکھی ہوئی چیز۔ گُناہوں کی وجہ سے دِل پر جو میل چڑھتی ہے، صُوفیائے کرام اسے حِجاب کہتے ہیں، یُوں کَشْفُ الْمَحْجُوب کا مطلب بنے گا: دِل کے پردے کھولنے والی کِتاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّیْن اَوْلیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے: جسے پیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ کَشْفُ الْمَحْجُوب پڑھ لے، پیرِ کامِل مِل جائے گا۔ (فیضانِ داتا علی ہجویری، ص58)

داتا حُضُور اور اچھی اچھی نیتیں

پیاری اسلامی بہنو! بزرگوں کی ہر اداہی نرالی ہوتی ہے، ان کے مبارک انداز میں ہمارے لئے عِلْم و حِکمت کے بے شُمار مدنی پھول ہوتے ہیں۔ داتا حُضُور گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جب کَشْفُ الْمَحْجُوْب شریف لکھی تو یہ عَظِیْم کتاب لکھنے میں آپ کا جو انداز تھا، اس مبارک انداز میں بھی ہمارے لئے بہترین سبق ہے، چنانچہ خُود داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بیان کے مطابق آپ نے کَشْفُ الْمَحْجُوْب شریف لکھنے سے پہلے 2 اَہَم کام کئے: (1): پہلے آپ نے استخارہ کیا (2): پھر جب استخارے میں یہ اشارہ مِل گیا کہ کِتاب لکھنا بہتر ہے تو آپ نے اچھی

اچھی نیتیں کیں، پھر کتاب لکھنا شروع فرمائی۔

اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے!

پیاری اسلامی بہنو! اب یہاں ایک اور اعتبار سے غور فرمائیے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے ایک دِینی کتاب لکھنی تھی، اس سے پہلے آپ نے غور فرمایا کہ یہ کتاب لکھنا میری آخرت کے لئے بہتر ہے یا نہیں، لہٰذا آپ نے استخارہ کیا، پھر اچھی اچھی نیتیں کیں، پھر کتاب لکھنا شروع فرمائی۔ اب ہم غور کریں: ہمارا انداز کیا ہوتا ہے؟ ❁ ہمارے دِل میں بَس خیال آنے کی دیر ہوتی ہے، جھٹ سے وہ کام کر دیتی ہیں ❁ ہمارے ہاں بڑی بڑی عِمارتیں کھڑی کر دی جاتی ہیں ❁ کروڑوں کے کاروبار شروع کر دیئے جاتے ہیں ❁ ہماری زِندگی کے 20،20 سال پڑھائی میں گزر جاتے ہیں ❁ لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے ❁ ہم نے زندگی میں جتنے بھی کام کیئے ہیں۔ کبھی ہم نے غور کیا: ہم یہ سب کیوں کر رہی ہیں؟ کیا اس میں ہماری کوئی اچھی نیت ہے؟ کیا اس میں ہماری آخرت کا بھلا ہے؟ ❁ کبھی ہم تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں، کاغذ قلم لے کر بیٹھ جائیں اور اپنی زِندگی میں جو ہم نے بڑے بڑے کام کئے ہیں، ان کی ایک فہرست بنالیں، پھر اُن میں ہر ایک کام کے سامنے صرف یہ لکھتی جائیں کہ یہ کام میں نے کیوں کیا تھا؟ اپنی خواہش سے، دُنیوی فائدے کے لئے کیا تھا یا اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کی نیت تھی؟ یہ چند منٹ کا غور و فِکْر ہمیں ہماری زِندگی کی حقیقت بتادے گا، ہمیں پتا چل جائے گا کہ جس خدا نے ہمیں یہ سب عطا کیا، جس خدا نے ہمیں زندگی دی ہم اس خدا کی بندگی کر بھی رہی ہیں یا بَس نفس کی خواہشات کے پیچھے چلتی جارہی ہیں؟ ہماری زِندگی کا ایک بڑا حِصّہ اگر اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے گزر رہا ہے، ہم نے اللہ پاک کی رضا کی طرف توجہ ہی نہیں کی تو بتائیے! بندگی کہاں ہے؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ (پ10، التوبۃ:62)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: حالانکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ لوگ اسے راضی کریں۔

معلوم ہوا؛ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصِل کرنا ضروری اور اَہَم ہے۔ مگر آہ! ہم اپنے نفس کو اور لوگوں کو راضی کرنے کے چکروں میں رہتی ہیں۔ دیکھئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے بندے ہیں، آپ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار رہتے تھے، ہم بھی تو اللہ پاک کو ماننے والی ہیں، ہم نے بھی تو بندگی کرنی ہے، ہم نے بھی تو اپنے پیارے اللہ پاک کو راضی کرنا ہے۔ آیئے! نیت کرتی ہیں کہ آج سے ہر نیک اور جائِز کام سے پہلے چند سیکنڈ رُک کر اچھی نیتیں ضرور کیا کریں گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں نیک بننے کا جو نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے: 63 نیک اَعْمال۔ اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل ہی یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائِز کاموں سے پہلے کم از کم ایک اچھی نیت کی؟**

یقین کیجئے! اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عَمَل کو پُوری طرح اپنی زِندگی میں نافِذ کر لیں تو ہماری زِندگی کا قبلہ دُرُست ہو جائے۔ اس ایک نیک عمل کو اپنا لینے سے ہمارے 24 گھنٹے نیکیوں میں گزر سکتے ہیں؛ مثلاً ❁ ہم رات کو سونے سے پہلے نیت کر لیں: عِبَادت پر قوّت حاصِل کرنے کے لئے سوتی ہوں، نمازِ فجر ادا کروں گا۔ یہ نیت کر کے سو جائیں، ہمارا سونا عبادت میں شُمار ہو گا ❁ صبح اُٹھیں، نمازِ فجر ادا کریں، ناشتہ کرنے سے پہلے نیت کر لیں: عِبَادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے ناشتہ کرتی ہوں۔ یُوں ہر نیک اور جائِز کام سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کرتی جائیں، ہمارا ہر جائِز کام نیکیوں میں شُمار ہوتا چلا جائے گا اور ہم

زِندگی کا اکثر حِصّہ نیکیوں میں گزارنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ الکریم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل کی پاکیزگی نہایت ضروری ہے

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہت پیاری کتاب **کَشْفُ الْمَحْجُوب** سے عِلْم و حکمت کے چند مدنی پھول چننے کی سَعادت حاصِل کرتی ہیں مگر اس سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنیئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا سُن لو! اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً بے شک جسم میں خون کا ایک لوتھڑا ہے، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ جب یہ (خون کا لوتھڑا) ٹھیک ہو جائے تو پُورا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اور جب یہ خراب ہو تو پُورا جسم خراب ہو جاتا ہے اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ سُن لو! خون کا یہ لوتھڑا دِل ہے۔(بخاری، 1/33، حدیث:52)

معلوم ہوا اَصْل مَقْصُود دِل کی پاکیزگی اور صَفائی ہے کہ اگر دِل صاف ہو گیا تو اس کی برکت سے ظاہِر بھی صاف ہو جائے گا۔

دِل کی صَفائی کا طریقۂ کار

دِل کی پاکیزگی کے لئے، باطنی بیماریوں سے شِفا پانے کے لئے، دِل سے گُناہوں کے میل اُتارنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صِرْف ایک شعر میں دِل کی پاکیزگی کا طریقہ بتایا ہے، فرماتے ہیں: (کشف المحجوب، ص:54)

اِنَّ الصَّفَا صِفَۃُ الصِّدِّیْق اِنْ اَرَدْتَّ صُوْفِیًا عَلَی التَّحْقِیْق

وضاحت: صاف دِل ہونا اِسْلام کے پہلے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت صِدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی صِفَت ہے، اگر سچّے صُوفی بننا چاہتے ہو تو اُن کی سیرت سے راہنمائی حاصِل کرو۔

اُمَّت میں سب سے پاکیزہ دِل کون؟

اپنے اس فرمان کی وَضاحت کرتے ہوئے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: باطِن یعنی دِل کی صَفائی کے لئے 2 باتیں ضروری ہیں؛ ان میں ایک اَصْل ہے اور دوسری اس کی شاخ ہے، اَصْل یہ ہے کہ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت پُوری طرح نِکال دی جائے اور شاخ یہ ہے کہ دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لیا جائے اور اُمَّت میں یہ دونوں باتیں سب سے زیادہ، پُوری اور کامِل جس ہستی میں پائی جاتی ہیں؛ وہ اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ (کشف المحجوب، ص54)

پیاری اسلامی بہنو! ویسے دِل کی صَفائی کا پُورا نصاب ہے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے احیاء العلوم میں اسے تفصیل سے بیان فرمایا ہے، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی کَشْفُ الْمَحْجُوْب میں دِل سے گُناہوں کے پردے دُور کرنے کے طریقے ہی بتائے ہیں مگر ان تمام تفصیلات کا خُلاصہ یہی 2 چیزیں ہیں: (1): **ایک اَصْل**؛ یعنی دِل سے غَیْرُ اللہ (یعنی ہر وہ چیز جو اللہ پاک سے دُور کرے، اس) کی محبت نِکال دینا۔ جو اللہ پاک سے دُور نہ کرے بلکہ اللہ پاک کے قُرْب کا ذریعہ ہو مثلاً ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اولیائے کرام وغیرہ ایسی جگہ انہیں غَیْرُ اللہ نہیں کہا جاتا۔ خیر! دِل کی صَفائی کے لئے پہلی ضروری چیز ہے: غَیْرُ اللہ کی محبت دِل سے نکالنا اور (2): دوسری چیز ہے: دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لینا۔ یہ پہلی چیز ہی کی ایک شاخ ہے۔

یہ دونوں چیزیں اَصْل بنیاد ہیں۔ اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿۸﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو۔ (پ29، المزمل:8)

ایک بار ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا: یارسولَ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسی نصیحت فرمایئے! جس پر عَمَل کرنے سے میں اللہ پاک کا محبوب بندہ بن جاؤں؟ فرمایا: اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللّٰهُ دُنیا سے بے رغبتی اختیار کر! اللہ پاک تجھ سے محبت فرمائے گا۔ (ابنِ ماجہ، 4/423، حدیث:4102)

مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَات ہے، سب کچھ اس کے لئے پیدا کیا گیا، اللہ پاک فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (پ1، البقرۃ:29)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا۔

معلوم ہوا دُنیا کی ہر چیز انسان کے نفع کے لئے پیدا کی گئی۔ اب سُوال یہ ہے کہ انسان بھی کسی کے لئے بنا ہے؟ اس کا جواب اس آیت میں ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (پ27، الذاریات:56)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

گویا فرمایا گیا: اے انسان سب کچھ تیرے لئے اور تُم ہمارے لئے، مخلوق تمہارے لئے اور تُم خالق کے لئے۔ (مواعظِ نعیمیہ، ص58)

معلوم ہوا؛ ہم دُنیا کے لئے نہیں بنے بلکہ دُنیا ہمارے لئے ہے اور ہم کس کے لئے ہیں؟ اللہ پاک کے لئے، اللہ پاک کی عِبادت کے لئے، دِل میں اللہ پاک کی، اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بسانے کے لئے۔ اگر ہم دِل سے دُنیا کو نِکال دیں، غَیرُ اللہ کی محبت دِل سے فنا کر دیں تو کیا ہو گا؟ دِل صاف ہو جائے گا، دِل میں پاکیزگی آئے گی، دِل نُورِ ایمان سے جگمگانے لگے گا، ایمان کی حلاوت اور مٹھاس نصیب ہو جائے گی۔

نظر خالِق کی طرف رکھنے والا مالِک بن جاتا ہے

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَلْقِ هَلَكَ وَ مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ

جس نے مخلوق کی طرف نگاہ کی وہ ہلاک ہو گیا اور جس نے خالق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔ (کشف المحجوب، ص56)

صحابیٔ رَسُول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مشہور صحابیٔ رسول ہیں۔ ایک روز آپ کہیں جارہے تھے، آپ کا ایک مہمان بھی آپ کے ساتھ تھا، راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا، وہاں ہرن اور پرندے تھے۔ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جایئے! صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آواز سُنی تو ایک ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضِر خدمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدْمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔ (جامع کراماتِ اولیا، 1/116)

یہ ہے: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ جن نے خالِق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔ معلوم ہوا دُنیا کی ہر چیز انسان کے لئے بنی ہے، لہٰذا جب انسان اپنے رَبّ کا ہو جاتا ہے تو دُنیا کی ہر چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت نکالنے، دُنیا سے پیچھا چھڑانے اور صِرْف اللہ پاک اور اس کے محبوب بندوں سے محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

محبت میں اپنی گما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پلا جام ایسا پلا یاالٰہی

غَیرُ اللہ کی محبت دِل سے نکالنے کا طریقہ

پیاری اسلامی بہنو! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے جو فرمایا: مَنْ نَظَرَ اِلَی الْخَالِقِ مَلَكَ جس نے خالق کی طرف نِگاہ رکھی، وہ مالِک ہو گیا۔

اس فرمانِ عالی شان میں ایک بات ذرا تَوَجُّہ سے سمجھنے کی ہے۔ عُمُوماً ہمارے ہاں جب ترکِ دُنیا (یعنی دنیا کی محبت کو چھوڑنے) کی بات کی جاتی ہے تو ہمارے دِل میں کچھ خدشے پیدا ہوتے ہیں، مثلاً ہم دِل ہی دِل میں سوچتی ہیں کہ ترکِ دُنیا تو بڑے بڑے اولیا کا کام تھا، ہم جیسی یہ نہیں کر سکتی، ہمارے بچے بھی ہیں، کام کاج بھی ہے، والدین بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی باتیں سوچ کر ہم خود کو تسلی دے لیتی ہیں۔ حالانکہ ترکِ دُنیا کی تعلیم قرآنِ کریم نے دی ہے اور ہم داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا فرمان سُن چکی کہ دِل سے دُنیا کی محبت نکالے بغیر باطِن کی صَفائی ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا ہمیں دِل سے دُنیا کی محبت نکالنی ہی ہو گی۔

ہاں! یہ جو خدشات ہمارے ذہن میں اُٹھتے ہیں، دِل میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں، ان کا حل تلاش کرنا چاہئے۔ اَصْل میں یہ خدشے دُرُست اسلامی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دِل سے غَیرُ اللہ کی محبت نکالنے کا، دِل کو دُنیا کی محبت سے خالی کر لینے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کام کاج چھوڑ دیں، اپنی اولاد کو بے یار و مددگار چھوڑ کر ایک کونے میں لگ کر بیٹھ جائیں۔ دِل سے دُنیا کی، غَیرُ اللہ کی محبت نکال دینے کا دُرُست مطلب ہوتا ہے: **دُنیا میں رہنا مگر دُنیا کو دِل میں نہ آنے دینا۔** دیکھئے: داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: مَنْ نَظَرَ جس نے نِگاہ کی، جس نے نَظر کی۔ یہ اَصْل نکتے کی بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی تَوَجُّہ کا مرکز اللہ پاک کی رِضا کو بنانا ہے۔ ہم اگر قرآنِ کریم کو پڑھیں، سمجھیں تو قرآنِ کریم میں جہاں دُنیا سے بے رغبتی کی ترغیب ہے یا دُنیا سے محبت کی مَذَمَّت کا بیان ہے، ایسے کئی مقامات پر اللہ

پاک نے لفظ اِیْثَار ذِکر فرمایا ہے۔ مثلاً پارہ:30، سورۂ نازعات، آیت:38 میں سرکشی کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔

اس آیت میں لفظ اٰثَرَ آیا ہے، یہ اِیثار سے بنا ہے اور ایثار کا معنی ہوتا ہے: ترجیح دینا۔ یعنی جو دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، وہ جہنّم کے حقدار ہیں۔ اب یہ ترجیح کیا ہوتی ہے؟ یہ سمجھنے کے لئے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے! (1): حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں جو آخرت کے لئے دُنیا کو چھوڑ دے، نہ ہی وہ بہتر ہے جو دُنیا کے لئے آخرت کو چھوڑ دے بلکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو دونوں (یعنی دُنیا کو بھی، آخرت کو بھی) اختیار کرے۔ (ابنِ عساکر، 12/293)

(2): ارشاد فرمایا: دُنیا کے لئے اتنا کماؤ جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنا کماؤ جتنا آخرت میں رہنا ہے۔ (تفسیر روح البیان، 8/29 پ:23، تحت الآیۃ:29)

ان دونوں اَحادیث سے ہمیں ایک اُصول مل گیا، وہ یہ کہ دُنیا کو چھوڑنا نہیں ہے بلکہ دُنیا کے لئے اُتنا کمانا ہے جتنا دُنیا میں رہنا ہے اور ہم نے دُنیا میں رہنا کتنا ہے؟ ہم جانتی ہی نہیں ہیں، شاید اگلی سانس بھی نصیب نہ ہو۔ اور آخرت میں کتنا رہنا ہے؟ ہمیشہ رہنا ہے، آخرت میں موت نہیں ہے، وہاں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ بَس جتنا دُنیا میں رہنا ہے، اتنا دُنیا کے لئے، جتنا آخرت میں رہنا ہے، اتنا آخرت کے لئے۔ یہی ترجیح ہے۔

اب اسی ترجیح کو ایک اور انداز سے سمجھئے! بہت ساری احادیث میں محبت کے تعلق سے ایک اُصول بیان ہوا ہے: اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ محبت اللہ کی رضا کے لئے، نفرت اللہ کی رضا کے لئے۔ یعنی ہم جس سے بھی محبت کریں، صِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے کریں،

جس سے بھی نفرت کریں صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے کریں۔

یہ بھی ایک اُصُول ہے، یہ اُصُول ہمیں بتاتا ہے کہ دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت نکالنے کے لئے ہم نے چھوڑنا کچھ نہیں ہے، صِرْف اپنا رُخ بدلنا ہے۔ وہ کیسے؟ اس طرح کہ سب سے پہلے ہم اپنی زِندگی کے متعلق غور کریں۔ ہماری زِندگی میں جتنے گُناہوں بھرے کام ہیں، اُن کو یک دَم چھوڑ دیں اور فوراً توبہ کرلیں۔ اب ہماری زِندگی میں دو طرح کے کام باقی بچیں گے: (1): نیک اَعْمال (2): مُبَاح یعنی وہ کام جو نہ گُناہ ہیں، نہ ثواب، البتہ شرعاً جائز ہیں۔ ان دونوں طرح کے کاموں میں اَلْحُبُّ فِی اللہِ کا قانون نافذ کر دیجئے! مثلاً ہم کوئی بھی کام کرتی ہیں، اس بارے میں غور کیجئے کہ میرا یہ کام گُناہ پر مبنی تو نہیں، اگر گُناہ پر مبنی ہے، تب تو اس سے فوراً توبہ کر لیجئے، اگر گُناہ پر مبنی نہیں ہے تو اس کے لئے صِرْف نیت دُرست کرلیں۔ اسی طرح اَوْلاد ہے، ان سے محبت کیجئے مگر اس لئے نہیں کہ وہ آپ کی اَوْلاد ہے بلکہ اس لئے کہ شریعت نے اُن سے محبت کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اپنے تمام مُعَاملات میں "اَلْحُبُّ فِی اللہِ (محبت اللہ کے لئے)" کا قانون نافِذ کرتی جائیں، الغرض ہم اپنی زِندگی کا صِرْف ایک مقصد بنالیں: مجھے اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنی ہے اور بَس۔ پھر اس کے بعد اپنے ہر کام میں "اللہ پاک کی رضا ملنے" کے پہلو تلاش کرتی جائیں، دِل سے رِضَائے اِلٰہی کے حُصُول کی کوشش کرتی جائیں، جو بھی کام کریں، نفس کی خواہش سے نہ کریں، دُنیوی لالچ کے لئے نہ کریں، کسی بھی دُنیوی غرض کے لئے نہ کریں بلکہ ہمارا ہر کام صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہو، یہی ترجیح ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی خیال میں رکھنے کی ہے، وہ یہ کہ جب ہم اپنا رُخ بدلیں گی، ذِہن تبدیل کریں گی، ہر کام میں رِضائے اِلٰہی کی نیت کریں گی تو اس کے تقاضوں پر بھی عمل کرنا پڑے گا، مثلاً کام کاج مَصْرُوفیت ہے، اُدھر اذان ہو گئی، اب ہمارا اِمتحان ہے، اب پتا چلے

گا کہ ہم دُنیوی دولت کے لالچ میں نماز چھوڑتی ہیں یا اللہ پاک کی محبت میں دُنیوی کام کاج کو چھوڑتی ہیں، اگر تو ہم صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے کام کاج میں مصروف ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم سب کچھ چھوڑ کر نماز کی تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ یہ ترجیح ہے۔ یہی ترجیح ہم نے اپنے تمام معاملات میں نافِذ کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے آہستہ آہستہ ہمارے دِل سے غَیْرُ اللہ کی محبت ختم ہو جائے گی۔

اس تمام گفتگو کا خُلاصہ نکالیں تو بات پھر نیّت کی طرف لوٹ آئے گی یعنی اَوَّل ہم نے تمام گُناہوں سے توبہ کرنی ہے، پھر ہر وہ کام جو شرعاً جائِز ہے، اس کام میں اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کی نیّت کر لینی ہے، بَس یہ ایک کام اگر ہم پابندی سے کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نَفْس کی خواہشات دَم توڑ جائیں گی، دِل سے دُنیا کی محبت آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے ہمارا دِل پاک ہو جائے گا، جب دِل پاک ہو گا تو ظاہِر بھی سَنْور ہی جائے گا۔ اگر ہم 63 نیک اعمال کا رسالہ روزانہ فِل کرنا شروع کر دیں تو روزانہ اپنا مُحاسبہ کر سکتی ہیں اس سے ہمیں اندازہ ہو گا کہ ہم نیکیوں میں کتنا آگے بڑھنے لگی ہیں، اس دور میں اگر ہم نیک اعمال کے رسالے میں موجود نیک کاموں پر عمل کرنے والی بن جائیں تو یقیناً ہم ایسی بن سکیں گی جیسا بننے کا ہم نے آج کے بیان میں سنا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اخلاص اور استقامت نصیب فرمائے اٰمین۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک سے متعلّق مفید نکات

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق چند مفید نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے متعلّق چالیس (40) حدیثیں یاد کر کے میری اُمّت تک پہنچادے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[1] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تَر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[2] ☆حدیث: حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فعل، حال اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ ☆اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری اُمّت میں اس کا عالِم نہ پایا جائے تو ساری اُمت گنہگار ہو گی۔ ☆قُرآنِ مجید کی طرح حدیثِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکامِ شریعت کا بنیادی ماخَذ ہے۔ ☆حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکامِ الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیاتِ قرآنی کا مَنشا و مُراد سمجھنا ممکن نہیں۔ ☆بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اِجمال (یعنی جس کی تفصیل کی جاسکے) کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔ ☆قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔ ☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کما حَقُّہٗ (یعنی جیسا اس کا حق ہے) سمجھ سکتا ہے نہ دینِ اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔ ☆اسلام میں کلامُ اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رَسُولُ اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔ ☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔ ☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطِل محض ہے۔ ☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیثِ مبارکہ ہے اُس وقت تک بیان نہ کریں۔ ☆نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اسے چاہئے کہ وہ

1... مشکاۃ المصابیح، 1/68، حدیث:258 2... ترمذی، 4/298، حدیث:2665

اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . حوالہ جات کے لئے دیکھئے اسلامی بیانات جلد 16 ص 152

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: روزِ قیامت اللہ پاک مُحَدِّثِین (یعنی عِلْمِ حدیث کے ماہِرِین) اور عُلَمائے کرام کو اُٹھائے گا، اِن کی سیاہی (جس سے یہ دُنیا میں عِلْمِ دین لکھتے رہے ہوں گے، اس) سے خُوشبو مہک رہی ہو گی، ان عُلَما و مُحَدِّثِین کو بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِر کیا جائے گا، رَبِّ کائنات فرمائے گا: تم لمبے عرصے تک میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھتے رہے ہو! **اے فِرِشتو! اِنہیں جنّت میں لے جاؤ...!!** (سعادۃ الدارین، ص103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنہیں بچپن ہی سے باکمال دیکھا ہے

سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایک پڑوسی تھے، جن کا نام تھا: محمد شاہ خان۔ یہ زَمیندار تھے اور عمر میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بڑے تھے۔ آدمی زَمیندار ہو، پیسے والا ہو، پھر عُمر بھی کافی ہو چکی ہو تو بعض لوگوں کی طبیعت میں بڑاپَن، رکھ رکھاؤ اور کچھ فخر وغیرہ آجاتا ہے اور مُعَاشَرتی مُعاملہ ہے کہ لوگ اپنے پڑوسیوں کے سامنے کچھ زیادہ ہی اپنی شان و شوکت دکھانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سامنے اس زمیندار، بڑی عُمر کے پڑوسی حاجی محمد شاہ کا نرالا انداز تھا۔ سیّد قناعت علی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں نے دیکھا کہ حاجی محمد شاہ زمیندار عُمر میں بڑے ہونے کے باوُجود اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے آستانے پر جھاڑو لگا رہے ہیں۔ سیّد

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

قناعت علی صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ گوارا نہ ہوا، جلدی سے آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ سے جھاڑو لینے کی کوشش کی مگر حاجی صاحِب نے جھاڑو نہ دی اور فرمایا: صاحِبزادے! یہ میرا فخر ہے کہ میں اپنے پیر صاحِب کے آستانے پر جھاڑو لگا رہا ہوں۔

سیّد قناعت علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حیرت ہوئی، انہیں ابھی معلوم نہیں تھا کہ حاجی محمد شاہ صاحِب بھی اعلیٰ حضرت کے مُرید ہیں۔ ان کی حیرانی دیکھ کر حاجی صاحِب نے فرمایا: مَیں عُمر میں اعلیٰ حضرت سے بڑا ہوں، مَیں نے ان کا بچپن بھی دیکھا ہے، جوانی بھی دیکھی ہے اور اب بڑھاپا بھی دیکھ رہا ہوں، مَیں نے اِنہیں ہر عُمر میں یکتائے زَمانہ پایا، تب جا کر ہاتھ میں ہاتھ دیا، بڑھاپے میں تو ہر کوئی بُزرگ ہو جاتا ہے مگر اعلیٰ حضرت کو بچپن ہی سے ضربُ المثل (بہت زیادہ مشہور) اور یکتائے روز گار (یعنی بے مثال شخصیت) دیکھا ہے۔ (جہانِ امام احمد رضا، 7/208 بحوالہ حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/108 بتغیر)

ہر فَن میں بے مِثال ہیں احمد رضا مرے
بچپن سے باکمال ہیں احمد رضا مرے

کسی عاشقِ اعلیٰ حضرت نے کیا خُوب کہا ہے:

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے
ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے
کوئی ایسا پابندِ سُنّت بھی دیکھا؟
بتاؤ! تو جیسا ہمارا رضا ہے
عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں
ہُوا جس کا شُہرہ ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا، خُدا سے مِلاتا
ہمارا رضا ہے، ہمارا رضا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پچیسویں شریف کی دُھوم دَھام

پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بابرکت ذات اسلام کی دُنیا کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ جب غیر مسلم اسلام کے خِلاف سازشیں کر رہے تھے، بدمذہبی بڑھتی ہی جا رہی تھی، بدعتیں عام ہو رہی تھیں، مَعَاذَ اللہ! قرآنی آیات کے مفہوم بدلنے کی ناپاک کوششیں کی جا رہی تھیں، اسلامی تعلیمات کو بدلنے کی سازش ہو رہی تھی، ان فتنوں

کے وقت میں اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صُورت میں دینِ اسلام کو ایک عظیم نعمت سے نوازا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّدِ دبَن کر تشریف لائے اور الحمدللہ! آپ نے فتنوں کا سَر کاٹ کر رکھ دیا، غیر مسلموں کی سازشوں کو ناکام بنایا، بدمذہبی کا زور توڑا، بدعقیدگی کا خاتمہ کیا، اَصل اسلامی عقائد کی دُرُست وضاحت فرمائی، اسلامی عقائد پر، اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر، قرآن کی عِزّت و حُرمت پر، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و ناموس پر پہرا دیا، بدعتوں کو مٹایا، سنتوں کو عام کیا، معاشرے کی اِصلاح فرمائی، لوگوں کو عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے اور الحمدللہ! فتنوں کو مٹا کر دِیْن کا پرچم بلند فرمادیا۔

اَلحَمْدُ لله! 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو عاشِقانِ رسول دُھوم دَھام سے اپنے امام، امامِ اہلسنّت سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرسِ پاک اور خُوشیاں مناتے ہیں۔ آپ بھی اپنے گھر میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر و نیاز کا اہتمام کیجئے، اسی طرح ہر ماہ میں کئی بزرگانِ دین کے عرس کے ایام آتے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہوا تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک اپنے ولیٔ کامِل سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہم سب پر رحمت کی نظر فرمائے، ہمیں عشقِ رسول کی دولت ملے، فتنوں بھرے اس دَور میں ایمان پر اِستقامت اور آخرت میں بلاحساب جنّت میں داخِلہ نصیب ہو۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت کے واقعات

سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک بہت پیارا وَصف

یہ ہے کہ آپ اپنے دَور کے قُطبُ الاِرْشاد تھے۔ قُطب: وِلایت کا ایک درجہ ہے، وہ ولیٔ کامِل جو طریقت کے تمام مقامات کا جامِع (یعنی مجموعہ) ہو، اسے قُطب کہا جاتا ہے، قُطب اپنے زمانے کے تمام اَوْلیا میں انفرادی شان والا ہوتا ہے، اسے غَوْث بھی کہتے ہیں۔ اِرْشاد کا معنٰی ہے: نیکی کی دَعوت دینا ❁ بُرائی سے منع کرنا ❁ لوگوں کے عقائد کی اِصلاح کرنا ❁ اَعْمال کی اِصلاح کرنا ❁ مُعاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھارنا، یہ سب کچھ اِرْشاد کے ضِمن میں آتا ہے۔ اب قُطبُ الاِرْشاد کا معنٰی بنے گا: اپنے زمانے کے سب سے بڑے مُصلِحِ مِلَّت (یعنی اُمَّت کی اِصلاح کرنے والے)، اپنے زمانے کے اَوْلیا کے سردار۔ (فتوحات، 3/297)

ایک سرحدی پٹھان کی آپ بیتی

علّامہ اَرْشَدُ القادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ بریلی شریف کے اَسٹیشن پر ایک سرحدی پٹھان کہیں سے اُترا، اس نے اسٹیشن کے قریب ہی **نُوری مسجد** میں فجر کی نماز ادا کی، نماز کے بعد اس نے جاتے ہوئے نمازیوں میں سے کسی کو روک کر پوچھا: یہاں مولانا احمد رضا خان صاحب نامی کوئی بزرگ رہتے ہیں؟ ان کا پتہ ہو تو بتا دیجئے! نمازی بولا: جی ہاں! یہاں سے دو تین مِیل کے فاصلے پر سوداگران نام کا ایک محلّہ ہے، مولانا احمد رضا خان صاحب وہیں رہتے ہیں۔

سرحدی پٹھان ایڈریس پوچھ کر اُٹھنا ہی چاہتا تھا کہ ایک نمازی نے اسے روک کر پوچھا: آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ پٹھان بولا: مَیں سرحد کے قبائلی علاقے سے ہوں۔ نمازی نے پھر پوچھا: مولانا احمد رضا خان صاحِب سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟ اس سوال پر سرحدی پٹھان کے جذبات مچل گئے، کیفیت تبدیل ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے، اُس نے بھیگی پلکوں کے ساتھ کہا: یہ سوال نہ ہی پوچھئے تو بہتر ہے۔ سُوال پوچھنے والے اور قریب کھڑے دوسرے لوگوں کو بہت حیرت ہوئی کہ یہ ایسی کون سی راز کی بات ہے، جو یہ بتانا نہیں چاہتے۔ اب لوگوں کا شوق بڑھا، ان کے

بار بار پوچھنے پر آخر اس سرحدی پٹھان نے راز سے پَردہ ہٹا ہی دیا، بولا: پچھلے جُمعہ کی بات ہے، مَیں رات کو سویا، ابھی کچی پکی نیند میں تھا کہ مَیں نے ایک خواب دیکھا، میں اس خواب کی لذّت کبھی نہیں بھولوں گا۔ واہ! میری خوش نصیبی! کیا دیکھتا ہوں؛ اولیائے کرام اور آئمّہ کرام کی نورانی محفل سجی ہے، جس میں **احمد رضا** نامی ایک بزرگ بھی موجود ہیں، ان بلند رُتبہ اولیائے کرام کی موجودگی میں **احمد رضا صاحِب** کے سر پر امامت کی دستار باندھی گئی اور انہیں قُطبُ الِارْشاد کے مَنْصَب پر سرفراز کر دیا گیا۔ میری نگاہوں میں اب تک وہ منظر محفوظ ہے، بَس اُسی دِن سے میں **احمد رضا** کی تلاش میں ہوں۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص324 بتغیر)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمارے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پُرنُور تُربَت پر کروڑوں رحمتوں کا نُزُول فرمائے۔ یہ تو ایک شخص کی گواہی ہے، اَلحَمْدُ لِلّٰہ! اُس دور کے بڑے بڑے اولیائے کرام یہ جانتے بھی تھے اور دُوسروں کو بتایا بھی کرتے تھے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس دَور کے قُطبُ الِارْشاد ہیں۔

اعلیٰ حضرت بچپن ہی سے مُبلِّغ تھے

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پاکیزہ سیرت کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ آپ کے اندر نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور اِصلاحِ اُمّت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے بچپن شریف کا واقعہ مشہور ہے۔ ایک مرتبہ اُستاد صاحِب مَدرَسے میں بچوں کو سبق پڑھا رہے تھے، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اُنہی بچوں میں موجود سبق پڑھ رہے تھے، اِتنے میں ایک بچہ کلاس میں داخِل ہوا، اُس نے اُستاد صاحِب کو سلام کیا، اُستاد صاحِب کی زَبان سے نکلا: **جیتے رہو** یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکے، اُستاد صاحب کی خدمت میں عَرض کیا: اُستادِ مُحترم! سلام کے جواب میں تو **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** کہنا چاہئے۔

اُستاد صاحِب بھی نیک آدمی تھے، اُنہوں نے ننّھے مُبلِّغ یعنی سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زَبان سے اِصْلاحی جُملہ سُنا تو ناراض نہیں ہوئے بلکہ خُوش ہو کر اپنے ہونہار شاگرد کو ڈھیروں دُعاؤں سے نوازا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/107 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُنافقت کی ایک علامت

پیاری اسلامی بہنو! اِس میں ایک تو ہمارے لئے یہ دَرْس ہے کہ ہمیں بھی چاہئے جب کوئی اچھی بات کہے، ہمیں سمجھائے، غَلَطی بتائے یا نیکی کی دَعوت دے تو خَندہ پیشانی سے اُس کی بات مان کر اپنی اِصْلاح کر لیا کریں، ہمارے ہاں عموماً لوگ بِگڑ جاتے ہیں، اپنی عُمر، مَنْصَب، عُہدے یا سَٹیٹس وغیرہ کی آڑ میں چھپتے اور اپنی اِصْلاح سے محروم رہ جاتے ہیں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زَمانے میں ایک مُنَافِق تھا، اللہ پاک نے اس کی بُری صِفَات کے بیان میں فرمایا:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۲۰۶ (پ2، البقرۃ:206)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنم کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا ٹھکانا ہے۔

تفسیر صِراطُ الجِنان میں اِس آیت کے تحت ہے: مُنافِق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا ہے، دُوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا ہے، نصیحت کئے جانے کو اپنی عزّت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس!! ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی بھرمار ہے، گھروں میں دیکھ لیں تو لڑکی والے لڑکے یا اس کے گھر والوں کو نہیں سمجھا سکتے، چھوٹے خاندان والے بڑے خاندان والوں کو نہیں سمجھا سکتے، عام آدمی کسی چودھری کو نہیں سمجھا سکتا،

عوام کسی دُنیوی مَنْصَب والے کو نہیں سمجھا سکتے، جسے سمجھایا وہی گلے پڑ جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال کی اصلاح فرمائے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:206، 1/323)

بدترین شخص کون...؟

تفسیرِ نعیمی میں ہے: بدترین شخص وہ ہے جو نصیحت کی بات یا رَبِّ کریم کا نام سن کر الٹا ضِد میں آجائے۔[1] دیکھو ربّ کریم کے نام پر اُلٹی ضِد کرنے والے کے متعلق فرمایا گیا:

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ (پ2، البقرۃ:206) ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو ایسے کو جہنّم کافی ہے

صحابیِ رسول حضرت عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے ہاں بڑے گُناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کو جب کہا جائے کہ اللہ پاک سے ڈر! تو وہ آگے سے کہے: تُو اپنی فِکْر کر...!! کیا تجھ جیسا آدمی مجھے حکم دے گا؟[2] اللہ پاک ہمیں اِصلاح قبُول کرنے والی بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دَعْوت دینے کی عادت بنائیے!

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن شریف کی حِکایت سے دوسرا مَدَنی پھول یہ مِلا کہ مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتی ہے، ویسے بھی نیکی کی دَعوت دینا، بُرائی سے مَنع کرنا ہر مُسلمان کی بُنیادی ذِمّہ داریوں میں سے اَہم ذِمّہ داری ہے۔ قُرآنِ کریم میں پارہ:10، سُورۂ توبہ میں ایک مَقام پر اللہ پاک نے مُنافِقوں اور ایمان والوں کے جُدا جُدا اَوْصاف بیان فرمائے ہیں، مُنافقوں کے مُتَعَلِّق فرمایا:

1... تفسیر نعیمی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:206، 2/335

2... تفسیر درمنثور، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:206، 1/575

يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ (پ10، التوبۃ:67)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں

یعنی یہ مُنافِقوں کا کام ہے کہ وہ بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں۔ جبکہ عاشِقانِ رسول مُسلمانوں کا وَصْف بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ10، التوبۃ:71)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

یعنی مُسلمان مرد اور مُسلمان عورتیں آپس میں بھائی بہنیں ہیں، مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت رکھتے ہیں اور مُسلمانوں کا یہ اعلیٰ وَصْف ہے کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو نیکی کی دَعوت دیتے اور بُرائی سے منع کرتے ہیں۔

اَفسوس...!! اب ہمارے حالات بہت بُرے ہو چکے ہیں، گُناہ کرنے اور گُناہوں کی ترغیب دِلانے میں بالکل شرم محسوس نہیں کی جاتی، بے حیائی کے کاموں کو فیشن اور جِدَّت کا نام دے کر اسے اپنانے کے لئے بے دھڑک ایک دوسرے کو آمادہ کیا جاتا ہے، یہاں تک والِدین اپنی اولاد کو دِین سے دُور، ماڈرن (*Modern*) اور آزاد خیال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، حوصلہ افزائی بھی کر دیتے ہیں مگر اَفسوس! نیکی کی دَعوت دینے میں شرم محسوس کی جاتی ہے۔

اَفسوس! اب لوگوں نے حقیقی مُسلمانوں والے کام تو چھوڑ دیئے! اچھے اور نیکی کے کام کرتے ہیں تو شرم آتی ہے اور مُنافقوں والا کام کرنے میں بالکل شرم، جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔[1] ایک روز نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ10، التوبہ، تحت الآیۃ:67، 4/171-172 ملخصاً

فرمایا: اُس وَقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ فرمایا: ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اِس سے بھی زَیادہ بُرا حال ہو گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی ذات کی قسم! میں (اُس وقت) ان پر ایسا فتنہ مُقَرَّر کروں گا کہ اس میں سمجھدار لوگ بھی حیران رہ جائیں گے۔ (موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، 2/202، حدیث:31)

مسلماں آہ! غافِل ہو گئے نیکی کی دعوت سے بڑھا جاتا ہے ہائے! زورِ باطِل یارسولَ اللہ!

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں سنبھل جانا چاہئے! ہمارے مُعاشَرے میں بُرائیاں اِتنی عام کیوں ہو گئی ہیں؟ بُرائیوں کی ترغیب عام ہے، سوشل مِیڈیا (***Social Media***)، اِنٹرنیٹ، ٹی، وی چینلز، اخبارات (***News Papers***) اور نہ جانے کیسے کیسے طریقوں سے گُناہ پھیل بھی رہے ہیں اور اِن کی ترغیب بھی عام دِلائی جارہی ہے، اِس کی جگہ اگر ہم نیکی کی دَعوت عام کریں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! گُناہوں کا سَیلاب تھم جائے گا، کاش! ہر مُسلمان اپنی اِس بُنیادی ذِمَّہ داری کو سمجھے، ہم جہاں بھی ہوں، حِکمتِ عَملی سے، اپنی طاقت و اختیارات دیکھ کر بس نیکی کی دعوت دیتی ہی رہیں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک مَیں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخدا! تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور علمی مذاکرہ

پیاری اسلامی بہنو! سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ساری زِندگی ہی نیکی کی دَعوت عام کرتے گُزری ہے، اِصلاحِ ذات اور اِصلاحِ مُعاشَرہ کے لئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی اَنداز سے کام کیا، نیکی کی دَعوت عام کرنے اور لوگوں تک عِلْمِ دین کا نُور پہنچانے کے تعلُّق

سے سیّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ایک بہت پیارا معمول تھا کہ آپ عِلمی مُذاکَرہ فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا روزانہ کا معمول مبارک تھا کہ عصر کی نَماز پڑھ کر گھر کی بیٹھک میں چارپائی پر تشریف رکھتے، آس پاس کُرسیاں رکھ دی جاتیں، لوگ زِیارَت کے لئے تشریف لاتے اور کُرسیوں پر بیٹھتے جاتے، اِس دَوران زِیارَت کے لئے آنے والے اپنی حاجتیں پیش کرتے، اُن کی حاجتیں پُوری کر دی جاتیں، ہر ایک کی تواضُع (یعنی خیر خواہی) کی جاتی، عُلوم و فُنُون اور بَرَکات کے دریا جاری ہوتے، لوگ مُختلِف سُوالات پُوچھتے، اپنی علمی مُشکِلات پیش کرتے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اُن کے جوابات اِرشاد فرماتے، یُوں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے عِلمی کمالات سے عوام اور عُلَماء سب فَیض پاتے تھے۔ (آقا کا جدول، ص33، 34 بتغیر)

اَلحَمْدُ لِلّٰہ! عاشِقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ بھی ہر ہَفتے کو نَمازِ عِشا کے بعد مَدَنی چَینَل پر مَدَنی مُذاکَرہ فرماتے ہیں جس میں دُنیا بھر سے عاشِقانِ رسول مختلف موضوعات پر سُوالات کرتے ہیں اور امیرِ اہلسنت قُرآن و حَدیث اور اَپنے تَجْرِبات کی روشنی میں عِلم و حِکمت سے بھرپُور جوابات اِرشاد فرماتے ہیں۔ گویا امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے عِلمی مُذاکَرے والے انداز کو باقی رکھا ہے۔

اَلحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ ربیعُ الاوّل کی آمد آمد ہے، ربیعُ الاوّل شریف کی چاند رات سے لے کر بارھویں شریف تک روزانہ عشا کی نماز کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ مدنی چینل پر لائیو (Live) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، آپ بھی ربیعُ الاوّل کے 12 مدنی مذاکروں میں مدنی چینل کے ذریعے شرکت کی نیّت فرمالیجئے اور علم و حکمت کے مدنی پھول سننے کی سَعادت حاصل کیجئے، اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی نصیحتیں

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مختلف مواقع پر جو سوالات ہوئے اور آپ نے اِن کے زبانی جوابات ارشاد فرمائے، شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم، حضرت علّامہ مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کے نام سے اِن سب سوالات و جوابات کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔ بہت معلوماتی اور دلچسپ کتاب ہے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) نے اس پر کام کیا ہے، یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے قیمتاً طلب کی جاسکتی ہے۔

آیئے! ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے ایک سوال جواب سنتی ہیں:

سوال: مُجاہدے کے کیا معنیٰ ہیں؟

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے جواب میں فرمایا: سارا مُجاہدہ اس آیتِ کریمہ میں جمع فرمادیا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ (پ30، النازعات:40،41)

(یعنی روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی سے ڈرنا اور خُود کو نفسانی خواہشات سے بچا کر رکھنا، یہ مُجاہدہ ہے)۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: یہی جہادِ اَکبر ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کُفّار سے جہاد کے بعد واپس آتے ہوئے اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔ (کشف الخفاء، 1/375، حدیث:1360، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:157 بتغیر قلیل)

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کِھلاتے ہیں

اسی ضِمن میں سرکار اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک صاحِب کو انار کھانے کی خواہش

ہوئی، 30 سال گزر گئے مگر انہوں نے اَنار نہ کھایا، 30 سال کے بعد ایک روز انہیں خواب میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا، محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا بے شک تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے۔ یہ صاحِب صبح اُٹھے اور اَنار کھالیا۔ اب نفس نے دُودھ کی خواہش کی، اس پر اللہ پاک کے اس نیک بندے نے اپنے نفس کو سمجھاتے ہوئے فرمایا: **(جیسے تُو نے اَنار کھانے کے لئے 30 سال خواہش کی، ایسے ہی دُودھ کے لئے بھی) 30 سال خواہش کر، پھر شاید حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائیں اور دُودھ پینے کا حکم فرمائیں،** (تب تجھے دُودھ بھی مِل جائے گا)، بس یہی کہنا تھا کہ فوراً خواہش دُور ہوگئی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص157 بتغیر قلیل)

اللہ اکبر! غور فرمایئے! ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے کیسے اپنے نفس کو فُضُول خواہشات سے روکا کرتے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں کہ بس نفسانی خواہشات کے پیچھے ہی بھاگتی چلی جاتی ہیں ❁ دِل کیا تو نماز پڑھ لی، نہ کیا تو نہ پڑھی ❁ دِل کیا تو روزہ رکھ لیا، نہ کیا تو نہ رکھا ❁ دِل کیا تو موبائل پر فُضُول گیمز کھیلنے بیٹھ گئے ❁ دِل کیا تو سوشل میڈیا پر فُضُول پوسٹیں دیکھنا شروع کر دیں ❁ دِل کیا تو گُناہوں بھرے کاموں میں جا پڑی، بَس جو دِل کیا، وہ کرنا شروع ہوگئی، کبھی یہ سوچنے کی فُرصَت ملتی ہی نہیں کہ دِل میں جو خواہش اُبھر رہی ہے، اس کے بارے میں اللہ پاک اور پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کیا حکم ہے، دِل میں اُبھرنے والی اس خواہش کا آخرت میں کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ مَیں دِل میں اُبھرنے والی اس نفسانی خواہشات پر عمل کر کے کہیں قبر و آخرت میں پھنس تو نہیں جاؤں گی...؟ یُوں غور و فِکْر کرنے کی عادَت عام طَور پر نہیں ہوتی۔

کامِل ایمان والا کون...؟

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ (پ20، القصص:50)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔

رسولِ رحمت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دِین کے تابع نہ ہو جائیں۔ (السنۃ لابی بکر ابن ابی عاصم، جز:1، ص46، حدیث:15)

اللہ پاک ہمیں نفسانی خواہشات سے بچنے، اللہ پاک کی اطاعت اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیع النُّور کی آمد آمد ہے آیئے! ماہِ ربیع النّور کی مناسبت سے **"جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار"** سنتی ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں جشنِ ولادت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مکی مَدَنی سلام

السلامُ علیکم ورَحْمَۃُ اللہ وبرکاتُہ الحمدللہ رَبِّ العٰلمین علٰی کلِ حال

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

(1) اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیع النور شریف کی بَرَکت سے

اسلامی بہنیں مُستقِل شرعی پردہ کی نیّت کریں۔(عورت کا بے پردگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے اس گناہ سے باز آنا واجب ہے۔)

جھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اَوندھے گرے دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّسَھْلاً مرحبا

سنّتوں اور نیکیوں پر استقامت پانے کا عظیم نسخہ یہ ہے کہ تمام اسلامی بہنیں روزانہ اپنے **"اعمال کا جائزہ"** لیتے ہوئے نیک اعمال کا رِسالہ پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانے کی نیّت کریں اور دل میں کہیں: اِنْ شَآءَاللہ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(2) تمام اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ **فیضانِ سنّت** جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

(3) اپنے گھر پر 12 عدد ورنہ کم اَز کم ایک عدد سبز سبز پرچم ربیعُ النور شریف کی چاندرات سے لیکر سارا مہینا لہرائیے۔ اِنْ شَآءَاللہ ہر گھر میں سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔

ضروری احتیاط

اگر جھنڈے پر نقشِ نعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ النور شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط کرنا مشکل ہے اور بے اَدبی ہو جاتی ہے تو بغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرائیے۔

(4) اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم 12 بلبوں سے 12 دن تک خوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے لہٰذا اس سلسلے میں جائز ذرائع کی ترکیب بنائیے)

مشرِق و مغرِب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک نصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَّسَھْلاً مرحبا

(5) ہر اسلامی بہن حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف

پمفلٹ جلوسِ میلاد میں تقسیم کروائیے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلایئے　　کرکے راضی حق کو حقدارِ جناں بن جایئے

(6)سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ”جشنِ ولادت کے 12 مدنی پھول“ ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَز کم 12 عدد نیز ہو سکے تو رِسالہ ”صبحِ بہاراں“ 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے قیمتًا حاصل کر کے تقسیم کروائیے۔

(7)گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے نیا لباس پہنئے اور ممکنہ صورت میں اپنے استعمال کی ہر چیز نئی لیجئے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا　　عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت

(8)12 ویں شب گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام کے ہار لئے اَشکبار آنکھوں سے ”صبحِ بہاراں“ کا استقبال کیجئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے　　بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(9) ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے میں 12 ربیعُ النّور شریف کو روزہ رکھئے۔ اس دن جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لَب پر دُرُود و سلام اور نعتوں کے نغمے سجائے رکھئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں　　کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی[1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل ضائع ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامَت کرے۔[2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[3] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تھکاوٹ ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔[4] ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[5] ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر[6]، ☆سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) پڑھے یہاں تک کہ سو جائے کہ جس

1... بخاری، 4/196، حدیث:6325
2... مسند ابی یعلی، 4/278، حدیث:4897
3... فتاویٰ ہندیۃ، 5/376
4... بہارِ شریعت، 3/435، حصّہ 16
5... فتاویٰ ہندیۃ، 5/376
6... فتاویٰ ہندیۃ، 5/376

حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[1] ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ[2] یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عُمر دس سال ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . فتاویٰ ہندیۃ، 5/376

2 . . . بخاری، 4/196، حدیث: 6325

3 . . . در مختار مع رد المحتار، 9/629

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو، کیونکہ یہ یومِ مَشہود (یعنی گواہی کا دن) ہے، اس میں ملائکہ حاضِر ہوتے ہیں اور تم میں سے جو بھی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو اس کے فارِغ ہونے سے پہلے اس کا دُرُود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اور آپ کے وِصال کے بعد؟ فرمایا: اللہ پاک نے زمین پر حرام فرما دیا کہ وہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَجسام کو کھائے۔ (ابن ماجہ، 2/291، حدیث:1637)

میلاد شریف کی برکت سے شِفا مل گئی

حضرت میاں غُلام حیدر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بلوچستان کے ایک بزرگ تھے، ان کا ایک مرید تھا، اس کا نام تھا: جمعہ۔ اسے عُلَمائے کرام کے لکھے ہوئے میلاد نامے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ ایک مرتبہ حضرت میاں غُلام حیدر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی کام سے ڈھاڈَر شہر تشریف لائے، آپ کے مُرید آپ سے ملنے کے لئے حاضِر ہوئے مگر جمعہ نامی شخص نہ آیا، میاں صاحِب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے معلومات لیں تو پتا چلا وہ پچھلے ڈیڑھ سال سے بیمار ہے اور اس کے پاؤں سُوکھ چکے ہیں، چَل پھر نہیں سکتا۔ میاں صاحِب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُسے بُلوایا اور فرمایا: آج رات میلاد نامہ پڑھو! اللہ پاک خیر فرمائے گا۔ مرید نے پیر کے فرمان پر لَبَّیْك کہا اور پُورے یقین کے ساتھ ساری رات میلاد شریف پڑھتا رہا، اللہ پاک نے اس پر کرم فرمایا، صبح کے وقت جب اس

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

نے اُٹھنا چاہا تو عَصَا کے سہارے خُود ہی اُٹھ گیا، میلاد شریف پڑھنے کی برکت سے اُسے شِفَا مِل گئی اور وہ خُود اپنے پیروں پر چل کر گھر پہنچا۔

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ مبارک، ماہِ نُور، یعنی ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل چونکہ حُضُور صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا مہینا ہے، اس لئے اس ماہِ مبارک کے تشریف لاتے ہی پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، بوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دِل کی زبان سے بول اُٹھتا ہے:

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیعُ الاوّل سوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اللہ پاک ہمیں اس مبارک مہینے کی برکتیں نصیب فرمائے، ہم بھی جشنِ وِلادت کی خوشی میں چراغاں کریں، گھر سجائیں، خوب تلاوتِ قرآن کریں، دُرُودِ پاک کی کثرت کریں، ذِکرِ محبوب کی محفلیں سجائیں، گُناہوں سے بچتے ہوئے، شریعت کے دائرے میں رہ کر خُوب دُھوم دھام سے میلاد منائیں، یہ سب اِخلاص کے ساتھ، اللہ و رسول کی رضا کے لئے کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

قرآنِ کریم میں میلاد کا ذِکر

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سب سے اَفْضَل و اعلیٰ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ کریم میں کُل 7 ہزار مقامات پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واضح لفظوں میں ذِکرِ پاک آیا ہے،[1] قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ناموں کا بھی ذِکر ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جائے وِلادت کا بھی ذِکر ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک کا بھی ذِکر ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفات کا بھی ذِکر ہے، آپ صَلَّی اللہُ

1 ... بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، 6/17

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل کا بھی ذِکْر ہے اور الحمدُ للہ! قرآنِ کریم میں 2، 4 مرتبہ نہیں بلکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق کُل 27 مقامات پر مِیلاد (یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں تشریف آوری) کا ذِکْر موجود ہے۔

پارہ: 11، سورۂ توبہ، آیت: 128 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پ 11، التوبۃ: 128)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

مشہور مفسر قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتِ پاک کا خزانہ ہے، اس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد ارشاد ہوا۔ اس میں ذرا غور فرمایئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دُنیا میں آنا تو سب لوگ جانتے تھے، پھر جانی ہوئی چیز کو بیان کیوں کیا گیا؟ اس لئے تاکہ اس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَت کا ذِکْر ہو جائے۔

الحمدُ للہ! پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَت، آپ کی عزّت و عظمت اور آپ کی بے مثل و بے مثال شان کا ذِکْر انبیائے کرام علیہم السَّلام بھی کیا کرتے تھے، اللہ پاک نے بھی قرآنِ کریم میں ان باتوں کا ذِکْر فرمایا، اس سے معلوم ہوا؛ مِیلادِ پاک کا ذِکْر کرنا اللہ پاک کی سُنّت ہے اور سُنّتِ انبیا بھی ہے۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ: 95 ملخصًا)

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

مفتی صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت نبی کریم صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اس لئے رَبِّ کریم نے قرآنِ مجید میں مختلف جگہ الگ الگ انداز میں حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف ارشاد کیا ❁ کہیں عام انسانوں کو حُضُور کا مِیلاد سُنایا ❁ کہیں صِرْف مسلمانوں کو بتایا ❁ کہیں ساری مخلوق کو سُنایا ❁ کہیں اپنے نبیوں کو اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِیلاد سُنایا، پھر ہر جگہ ایسی شان کے ساتھ مِیلادِ مصطفٰے کا ذِکْر فرمایا کہ.... بس! قربان جایئے!

چنانچہ اس آیتِ کریمہ میں حُضُور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ساری صِفَات کے ساتھ میلاد شریف بتایا گیا، فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی آمد کی دُھوم دھام انسان کی پیدائش سے بھی پہلے مچ گئی تھی، جن کی آمد کی دُھوم سارے نبی مچا گئے، جن کا انتظار دُنیا کو تھا، وہ عظیم شان والے اب تمہارے پاس تشریف لے آئے اور یاد رکھو! ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسمانی طَور پر اگرچہ عرب میں آئے مگر ان کی رسالت تا قیامت ہر ہر گھر میں، ہر دِل میں پہنچی، اِن محبوب نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں بھی سُن لو! ❁ وہ تم پر ایسے مہربان اور تمہارے ہر حال سے ایسے خبر دار ہیں کہ تمہاری تکلیف اُن پر بہت بھاری گزرتی ہے ❁ تمہارا دِل لینے اور مانگنے سے نہیں بھرتا، ان کا دِل تم کو عطا فرمانے سے نہیں بھرتا، وہ دینے کے حریص ہیں ❁ اُن کی عام رحمت سارے جہانوں کے لئے ہے مگر خاص رحمت ہمیشہ دُنیا میں بھی، قبر میں بھی، حشر میں بھی مؤمنوں کے لئے ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ11، التوبہ، تحت الآیۃ:128، 11/159 ملتقطًا)

خالقِ کل اے رَبِّ عُلٰی شکر ترا کیوں کر ہو ادا
ہم کو وہ محبوب دیا رُتبہ جس کا سب سے سوا
لا الہ الا اللہ آمَنَّا بِرَسول اللہ

صُوفیائے کرام اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک نے رُوحِ مصطفٰے کو

نورانی صُورت دے کر بھیجا، آپ کا سر مبارک برکت سے، مبارک آنکھیں حیا سے، کان شریف عزّت سے، زبان مبارک ذِکْر سے، ہونٹ مبارک تسبیح سے، چہرۂ پاک رضائے اِلٰہی سے، سینہ مُقَدَّس اِخْلاص سے، پاکیزہ دِل رحمت سے اور ہاتھ مبارک سخاوت سے بنا کر، یہ تمام صِفَات آپ کو دے کر دُنیا میں بھیجا۔ (تفسیرِ نعیمی، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:128، 11/159 ملتقطًا)

لفظِ جَاءَ کی ایمان افروز وَضاحت

پیاری اسلامی بہنو! جو آیتِ کریمہ ابھی ہم نے سُنی، اس میں اللہ پاک نے لفظِ "جَاءَ" اِرشاد فرمایا، اس میں بھی بڑی اِیمان افروز نعت شریف ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآنِ مجید میں عام لوگوں کی پیدائش کے ذِکْر کے لئے 2 لفظ استعمال ہوئے ہیں: (1): خَلَقَ (یعنی پیدا کرنا، بنانا) (2): بَدَءَ (ایجاد کرنا)۔ مگر حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لانے کے لئے 3 لفظ ارشاد ہوئے: (1): جَاءَ (تشریف لائے) (2): اَرْسَلَ (بھیجا) (3): بَعَثَ (مبعوث کیا یعنی بھیجا)، غرض؛ قرآنِ کریم میں اس مقام پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے لئے خَلَق یا بَدَءَ (یعنی پیدا کرنا) کا لفظ نہیں آیا، اس میں بھی حکمت ہے، وہ یہ کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَبِّ کائنات کی اعلیٰ نعمت ہیں، جو بطور تحفہ مخلوق کو دیئے گئے ہیں۔ (تفسیرِ نعیمی، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:128، 11/151 بتغیر قلیل)

دِل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اُٹھی ہے — پھیلا نیا اجالا صبحِ شبِ وِلادت
دِن پھر گئے ہمارے، سوتے نصیب جاگے — خورشید ہی وہ چمکا صبحِ شبِ وِلادت

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دُنیا میں آنا ایسا ہے جیسے کسی حاکم کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ ہو کر آتا ہے، مثال کے طور پر کوئی سرکاری اَفسر کراچی میں ڈیوٹی کرتا تھا، پھر اس کا تبادلہ اسلام آباد میں ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ اس اَفسر کی تخلیق ہی اب ہوئی ہے، بلکہ وہ موجود تو پہلے سے تھا، اب صِرْف جگہ کی تبدیلی ہوئی ہے، ایسے ہی اَوّل و آخر نبی،

رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور مبارک کی تخلیق ساری مخلوق سے پہلے ہو چکی تھی، دُنیا میں آنے سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ اَرْواح میں رسول تھے، سارے نبیوں کو فیض دے رہے تھے، گویا اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ اَرْواح میں رہ کر انبیائے کرام علیہم السَّلَام کے واسطے سے دُنیا کو اپنے اَنْوار و تجلیات سے نواز رہے تھے، اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود دُنیا میں تشریف لے آئے اور براہِ راست دُنیا کو نوازنا شروع فرما دیا۔

امام بوصیری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

فَاِنَّكَ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا يَظْهَرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فضیلت کا سُورج ہیں، باقی سارے انبیائے کرام علیہم السَّلَام اس سورج کے ستارے ہیں۔ جتنے نبی تشریف لائے وہ حقیقت میں اس سِراجِ مُنیر (یعنی چمکدار سُورج) ہی کی روشنی دُنیا میں پھیلا رہے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح سُورج طلوع ہونے سے پہلے بھی سُورج ہی ہوتا ہے، طُلوع ہونے کے بعد بھی سُورج ہی ہوتا ہے، فرق صِرْف یہ ہے کہ طلوع ہونے سے پہلے ستاروں کے ذریعے سے روشنی پہنچاتا ہے اور طلوع ہونے کے بعد براہِ راست دُنیا کو روشن کرتا ہے، ایسے ہی پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے عالَمِ اَرْواح میں تھے، وہاں سے انبیائے کرام علیہم السَّلَام کو فیض دے رہے تھے، اب خُود تشریف لے آئے۔ (تفسیر نعیمی، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:128، 11/151 بتغیر قلیل)

ہو مبارک اَہْلِ ایماں عیدِ میلاد النبی ہوگئی قسمت درخشاں عیدِ میلاد النبی
چار جانب دُھوم ہے سرکار کے میلاد کی جھومتا ہے ہر مسلماں عیدِ میلاد النبی
کِھل اُٹھے مرجھائے دِل اور جان میں جان آگئی آگئے ہیں جانِ جاناں عیدِ میلاد النبی
یانبی! اپنی وِلادت کی خوشی میں اپنا غم دیجئے طیبہ کے سُلطاں عیدِ میلاد النبی

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک کی شان کیسی

ہے، اس کا تو بیان ممکن ہی نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسمانی طَور پر اس دُنیا میں کس انداز سے تشریف لائے، اس کی بھی شان نِرالی ہے۔ امام بخاری کے استاد محدِّث عبدُ الرزاق رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سند سے روایَت کرتے ہیں، حُضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جابِر اللہ پاک نے سب سے پہلے تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور پیدا کیا۔[1]

حضرت کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق ہوئی، اللہ پاک نے یہ نور ان کی پشت (یعنی جسم کا پچھلا حصّہ، شانوں سے لے کر ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے تک، پیٹھ) مُبارَک میں رکھا، فرشتے اس کی زیارت کے لئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیچھے صَف باندھ کر کھڑے ہوتے، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: مولیٰ! میں بھی اس نور کی زیارت چاہتا ہوں۔ آپ کو اس کی زیارت کروائی گئی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انگلی سے اس کی جانِب اشارہ کر کے دُرُودِ پاک عَرض کیا۔ اس مقدس نور کے انوار آپ کی پیشانی مُبارَک میں یوں روشن تھے جیسے سُورج آسمان میں اور چاند اندھیری رات میں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی پیشانی سے پرندوں کے چہچہانے جیسی آواز سنتے، عَرض کیا: الٰہی! یہ کیسی آواز ہے؟ فرمایا: یہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن، سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسبیح کی آواز ہے۔

جب حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشانی میں نورِ مصطفٰے روشن تھا، آپ کی وِلادت ہوئی تو فرشتے مُبارَک باد دینے آئے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، 1/124)

چنانچہ حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام کا نِکاح اپنے زمانے کی نہایت حسین اور افضل ترین خاتون حضرت بیضاء رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے ہوا،[2] حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے نِکاح کا خطبہ پڑھا اور فرشتے گواہ ہوئے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، 1/124)

---

1 ... الجزء المفقود من مصنف عبد الرزاق، ص63، حدیث:18

2 ... حجۃ اللہ علی العالمین، ص163

حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد ان کے شہزادے حضرت اُنُوش رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہوئے، اس کے بعد ان کے بیٹے حضرت قینان اور پھر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، الغرض حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ تک پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے آباءواَجداد اہلِ ایمان، پاکیزہ اور باکردار تھے۔

نُورِ مصطفٰے کی رعنائیاں

❁ نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں جلوہ گری سے پہلے دنیا کے تمام بُت منہ کے بل گرے ہوئے پائے گئے۔[1] ❁ بادشاہوں کے تخت الٹ دیئے گئے ❁ جانوروں کو بولنے کی طاقت دی گئی، مشرق کے پرندوں نے مغرِب والوں کو خوشخبریاں دیں، قریش کے جانوروں نے کہا: ربِّ کعبہ کی قسم! وہ دُنیا کے اِمام اور اہلِ دنیا کے لئے سُورج ہیں۔[2] ❁ قریش جو سخت قحط سالی کا شکار تھے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے دنوں میں قحط سالی دور ہوئی، زمین سرسبز ہوگئی اور درخت پھل دار ہوگئے، اسی لئے اس سال کو سَنَۃُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِہَاجِ (فتح اور خوشحالی کا سال) کا نام دیا گیا۔[3]

سَیِّدَہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے مشاہدات

اُمِّ مصطفٰے، سیدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: ایک روز میں اُونگھ (نیند) میں تھی، خواب میں کسی نے کہا: کیا جانتی ہیں کہ آپ اس امّت کے سردار اور نبی کی والدہ بننے والی ہیں، ان کی ولادت کے وَقْت نور روشن ہوگا جس سے بصرہ وشام کے محلّات چمک جائیں گے، جب ولادت ہو تو ان کا نام مُحَمَّد رکھئے۔[4] ایک روایت میں ہے: آپ رَضِیَ اللہُ عنہا سے خواب میں کہا گیا: عنقریب آپ کے ہاں بیٹا ہوگا، ان کا نام اَحْمَد رکھئے! وہ تمام جہانوں کے سردار

1... مواھب اللدنیۃ، 1/61 ملخصًا
2... مواھب اللدنیۃ، 1/62-63 بتغیر قلیل
3... مواھب اللدنیۃ، 1/61 بتغیر قلیل
4... سبل الھدیٰ والرشاد، 1/328 ملتقطًا

ہیں۔(فتاویٰ رضویہ،30/259بتغیر قلیل)

محدِّث ابو نعیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رِوَایت میں ہے: ولادتِ باسعادت کا وَقْت آیا تو اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جنّت اور تمام آسمانوں کے دروازے کھول دیں، اس روز سورج عظیم نور میں لپیٹا گیا اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت افزائی میں اس سال تمام عورتوں کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہوئے۔(مواھب اللدنیۃ،1/65)

حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں: سَیِّدَہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے فرمایا: خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے آمنہ! آپ خَیْرُ الْعَالَمِیْن (تمام جہانوں کے بہتر) کی والدہ بننے والی ہیں، جب ولادت ہو تو ان کا نام مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) رکھئے اور اپنا معاملہ چھپایئے...!!(مواھب اللدنیۃ،1/65)

مزید فرماتی ہیں: جب وِلادت کا وَقْت آیا، میں گھر میں اکیلی تھی، حضرت عبدُ المطلب رَضِیَ اللہُ عنہا طواف کرنے گئے تھے، یہ پیر کا دِن تھا، میں نے دِل ہلا دینے والی آواز سُنی، پھر مجھے لگا جیسے ایک پرندے نے سفید پروں سے مجھے مس (touch) کیا ہو، اس سے میرا خوف جاتا رہا، پھر سفید رنگ کا شربت لایا گیا، شاید یہ دودھ تھا، مجھے پیاس لگی تھی، میں نے شربت پیا تو مجھ سے بلند نور روشن ہو گیا، پھر لمبے قد کی عورتوں نے مجھے گھیرے میں لے لیا، میں سمجھی کہ عبدِ مناف کی خواتین ہیں، ابھی میں تعجب میں تھی کہ انہیں میرے بارے میں کیسے عِلْم ہوا، ان میں سے ایک بولی: میں آسیہ ہوں، دوسری نے کہا: میں مریَم بنتِ عمران ہوں اور بقیہ خواتین کی طرف اشارہ کر کے بتایا: یہ حورِ عین ہیں۔

میری حالت دُشوار ہو رہی تھی، عجیب سی آوازیں مجھے بار بار خوف زدہ کر رہی تھیں، اتنے میں دیکھا: زمین سے آسمان تک سفید دیباج (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) لٹکا دیا گیا ہے اور کچھ لوگ

چاندی کے برتن لئے ہَوا میں کھڑے ہیں۔ مجھے پسینہ آرہا تھا جس کی بوندیں موتی جیسی اور خوشبو مشک جیسی تھی، میں کہہ رہی تھی: کاش حضرت عبدُ المطلب رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لے آتے۔ پھر اچانک پرندوں کا ایک غول جن کی چونچیں زمرد کی اور پَر یاقوت کے تھے، میرے کمرے میں داخِل ہوئے۔ اس وَقْت اللہ پاک نے میری آنکھوں سے پردے اُٹھا دیئے، مجھے زمین کے مشرِق و مغرِب نظر آرہے تھے، میں نے دیکھا: 3 پرچم ہیں، (1): ایک مشرِق میں (2): ایک مغرِب میں (3): اور تیسرا کعبے کی چھت پر گاڑا گیا ہے۔

جبریل امین نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا تا عرش اُڑا پھریرا، صبحِ شبِ وِلادت

اب وَقْتِ وِلادت آیا، خواتین نے مجھے گھیرے میں لے لیا اور کچھ دیر کے لئے مجھے کچھ نظر نہ آیا۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت ہوئی، آپ شہادت والی انگلیاں آسمان کی طرف اُٹھائے حالتِ سجدہ میں تھے۔[1] حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہما سے رِوَایت ہے، حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے فرمایا: وِلادت کے وَقْت مجھ سے نور نکلا جس سے زمین کے مشرِق و مغرِب روشن ہو گئے،[2] ایک رِوَایت میں ہے: میں نے اس نور سے شام کے محلّات دیکھ لئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پاک صاف پیدا ہوئے۔ (مواھب اللدنیۃ، 1/68 بتغیر قلیل)

سَیِّدَہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: پھر آسمان سے ایک بادَل نے اُتر کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ڈھانپ لیا اور مجھ سے اوجھل کر دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشرق و مغرب کی سیر کراؤ! انہیں سمندروں میں لے جاؤ! تاکہ تمام مخلوق ان کا نام، حلیہ اور اَوصاف جان لے، سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ ماحِی (مٹانے والے) ہیں جو شرک کو مٹا دیں

1... مواھب اللدنیۃ، 1/65-66 ملتقطًا
2... مواھب اللدنیۃ، 1/67

گے۔ پھر جلد ہی وہ بادل چھٹ گیا۔

خطیب بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رِوَایت میں ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ریشم کے سبز کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں اور اس سے پانی ٹپک رہا ہے، کوئی اعلان کرنے والا اعلان کر رہا تھا: واہ واہ! کیا خوب...!! مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام دُنیا پر قبضہ دے دیا گیا، کائنات کی کوئی چیز نہیں جو ان کے قبضہ اِقتدار اور غلبہ اطاعت میں نہ ہو۔ اب میں نے چہرۂ انور کو دیکھا جو چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور بدن مُبارَک سے پاکیزہ مشک کی خوشبو آرہی تھی پھر 3 شخص نظر آئے، (1): ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا، (2): دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت (یعنی تھال) (3): اور تیسرے کے ہاتھ میں ایک چمک دار انگوٹھی تھی، انگوٹھی کو 7 مرتبہ دھو کر اس نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک کندھوں کے درمیان مہر نبوت لگادی پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اُٹھایا اور میرے سپرد کر دیا۔ (مواھب اللدنیۃ، 1/66 ملتقطًا)

آمنہ تجھ کو مُبارَک شاہ کا میلاد ہو تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے

وِلادَتِ باسَعادت سے متعلق عجیب واقعہ

علّامہ اِبْنِ حجر مکی شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **نِعْمَۃُ الْکُبریٰ**، صفحہ: 52 پر وِلادتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہونے والا ایک ایمان افروز واقعہ لکھا ہے، واقعہ یُوں ہے کہ ایک شخص جس کا نام عامِر یمنی تھا، اس کی ایک بیٹی تھی، جو **قُولَنج** (یعنی بڑی آنت کے درد) **جُذام** (یعنی سفید داغ) وغیرہ کے امراض میں مبتلا تھی اور ساتھ ہی ساتھ چلنے پھرنے سے بھی معذور تھی۔ عامِر یمنی اس وقت تک چونکہ غیر مسلم تھا، جھوٹے خُداؤں کی عِبادت کیا کرتا تھا، وہ اپنی بیٹی کو جھوٹے خُدا کے سامنے بٹھاتا اور کہتا: اگر تُو شفا دے سکتا ہے تو میری بیٹی کو شفا دے۔ سالوں تک وہ یوں کرتا رہا مگر جھوٹا خُدا آخر ایک بے جان پتھر تھا، وہ دے بھی کیا سکتا تھا۔

ایک دِن عامِر یمنی اپنی بیوی سے کہنے لگا: ہم کب تک اس گونگے بہرے جھوٹے خُدا کو پوجتے رہیں گے، یہ نہ بولتا ہے، نہ سنتا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ ہم صحیح دِین پر ہیں۔ بیوی بولی: ٹھیک ہے، پھر ہمیں بھی ساتھ لے کر ہدایت کی تلاش کے لئے نکلو! شاید ہمیں حق کی طرف کوئی راہ نمائی مل جائے۔

دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے یہی گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک نُور ہے جو سارے آسمان پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی روشنی سے ساری دُنیا چمک اُٹھی ہے۔ اللہ پاک نے ان کی آنکھوں سے گمراہی کے پردے ہٹادیئے تاکہ وہ خوابِ غفلت سے جاگ جائیں، کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے صف باندھے ایک مکان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں، زمین ٹھہری ہوئی ہے اور درخت جھکے ہوئے ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے: مبارک ہو! سچّے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہو گئے۔

مبارک ہو کہ ختمِ المرسلیں تشریف لے آئے جنابِ رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے

عامِر یمنی نے اپنے اس جھوٹے خُدا کو دیکھا تو وہ بھی اوندھے مُنہ زمین پر پڑا تھا، عامِر کی بیوی بولی: ذرا اسے تو دیکھو! کیسے سَر نیچا کئے زمین پر پڑا ہے۔ اتنا سنتے ہی وہ بے جان پتھر اللہ پاک کے حکم سے بول اُٹھا: خبر دار رہو! بڑی خبر ظاہِر ہو گئی، وہ پاک ذات پیدا ہو چکی ہے جو کائنات کو شرف بخشے گی، آگاہ رہو! وہ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی آمد کا ہر ایک کو انتظار تھا، جن سے درخت اور پتھر باتیں کریں گے، وہ جن کے اشارے سے چاند 2 ٹکڑے ہو گا، وہ تشریف لا چکے ہیں۔

یہ سُن کر عامِر یمنی نے پکار کر کہا: اے غیب سے آنے والی آواز! اِس پتھر نے صِرف آج ہی بات کی ہے، یہ تو بتاؤ! اُس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا: اُن کا نامِ پاک مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے، وہ صاحِبِ زم زم و صَفا (یعنی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام) کے بیٹے ہیں، ان کی زمین تہامہ

(یعنی مکہ پاک) ہے، ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت ہے، وہ جب چلیں گے تو بادَل ان پر سایہ کرے گا۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ عامِر یمنی کی وہ بیمار بیٹی جو چلنے پھرنے سے بھی معذور تھی، وہ خُود اپنے پیروں پر چلتی ہوئی چھت پر آ گئی۔ عامر نے حیران ہوتے ہوئے کہا: بیٹی! تیری وہ تکلیف کہاں گئی۔ بیٹی بولی: ابا جان! میں دُنیا جہان سے بے خبر سو رہی تھی کہ میں نے اپنے سامنے نور کی تجلی دیکھی، میرے سامنے ایک بزرگ تشریف لائے، میں نے پوچھا: یہ نور کیسا ہے؟ اور یہ کون بزرگ ہیں جن کے مبارک دانتوں کے نور نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے؟ جواب آیا: یہ عدنان کے بیٹے کا نور ہے (حضرت عدنان رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باپ دادوں میں سے ایک بزرگ ہیں)۔ جس سے کائنات پُر نور ہو رہی ہے، ان کا نامِ نامی اَحْمَد و مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ آپ فرمانبرداروں پر رحم اور خطاکاروں سے درگزر فرمائیں گے۔ میں نے پوچھا: اُن کا دِین کیا ہے؟ جواب دیا: وہ دِینِ حنیف (یعنی سچّے دین) پر ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کس کی عِبَادت کرتے ہیں؟ جواب ملا: اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ کی یعنی اس اللہ پاک کی جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب ملا: میں اُن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں جنہیں نُورِ مُحَمَّد کے اُٹھانے کا شرف بخشا گیا۔ میں نے عرض کی: کیا آپ میری اس تکلیف کو نہیں دیکھتے؟ فرشتے نے کہا: ہاں! تم نبیٔ احمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعا کرو! کہ ان کے وسیلے سے کی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ وہ بچی کہہ رہی ہے کہ یہ سنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور سچّے دل سے اللہ پاک سے دُعا کی اور پھر اپنے ہاتھوں کو چہرے اور جسم پر پھیرا، جب میں نیند سے اُٹھی تو میری بیماری دُور ہو چکی تھی۔

وِلادتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتنی برکات آنکھوں سے دیکھ کر عامِر یمنی، اس کی

بیوی اور بچّی کا دِل محبّتِ مصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سرشار ہو چکا تھا، چنانچہ عامِر یمنی اور اس کے تمام گھر والے نُور والے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں اُٹھ کھڑے ہوئے، لمبا سفر کر کے آخر مکہ پاک میں پہنچے، حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مکانِ عالیشان کا پتا پوچھ کر دروازے پر دستک دی۔ بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ان سے آنے کا مقصد پوچھا، انہوں نے مقصد بتایا، سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کچھ تحقیق وغیرہ کرنے کے بعد انہیں زیارتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت بخشی، اجازت ملتے ہی وہ اس مبارک کمرے میں داخِل ہوئے جس میں دو جہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما تھے، وہاں کے انوار و تجلیات میں ایسے گم ہوئے کہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے اس سے بے خبر ہو گئے، بے ساختہ اللہ پاک کا ذِکْر کرنے لگے، جیسے ہی چہرۂ پُر اَنْوار سے پردہ اُٹھا تو دیدار کرتے ہی یک دَم اُن کی چیخیں نکل گئیں، اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں، قریب تھا کہ ان کی روح ان کے جسم سے نکل جاتی۔ آگے بڑھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ننھے ننھے مبارک ہاتھوں کو چوما۔

ابھی یہاں آئے ہوئے کچھ ہی دَیر گزری تھی کہ حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے انہیں واپس چلے جانے کا حکم دیا۔ آخر نہ چاہتے ہوئے بھی عامِر یمنی دِل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھر سے باہَر آئے، عامِر یمنی کا حال ہی بدل چکا تھا، وہ اس نورانی چہرے کے دیدار کے عاشق بن چکے تھے، دِیوانہ وار چیخ کر کہنے لگے: مجھے واپس لے چلو اور بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے التجا کرو کہ مجھے دیدار کرا دیں۔ چنانچہ واپس مکانِ عالیشان پر حاضِر ہوئے، اب کی بار جُونہی عامِر یمنی نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو دیکھتے ہی لپکا اور قدموں پر گر گیا ایک زور دار چیخ ماری اور اس کی روح اُن ننھے ننھے قدموں پر قربان ہو گئی۔ (النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم، ص52-58 ملتقطًا)

مِیلاد منانے کی برکات

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمائیے! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا

میں تشریف لائے تو کس شان سے آمد ہوئی...!! کیسی کیسی برکات کا ظُہور ہوا۔ یہ سارا بیان جو ہم نے سُنا، ان روایات و واقعات سے واضح ہو جاتا ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے میلاد مُبارَک کے وَقْت زمین و آسمان میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں، اگرچہ انسانوں کی اکثریت اُس وَقْت کفر و شرک میں مبتلا تھی مگر اللہ پاک نے میلادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر بلند کیا۔

آمدِ سرکار سے ظلمت ہوئی کافور ہے　　کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نور ہے

شیطان میلاد نہیں مناتا

علامہ سُہَیْلِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: شیطان 4 مرتبہ چِلّا کر رویا؛ (1): جب ملعون ہوا (یعنی بارگاہِ الٰہی سے دھتکارا گیا) (2): جب زمین پر اُترا (3): سُوْرَۂ فَاتِحَہ نازِل ہونے کے وَقْت اور (4): رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے وَقْت۔[1] حضرت عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوَایت ہے: رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت ہوئی تو شیطان نے کہا: رات ایک بچہ پیدا ہوا جو ہمارا کام بگاڑ دے گا۔ اس کے چیلے چمچے بولے: تم ابھی جاؤ اور اسے نقصان پہنچا کر اس کے کام میں رکاوٹ ڈال دو! اس پر شیطان نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہونا چاہا تو اللہ پاک نے حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا، آپ نے اسے زور دار ٹھوکر لگائی جس سے یہ مقامِ عدن میں جا کر گرا۔[2] **عدن:** مَکَّہ مُکَرَّمَہ سے ایک ماہ کی مسافت پر[3] بحرُ الہند کے ساحل پر واقع ملکِ یمن کا ایک شہر ہے۔[4]

ہر مَلَک ہے شادماں، خوش آج ہر اک حور ہے　　ہاں! مگر شیطان مع رُفقا بڑا رَنجور ہے

گھر گھر محفلِ میلاد سجایئے!

الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، ہمیں اپنے آقا رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں آمد

1... الروض الانف، فصل فی المولد، 1/308
2... سبل الہدیٰ الرشاد، 1/350
3... المسالک والممالک، ص28
4... معجم البلدان، 488

کی خُوشی ہے۔ لہٰذا خوب جوش و خروش کے ساتھ اس خوشی کا اظہار کیجئے! ہر گھر سجایئے! اس کے ساتھ ساتھ کوشش کیجئے کہ کوئی امیر ہو یا غریب ہر اسلامی بہن اپنے گھر میں بھی محفلِ میلاد کا اہتمام کرے۔ جن کو اللہ پاک نے استطاعت دی ہے، وہ چاہے بڑے پیمانے پر محفلِ میلاد کا اہتمام کریں اور جو غریب ہیں، وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق گھر میں محفلِ پاک کا اہتمام کریں، چاہے مختصر سا پروگرام کر لیں مگر محفلِ میلاد لازمی سجائیں۔ کوئی مشکل نہیں ہے، اپنے گھر میں جہاں سہولت ہو پردے کے اہتمام کے ساتھ جگہ مختص کیجئے! گلی محلے کی زیادہ نہیں تو 8، 10 اسلامی بہنوں کو دعوت دے لیجئے! مبلغہ اسلامی بہن کی خِدمت میں عرض کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! وہ ذِکرِ محبوب کے لئے منع نہیں کریں گی، مختصر تلاوت ہو، 1، 2 نعتیں پڑھ لیجئے! مبلغہ اسلامی بہن 15، 20 منٹ کا بیان کر دیں، اگر مبلغہ اسلامی بہن نہ بھی آپائے تو بھی مشکل نہیں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ہے: صبحِ بہاراں، اسی طرح مکتبۃُ المدینہ کے اور کئی رسائل ہیں؛ مثلاً "سیاہ فام غلام"، "بھیانک اُونٹ"، "بڈھا پجاری"، "نور والا چہرہ"، "نور کا کھلونا"، "عاشقِ میلاد بادشاہ" ان میں سے کوئی بھی رسالہ یا "شانِ مصطفٰی پر 12 بیانات" والی مختصر کتاب حاصل کیجئے! چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خُود ہی پڑھ کر میلاد سُنا دیجئے! بیان ہو جائے گا، آخر میں اپنی استطاعت کے مطابق شیرینی وغیرہ تقسیم کر دیجئے! اگر شیرینی بھی مُیَسَّر نہ ہو تو کوئی بات نہیں، جو مُیَسَّر ہو، وہی سہی، میلاد منانے کے لئے لنگر یا شیرینی وغیرہ ضروری بھی نہیں ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں پیسہ اور اہتمام نہیں بلکہ دِل کا اِخلاص قبول ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ پاک نے جو توفیق بخشی ہے، شرکائے محفل کی خِدمت میں پیش کر دیجئے! میلاد کی محفل ہو جائے گی، اس کے صدقے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سارا سال

گھر میں برکت رہے گی۔

وہ لوگ خُدا شاہدِ قسمت کے سکندر ہیں جو سرورِ عالَم کا میلاد مناتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے ہمیں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری زندگی پر لکھی گئی کتابیں بہت آسانی سے مل جاتی ہیں۔ آن لائن آرڈر کر کے بھی منگوائی جاسکتی ہیں، یا قریبی مکتبۃُ المدینہ بُک شاپ سے بھی خریدی جاسکتی ہیں، یہاں آپ کو چند کتب و رسائل کے نام پیش کرتی ہوں آپ خود بھی پڑھیئے اور خرید کر دوسروں میں تقسیم کر کے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی سے متعلق خوبصورت معلومات اُن تک بھی پہنچایئے (1) کتاب سیرتِ رسُولِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (2) کتاب سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

رسائل: (1) مختصر سیرتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، (2) آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سیرت، (3) حسن و جمالِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

یہ دو بڑی کتابیں اور 3 رسالے ہیں کوشش کیجئے اسی ماہ ربیع الاول میں سیرت مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ان کتب و رسائل میں سے کوئی ایک کتاب یا رسالہ تو ضرور پڑھیں، اس کے علاوہ دعوت اسلامی کے تحت فیضان آن لائن اکیڈمی میں "**سیرتِ مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کورس**" بھی کروایا جارہا ہے، نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے خاص آگاہی، سنتِ رسول کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب، اخلاص کے ساتھ اعمال کرنے کا جذبہ، عدل و انصاف کی پیروی، ویران دلوں کی آبادکاری اور ایمان کی تازگی پانے کے لیے سیرتِ مصطفٰی کورس کرنے کے لئے فیضان آن لائن اکیڈمی سے رابطہ کیجیے اور اپنی سہولت کے وقت میں 4 ماہ

کے مختصر سے وقت میں یہ دلچسپ کورس کیجیے اور برکتیں لوٹیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سنئے: ☆جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[1] صَدرُ الشَّریعہ، مولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جمعہ کے روز ناخن تَرشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[2] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[3] ☆ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔[4] ☆پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی

1... درمختار، 9/668 ماخوذاً
2... معجم اوسط، 3/368، حدیث:4746
3... عمدۃ القاری، 15/90
4... احیاء العلوم، 1/193

ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔[1] ☆جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔[2] ☆دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[3] ☆ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/358)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... احیاء العلوم، 1/193
2 ... فتاویٰ ہندیہ، 5/358
3 ... فتاویٰ ہندیہ، 5/358

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

کتاب **معجم کبیر** میں بیان کیا گیا ہے، اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔[1] **ایک حدیثِ پاک میں ہے:** بے شک تمہارے نام مع پہچان مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی بہترین الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔[2]

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پچھلی کتابوں میں والدِ مصطفےٰ کا ذِکْر

روایات میں ہے: ملکِ شام کے اَہْلِ کتاب (یعنی تورات اور انجیل شریف پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے والوں) کے پاس حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خون مُبارَک سے آلود سفید جبہ تھا ان کی کتابوں میں لکھا تھا: جس رات اس جبے سے خون ٹپکے، جان لو کہ وہ رات والدِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ورَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کی ولادت کی رات ہوگی۔ چنانچہ جس رات (والدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت **عَبْدُ اللّٰہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ولادت ہوئی، اس جبے کے ذریعے ملکِ شام کے اَہْلِ کتاب کو اس کی خبر ہوگئی اور وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو شہید کرنے کے ارادے سے حرمِ پاک آئے مگر اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو ان کے شَر سے محفوظ رکھا اور وہ ناکام ونامراد واپس لوٹ

1... معجم کبیر، 2/211، حدیث:2663
2... مصنف عبد الرزاق، 2/140، حدیث:3116

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

گئے، اس کے بعد جب کوئی مُسافِر حرمِ پاک سے ملکِ شام جاتا، اَہْلِ کتاب اس سے حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مُتَعَلِّق پوچھتے، آنے والا بتاتا: اُن کا نور پوری آب و تاب سے قریش میں جگمگا رہا ہے۔ (تاریخ الخمیس، 1/331 ملتقطًا)

حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے والِد یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نانا حضرت وہب رَضِیَ اللہُ عنہ ایک روز شِکار کے لئے جنگل گئے، وہاں آپ نے عجیب منظر دیکھا؛ (والدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ جو شِکار کے لئے آئے تھے، جنگل میں اکیلے ہیں اور اَہْلِ کتاب کے تقریباً 90 افراد تلواریں لئے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ حضرت وہب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک قرشی نوجوان کو مشکل میں دیکھ کر میں اس کی مدد کے لئے بڑھنے ہی والا تھا کہ اچانک غیب سے کچھ گھوڑے سُوار ظاہِر ہوئے، یہ انسانوں جیسے نہیں تھے، انہوں نے آتے ہی اُن 90 افراد پر حملہ کر کے انہیں مار بھگایا اور) حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو بحفاظت ان کے گھر تک پہنچا دیا۔ (تاریخ الخمیس، 1/334 ملخصًا)

سبحٰن اللہ! کیا شان ہے ہمارے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے والدِ محترم کی۔

جانے پہچانے نبی

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ پاک بلند کیا ہے، ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی، اس سے بھی پہلے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکْرِ پاک کے چرچے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے پچھلی آسمانی کتابوں (مثلاً تورات، زبور، انجیل) اور انبیائے کرام علیہم السَّلَام پر نازِل ہونے والے صحیفوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تفصیل کے ساتھ ذِکْر فرمایا تھا اور یہ ذِکْر اتنی تفصیل کے ساتھ فرمایا تھا کہ اُن کتابوں کو پڑھنے والے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے بیٹوں سے بھی

زیادہ بہتر طور پر جانتے پہچانتے تھے۔ پارہ2، سورۂ بقرۃ، آیت:146 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ

تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ (پ2، البقرۃ:146)

مشہور مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اَہْلِ کِتاب (جو تورات اور انجیل کا عِلْم رکھتے تھے) وہ پیارے اور محبوب نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں۔ کتنا پہچانتے ہیں؟ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں کہ بچہ اگر ہزار بچوں میں بھی کھڑا ہو تو پہچان لیں گے کہ میرا بیٹا وہی ہے۔ کبھی کسی وقت بھی شک نہیں کرتے کہ شاید یہ میرا بچہ نہ ہو۔ دور سے اس کی آواز سُن کر۔ چال ڈھال دیکھ کر بھی پہچان لیتے ہیں کہ یہ میرے بیٹے کی آواز ہے، یہ میرے بیٹے کے چلنے کا انداز ہے، ایسے ہی یہ اَہْلِ کتاب پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی آپ کی مبارک صُورت سے، آپ کی چال سے، گفتگو کے انداز سے بلکہ ہر ہر ادا سے پہچانتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:146، 2/44 بتغیر قلیل)

حضرت عبد اللہ بن سلام کی گواہی

روایات میں ہے: اَہْلِ کتاب کے بڑے عالم حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب ایمان قبول کیا تو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ان سے پوچھا: اس آیت میں جو بتایا گیا کہ اَہْلِ کتاب سردارِ عرب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں، اس پہچان کا کیا مطلب ہے؟ عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ نے کہا: اے عمر (رَضِیَ اللہُ عنہ)! میں نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو بغیر کسی شک وشُبہ کے فوراً پہچان لیا اور میرا حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچاننا اپنے بیٹوں کو پہچاننے سے زیادہ کامِل و مکمل تھا۔ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ کہا: نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف ہماری کتاب تورات میں اللہ پاک نے بیان کئے ہیں (اس لئے

میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پختہ یقین کے ساتھ پہچانتا ہوں) جبکہ بیٹے کو بیٹا سمجھنا تو صِرْف عورتوں کے کہنے سے ہے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب یہ بات سُنی تو جوشِ محبّت سے عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ کا ماتھا چُوم لیا۔ (تفسیر خازن، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:146، 1/90 ملتقطًا)

ایمان سے روک دینے والی باطنی بیماری

پیاری اسلامی بہنو! یہاں ضمنی طَور پر ایک بات سمجھ لیتی ہیں، ہو سکتا ہے ذہن میں سوال اُٹھے کہ جب پچھلی آسمانی کتابوں میں آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتنی تفصیل کے ساتھ ذِکْرِ خیر موجود تھا تو اَہْلِ کتاب نے آپ کو دیکھتے ہی اِیْمان قبول کیوں نہیں کیا...؟ جب وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جانتے اور پہچانتے بھی تھے، انہیں معلوم تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی آخری نبی ہیں تو انہیں چاہئے تھا کہ دیکھتے ہی فوراً کلمہ پڑھ لیتے، آخر انہوں نے ایمان قبول کیوں نہیں کیا؟ اس کا جواب اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۚ (پ1، البقرۃ:90)

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے۔

تفسیر نورُ العرفان میں اس آیت کے تحْت ہے: بنی اسرائیل کو حسد ہوا کہ آخری نبی ہونے کا اعزاز حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیوں ملا، کسی اسرائیلی کو ملنا چاہیے تھا، اس لئے وہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لائے۔ **معلوم ہوا حسد کبھی ایمان سے بھی روک دیتا ہے۔** (تفسیر نور العرفان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:90 بتغیر قلیل)

حَسَد کے سَر پَر خاک ڈالو...!!

پیاری اسلامی بہنو! اَہْلِ کتاب جو ایمان قبول نہیں کرتے تھے وہ صِرْف حَسَد کی وجہ سے نہیں کرتے تھے، ورنہ جو پاکیزہ دِل تھے، وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتے ہی کلمہ پڑھ لیا

کرتے تھے۔ اس سے **حَسَد کی تباہ کاری** کا اندازہ لگائیے! مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت سے ملنے والے مَدَنی پھولوں میں ذِکْر کرتے ہیں: ❁ حَسَد ایسی بُری بَلا ہے جو خود حاسِد (حسد کرنے والے) کو کھاتی ہے مَحْسُود (جس سے حَسَد کیا جائے، اس) کا کچھ نہیں بگاڑتی ❁ اس سے حاسِد کی تندرستی خراب، ایمان برباد اور دِل سیاہ ہو جاتا ہے کیونکہ محسود تو آرام سے سوتا ہے مگر یہ حسد کی آگ میں جل کر اپنا عیش وآرام کھوتا ہے اور خون کے آنسوؤں سے منہ دھوتا ہے ❁ حاسِد کوئی ترقی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کو جلن سے فُرصَت نہیں وہ ترقی کے بارے کب سوچے گا...؟؟ (تفسیر نعیمی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:90، 1/549 ملتقطًا)

مولانا روم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھو! حسد کے باعِث ابلیس نے سجدۂ آدم سے شرم محسوس کی اور سعادت وکامیابی سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تم صاف دِل والوں سے حَسَد کروگے تو تمہارے دِل میں سیاہیاں پیدا ہوں گی۔ لہٰذا اللہ پاک کے نیک لوگوں کے پہلوؤں کی خاک بن جا، ہماری طرح حَسَد کے سَر پر مٹی ڈال دے...!! (مثنوی معنوی، ص19)

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت — مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعتِ مصطفےٰ مت چھپاؤ...!

پیاری اسلامی بہنو! پچھلی آسمانی کِتابوں میں پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خیر کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ اَہْلِ کتاب کو یہ حکم بھی دیا گیا تھا کہ تم ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس ذِکْر کو کبھی مت چھپانا بلکہ اس کا چرچا کرتے رہنا۔ چنانچہ پارہ:1، سورۂ بقرۃ، آیت:42 میں اللہ پاک نے بنی اسرائیل کو فرمایا:

وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ (پ1، البقرۃ:42)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق نہ چھپاؤ۔

اس آیتِ کریمہ میں بنی اسرائیل کو 2 باتوں سے منع کیا گیا ہے: (1): حق کو باطِل سے ملانا نہیں ہے اور (2): حق کو چھپانا نہیں ہے۔

آیتِ کریمہ میں 2 مرتبہ لفظِ **حق** استعمال ہوا ہے، اس جگہ **حق** سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مُفَسِّرِینِ کِرَام فرماتے ہیں: **نَعْتُ مُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **فِی التَّوْرَاۃِ** یعنی اس جگہ حق سے مراد حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ نعتِ پاک ہے، جو اللہ پاک نے تورات شریف میں نازِل فرمائی۔[1] لہٰذا بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اے تورات پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے والو! ❁ ہم نے تورات شریف میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں ❁ آپ کے اَوْصاف ❁ آپ کے فضائِل و کمالات ❁ پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے چہرے کا ذِکْر ❁ پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری اداؤں کا ذِکْر ❁ پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری مُہرِ نبوت کا ذِکْر ❁ آپ کی چال مبارک کا ذِکر ❁ آپ کے اندازِ گفتگو کا ذِکْر ❁ آپ کے شہر کا ذِکْر ❁ آپ کی وِلادت کا ذِکْر ❁ آپ کی ہجرت کا ذِکْر ❁ آپ کے دُنیا میں آنے کا ذِکْر ❁ آپ کے دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمانے کا ذِکْر غرض کہ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں اور اَوْصاف کو کھول کر بیان کر دیا ہے، اے اَہْلِ تورات! اب تم پر لازم ہے کہ تم ہمارے محبوب کی نعتوں میں نہ تو اپنی طرف سے ملاوٹ کرو! نہ ہمارے محبوب کی نعتیں چھپاؤ! بلکہ جتنا ہو سکے ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کا چرچا کرو...!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** معلوم ہوا؛ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں، آپ کے اَوْصاف و کمالات کا چرچا کرنا ربِّ کریم کو پسند ہے۔ اس سے اندازہ لگائیے! کتنے

---

1 ...حَاشِیَۃُ الصَّاوِی عَلٰی تَفْسِیرِ الْجَلَالَین، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 42، 1/67

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اَوصافِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُوب چرچا کرتے ہیں ❁ نعتیں پڑھتے ہیں ❁ میلاد منا کر ❁ ذِکرِ مصطفےٰ کی محفل سجا کر ❁ جھنڈے اُٹھا کر ❁ جلوس میں شرکت فرما کر جُھوم جُھوم کر آپ کی آمد کا چرچا کرتے اور ذِکرِ مصطفےٰ کرنے کی سعادت پاتے ہیں۔

آسمانی کتابوں میں نعتِ مصطفےٰ

پیاری اسلامی بہنو! اَہلِ کتاب کو حکم دیا گیا کہ ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کا چرچا کرو! اُن میں سے جو غیر مسلم رہے، انہوں نے تو یہ سَعَادت حاصِل نہیں کی، آیئے! آج ہم یہ سَعَادت حاصِل کر لیتی ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف و کمالات جو پچھلی آسمانی کتابوں میں بیان ہوئے تھے، ان کا پُورا پُورا بیان تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ہمارے پاس وہ زبان بھی نہیں جو ذِکرِ مصطفےٰ کا حق ادا کر سکے، ہمارے پاس اتنا عِلْم بھی نہیں کہ پُورے طَور پر ذِکرِ مصطفےٰ کو جان سکیں اور سچّی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اتنی لمبی زندگی بھی نہیں ہے، یہ بالکل حق ہے، سچ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پُورا پُورا ذِکر تو دُور کی بات، صِرْف ایک وَصْفِ پاک کو مکمل بیان کرنے کے لئے ہزاروں سالہ زندگی بھی ہو، تو کم ہے۔

غرض؛ ہم مکمل طَور پر ذِکرِ مصطفےٰ تو نہیں کر سکتی، آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے پچھلی آسمانی کتابوں میں ذِکر کئے گئے چند اَوصاف و کمالاتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں۔

ایک اَہَم وضاحت

خیال رہے! پچھلی آسمانی کتابوں میں لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق تحریف (یعنی تبدیلی) کر دی تھی، ان میں سے ذِکرِ مصطفےٰ کو چھپانے اور مٹانے کی بہت کوششیں کی گئیں مگر الحمدُ للہ! اب بھی ان کتابوں میں ذِکرِ مصطفےٰ موجود ہے۔

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اَعدا تیرے نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ مزید ایک جگہ لکھتے ہیں:

وہی دُھوم اُن کی ہے ما شَآءَ اللہ! مٹ گئے آپ مٹانے والے

بہر حال! ان آسمانی کتابوں میں چونکہ تحریف (یعنی تبدیلی) ہو چکی ہے، (یعنی لوگوں نے اس میں اپنی من مانی باتیں شامل کر دیں ہیں) اس لئے ان کتابوں کو پڑھنا اب درست نہیں ہے۔ بڑے بڑے عُلَمائے کرام نے اُن کتابوں سے اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جو نعتیں نِکال کر بیان کیں اور جو روایات میں آئیں، اُن کی روشنی میں نعتِ مصطفٰے آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں:

ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی...!!

حضرت سالِم بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: (صحابۂ کرام و تابعین کے زمانے کی بات ہے) ایک مرتبہ 2 شخص بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے کل رات خواب میں تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی زیارت کی۔ دوسرے نے کہا: پھر بتایئے! آپ نے کیا دیکھا؟ اب خواب دیکھنے والے اپنا خواب سُنانے لگے، بولے: میں نے دیکھا؛ ہر نبی عَلَیہِ السّلام کے ساتھ 4، 4 چراغ تھے، ایک چراغ ان کے سامنے، ایک ان کے پیچھے، ایک ان کے سیدھی جانِب، ایک الٹی جانب۔ پھر ہر نبی علیہ السّلام کے ساتھ ان کے ایک صحابی بھی تھے، ان کے پاس بھی ایک ایک چراغ تھا۔

پھر میں نے دیکھا؛ (ایک عظیم مرتبے والے) نبی کھڑے ہوئے، ان کے کھڑے ہوتے ہی پُوری زمین روشن ہو گئی، اُن کے مبارک سَر کے ہر بال کے ساتھ ایک چراغ تھا اور ان کے صحابی جو اُن کے ساتھ تھے، ان کے ساتھ ایک ایک نہیں بلکہ 4، 4 چراغ تھے۔ یہ منظر دیکھ کر میں نے پوچھا: مَنْ ھٰذَا یعنی یہ اتنے بلند رُتبہ نبی جن کے کھڑے ہوتے ہی ساری زمین روشن ہو گئی، یہ

کون ہیں؟ تو جواب آیا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہ یعنی یہ مُحَمَّد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

جب یہ دونوں شخص آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، یعنی ایک خواب سُنا رہے تھے، دوسرے سن رہے تھے عظیم تابعی بزرگ حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ (جو تورات شریف کے بڑے ماہِر عالم تھے)، (ان) کے کانوں میں ان باتوں کی آواز گئی آپ نے فرمایا: یہ تم کیا باتیں کر رہے رہو (یعنی یہ جو تم بتا رہے ہو یہ بات تم نے کہیں سے پڑھی، سُنی ہے)؟ خواب بتانے والے نے کہا: نہیں...! یہ کوئی پڑھی سُنی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو میں نے رات کو خواب دیکھا تھا، وہ بیان کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ بولے: وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ اِنَّهَا لَفِیْ كِتَابِ اللہِ یعنی اُس رَبِّ کائنات کی قسم! جس نے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سچّا نبی بنا کر بھیجا ہے! تم نے تو یہ خواب دیکھا ہے مگر میں نے بالکل یہی بات اللہ پاک کی نازِل کی ہوئی پچھلی آسمانی کتاب میں پڑھی ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 10/385)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے آقا محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی!! اس سے معلوم ہوا؛ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بھی ہیں، صاحِبِ نُور بھی ہیں اور حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ کی وضاحت کے مطابق پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی یہی لکھا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ مبارک نُور ہیں کہ جن کے ذریعے سے پُوری زمین نُور سے جگمگا اُٹھی ہے۔

نُور والے آقا

پیاری اسلامی بہنو! رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور ہیں، یہ بات اللہ پاک کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ پارہ:6، سورۂ مائدہ، آیت:15 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ﴿۱۵﴾ (پ6، المآئدۃ:15)

ترجَمہ کَنزُ العِرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آ گیا اور ایک روشن کتاب۔

اس آیتِ کریمہ میں لفظِ نُور سے کیا مُراد ہے، اس بارے میں امام بَغَوِی، امام جلال الدین

سُیُوطی، امام رازی، علّامہ صاوِی، علّامہ مُلّا علی قاری، علّامہ محمود آلوسی رَحمۃُ اللہ علیہم اور بہت سارے مُفَسِّرِینِ کرام فرماتے ہیں: اس نُور سے نُور والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ6، المآئدۃ، تحت الآیۃ:15، 2/400-401 ملخصاً)

بلکہ خُود نُور والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا نُور ہونا بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاد امام عبدُ الرزاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت کیا، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ اللہ پاک نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَاجَابِرُ! اے جابِر وہ تیرے نبی کا نور ہے (جسے اللہ پاک نے سب سے پہلے پیدا فرمایا۔) (الجزء المفقود من مصنف عبد الرزاق، ص63، حدیث:18)

بزمِ آخر کا شمع فَروزاں ہوا نُورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

مولیٰ کس کے نُور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟

شارِح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اللہ پاک نے جب ہمارے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کو پیدا فرمایا تو اسے حکم دیا کہ تمام انبیائے کرام کے نُور کو دیکھو، پھر اللہ پاک نے تمام انبیاء کے نُور کو ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور سے ڈھانپ دیا۔ انہوں نے عرض کی: مولیٰ! کس کے نُور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ اللہ پاک نے فرمایا: هٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللہ یعنی یہ مُحَمَّد بن عبد اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور ہے۔ (المواہب اللدنیۃ، 1/33)

نُور کی خیرات بانٹنے والے

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بلکہ قاسِمِ نُور (یعنی نُور بانٹنے والے) ہیں۔ صحابیِ رسول حضرت کعب بن زُہیر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ بے شک رسول اللہ صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے نُور ہیں جن سے روشنی حاصِل کی جاتی ہے۔(معجم کبیر،8/192، رقم:15735)

حضرت اُسید بن ابو ایاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:نُور والے آقا،رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا پُر نُور ہاتھ شریف پھیر دیا،اس کی برکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا وہ گھر روشن ہو جاتا۔(کنزالعمال،جز13،7/123،حدیث:36819ملتقطًا)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

خیال رہے! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ کریمہ سے یہ دونوں باتیں ہی ثابِت ہیں۔

پیارے آقا کے پیارے نام

پیاری اسلامی بہنو! پچھلی آسمانی کتابوں میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت سارے پیارے پیارے نام بھی ذِکر کئے گئے تھے۔ آیئے! چند مبارک نام سنتی ہیں:

اُمَّت کو جہنّم سے بچانے والے

❁ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ کا ایک نام ہے: اَحِیْد (یعنی اُمَّت کو جہنّم سے بچانے والے)

❁ تورات شریف میں آپ کا ایک نام ہے: اُحِیْدُ اس کا بھی وہی معنی ہے: اُمَّت کو جہنّم سے بچانے والے۔(حجۃ اللہ علی العالمین، ص87)

عقیدۂ شفاعت

سُبْحٰنَ اللہ! اس سے عقیدۂ شفاعت معلوم ہوا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ (پ30، الضحٰی:5)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت

اُتری تو شفاعت فرمانے والے نبی، اُمّت کو بخشوانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذًا لَا أَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِیْ فِی النَّار یعنی اگر ایسا معاملہ ہے، پھر تو جب تک میرا ایک اُمّتی بھی دوزخ میں ہو میں راضی ہی نہ ہوں گا۔ (تفسیر کبیر، پ30، الضحیٰ، تحت الآیۃ:5، 11/194 ملتقطًا)

مسندِ امام احمد کی روایت میں ہے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: أَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَی الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ، وَمَدَرَةٍ یعنی زمین پر جتنے درخت اور ڈھیلے ہیں، میں قیامت کے دِن ان کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی شفاعت کروں گا۔[1]

اوّل و آخر نبی

تورات اور **انجیل شریف** میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 2 نام مبارک ہیں: (1): اَحْرَابَا (یعنی اوّل نبی) (2): قَدْمَابَا (یعنی آخر نبی)۔ حضرت مُصعب بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: روزِ قیامت سب سے پہلے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت کا دروازہ کھولیں گے۔ پھر اس کی دلیل میں آپ نے تورات کی آیت پڑھی، جس میں تھا: اَحْرَابَا، قَدْمَابَا۔ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اَحْرَابَا کا معنی ہے: اَوّل۔ قَدْمَابَا کا معنی ہے: آخر۔[2] یعنی ہمارے نبی، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اول نبی بھی ہیں اور آخری نبی بھی ہیں۔

انہی سے عالَم کی اِبتدا ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۳ (پ27، الحدید:3)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: وہی اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: (اَوّل ہونا،

1... مسندِ امام احمد، 9/400، حدیث:23589

2... سبل الہدیٰ والرشاد، 1/425

آخر ہونا، ظاہِر ہونا، باطِن ہونا) یہ چاروں صِفَات اللہ پاک کی ہیں اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی یہ صِفَات عطا فرمائی ہیں۔ (مدارج النبوہ، مقدمہ، جز:1، صفحہ:2 ملخصًا)

آقا کریم کے اوّل و آخر ہونے کا مطلب

حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہ رسالت میں حاضِر ہوئے اور یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاظَاهِرُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابَاطِنُ اے ظاہِر نبی! آپ پر سلام ہو، اے باطِن نبی! آپ پر سلام ہو۔ اس پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! یہ صِفَات تو اللہ پاک کی ہیں، اسی کو لائق ہیں، میری یہ صِفَات کیسے ہو سکتی ہیں؟ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اللہ پاک نے آپ کو ان صفات سے فضیلت دی، آپ کو سارے نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی اور اپنے نام اور صِفَّت سے آپ کا نام اور وَصْف نکالا ہے ❁ اللہ پاک نے آپ کا نام اَوَّل رکھا، کیونکہ آپ پیدائش کے اعتبار سے سب اَنبیائے کرام سے اَوَّل یعنی پہلے ہیں (کہ سب سے پہلے آپ کا نور مبارک پیدا کیا گیا) ❁ اللہ پاک نے آپ کا نامِ پاک آخِر بھی رکھا کیونکہ آپ سب انبیائے کرام کے زمانے سے آخر میں تشریف لانے والے اور آخری اُمَّت کے آخری نبی ہیں ❁ اسی طرح اللہ پاک نے آپ کا نامِ پاک باطِن بھی رکھا، کیونکہ اللہ پاک نے اپنے نام کے ساتھ آپ کا نامِ پاک سنہرے نُور سے عرش کے پائے پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لکھا۔ اسی طرح اللہ پاک نے آپ کا نامِ پاک ظاہِر بھی رکھا کیونکہ اس نے آپ کو تمام دینوں پر غلبہ عطا فرمایا، آپ کی شریعت و فضیلت کو تمام زمین و آسمان والوں پر ظاہِر کر دیا۔ (شرح الشفا، الباب 1/515، / فتاویٰ رضویہ، 15/663 ملتقطًا)

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر
انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے نبی حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام پر جو صحیفے نازِل ہوئے، ان میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک آخَرُ مَاخ ہے، اس کا معنی ہے: صَحِیْحُ الْاِسْلَام (یعنی سیدھے دِین والے نبی) ❁ اسی طرح پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک نامِ پاک اِکْلِیْل بھی ہے، جس کا معنی ہے: تاج۔ یعنی تاجُ الْاَنْبِیا کہ جیسے تاج پُورے سَر کو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے، ایسے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت نے ساری مخلوق کو گھیرے میں لے لیا کہ آپ نبیوں کے بھی نبی ہیں، فرشتوں کے بھی نبی ہیں، جنّوں کے بھی نبی ہیں، انسانوں کے بھی نبی ہیں، غرض؛ اللہ پاک کے سِوا جو کچھ موجود ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مخلوق کے، ہر جہان کے نبی ہیں ❁ **انجیل شریف** میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مشہور نام: بَارِقْلِیْط بھی آیا ہے: جس کا معنٰی ہے: رُوحُ القدس (یعنی پاک رُوح) ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مبارک نام: جَبَّار بھی آیا ہے، اس کا معنی ہے: اُمَّت کی اِصلاح فرمانے والے، راہِ ہدایت دکھانے والے، خُدا کے دشمنوں پر قہر فرمانے والے، تمام انسانوں پر فضیلت رکھنے والے نبی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 1/425-431-438-443ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کے پیارے اوصاف

حضرت وہب بن منبہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت شَعْیَا عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: بے شک میں ایک نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بھیجوں گا ❁ جو اُمّی ہوں گے (یعنی دُنیا میں ان کا کوئی استاد نہ ہو گا) ❁ میں ان کے ذریعے بہرے کان کھول دوں گا ❁ غافِل دلوں کو بیدار فرماؤں گا ❁ اندھی آنکھیں روشن فرماؤں گا ❁ ان کا مقامِ وِلادت مکہ ہے ❁ ان کی ہجرت کا مقام طیبہ ہے ❁ ان کی بادشاہت مُلکِ شام میں ہو گی ❁ وہ میرے خاص بندے

ہیں ❁ متوکّل (مجھ پر بھروسہ کرنے والے) ہیں ❁ مصطفٰے (یعنی چنے ہوئے) ہیں ❁ مَرْفُوع (یعنی بلند ذِکْر والے) ہیں ❁ حَبِیْب ہیں ❁ مُتَحَبَّب (یعنی پسند کئے گئے) ہیں ❁ مُخْتَار (یعنی اختیارات رکھنے والے) ہیں ❁ وہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف فرمادیا کریں گے ❁ مؤمنوں پر رحم کرنے والے ہوں گے ❁ (ایسے نرم دِل ہوں گے کہ) زخم لگائے گئے جانور کو دیکھ کر رویا کریں گے ❁ بیوہ کی گود میں یتیم کو دیکھ کر آنسو بہائیں گے ❁ سخت نہ ہوں گے ❁ بُری باتیں کرنے والے نہ ہوں گے ❁ نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والے ❁ ان کی چال میں ایسا وقار ہو گا کہ اگر چراغ کے قریب سے گزر جائیں تو چراغ نہ بجھے ❁ سُوکھی گھاس پر قدم رکھیں تو قدموں کی آواز نہ آئے ❁ میں انہیں جنّت کی خوشخبری سُنانے والا ❁ جہنّم سے ڈرانے والا بنا کر بھیجوں گا ❁ انہیں پاکیزہ اَخلاق سے نوازوں گا ❁ وقار اور سکینہ ان کا لباس ہو گا ❁ نیکی اُن کا طریقہ کار ہو گا، تقویٰ اُن کا ضمیر ہو گا ❁ حکمت اُن کا کلام ہو گا ❁ صِدْق ووفا ان کی طبیعت ہو گی ❁ معاف کرنا اور بھلائی سے پیش آنا ان کا اَخلاق ہو گا ❁ عدل وانصاف ان کی سیرت ہو گی ❁ حق اُن کی شریعت ہو گی ❁ اِسلام ان کا دِین ہو گا اور ❁ ان کا نام نامی اَحْمَد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو گا۔ (دلائل النبوہ لابی نعیم،، جز:1، ص:35-36، حدیث:32-33 ملتقطًا)

موسیقی کے آلات توڑنے والے

صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے ہدایت دینے والا، تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور مجھے بھیجا تاکہ میں موسیقی کے آلات توڑ ڈالوں۔ اَوْس بن سَمْعان (یہ بات سُن رہے تھے، انہوں) نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، بے شک میں نے تورات میں آپ کے متعلق یہی پڑھا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص94)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی...!! غور فرمائیے! اللہ پاک نے پچھلی آسمانی کتابوں میں کتنی تفصیل کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف و کمالات، فضائل، اَخلاق، پاکیزہ کردار کو ذِکْر فرمایا، یہاں ذرا یہ بھی غور فرمائیے! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں کیوں تشریف لائے؟ اس کی ایک حکمت **تورات شریف** میں بیان ہوئی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موسیقی کے آلات توڑنے کے لئے تشریف لائے۔

اللہ! اللہ! نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو وہ جو موسیقی کے آلات توڑنے کے لئے تشریف لائے، اب آپ کی اُمّت اگر موسیقی کے آلات بنائے، موسیقی بجائے، موسیقی سُنے تو یہ کتنے شرم کی بات ہے...!! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ اُمَّت موسیقی سُننے والی نہیں بلکہ کیا ہے؟ **تورات شریف** میں بیان ہوا: یہ اُمَّت اُمَّتِ حَمَّاد ہے یعنی بہت کثرت سے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرنے والی ہے۔[1] ہمیں چاہئے کہ جیسا نام ہے، ویسے ہی کام بھی کریں ❁ گانے ❁ باجے ❁ موسیقی ❁ ڈھول ڈھمکے وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ چھوڑیں ❁ جو پہلے ایسا کرتی تھیں ❁ اس سے توبہ کریں ❁ اس کی جگہ اللہ پاک کی حمد و ثنا کریں **اللہ! اللہ!** کریں ❁ اس کے پیارے پیارے ناموں سے اس کا ذِکْر کریں ❁ تلاوت کریں ❁ نعتیں پڑھیں ❁ نیک کام کریں۔ یہ کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا بھی بہتر ہو گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

نماز کی فضیلت

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے پچھلی آسمانی کتابوں میں نازِل ہونے والی نعتیں سُنیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے اَوْصاف سنے، اس سے پتا چلتا ہے کہ مِیْلاد منانا یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کرنا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف و

1 ... دارمی، المقدمہ، ص25-26، حدیث:8 ملتقطا

کمالات کے چرچے کرنا، سُننا، سُنانا بالکل جائز بلکہ **سُنّتِ اِلٰہیہ** ہے کہ اللہ پاک نے اپنے نبیوں کو ذِکرِ مصطفٰے سُنایا اور انبیائے کرام علیہم السَّلام نے سُنا بھی، پڑھا بھی، اپنی اُمّتوں کو بھی سُنایا۔ اس لئے الحمدُ للہ! ہم بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کرتی بھی ہیں، سنتی سُناتی بھی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے چرچے بھی کرتی ہیں، اسی کو تو مِیلاد کہا جاتا ہے۔

میلاد منانا بالکل جائز ہے

لیکن ایک بات یاد رکھئے! ہم الحمدُ للہ! میلادی ضرور ہیں مگر اس سے پہلے ہم نمازی ہیں۔ ہمیں نماز بھی لازمی پڑھنی ہے۔ آیئے! ایک **روایت** سنتی ہیں: اَبُوثعلبہ جو **تورات** کے عالِم تھے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا: **تورات** میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جو شانیں بیان ہوئیں ہیں، وہ سناؤ! انہوں نے کہا: **تورات** میں لکھا ہے: ❁ اَحْمَد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی اَوْلاد سے ہوں گے ❁ سیدھے دین والے ہوں گے ❁ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت ہو گی ❁ شملے (والا عمامہ) باندھیں گے ❁ اُونٹ کی سواری فرمائیں گے ❁ اُن کو ایسی نماز دِی جائے گی کہ اگر وہ نماز قومِ نُوح کو دی جاتی تو وہ طوفان کے ذریعے ہلاک نہ ہوتے ❁ اگر قومِ عاد کو دی جاتی اُن پر آندھی کا عذاب نہ آتا ❁ اگر قومِ ثمود کو دی جاتی تو وہ چنگھاڑ کے عذاب سے ہلاک نہ ہوتی۔ (حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعَالَمِیْن، ص95-96 ملتقطًا)

اللہُ اکبر! غور فرمایئے! نماز کی کیسی عظیم فضیلت ہے۔ اس لئے ہم نے میلاد منانا ہے، ضرور منانا ہے مگر بے پردگی نہیں کرنی بلکہ شریعت کے دائرے میں رہ کر میلاد منانا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پانچوں کی پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرنی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت منانے کے مدنی پھول

عظیم عاشقِ میلاد، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: (1) جشنِ ولادت کی خوشی میں گھروں میں مدنی پرچم لہرایئے ☆ خوب چَراغاں کیجئے ☆ اپنے گھر پر کم اَز کم بارہ بلب تو ضرور روشن کیجئے ☆ 12 ربیعُ الاوّل شریف کے دن ہو سکے تو روزہ رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے تھے۔[1] (2) نعتِ پاک بے شک چلایئے مگر دھیمی آواز میں اور اِس احتیاط کے ساتھ کہ کسی عبادت کرنے والے، سوتے ہوئے یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو اور اذان و اوقاتِ نماز کی بھی رِعایت کیجئے۔ (عورت کی آواز میں نعت مت چلایئے) (3) چَراغاں دیکھنے کے لئے عورتوں کا اَجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شَرمناک ہے اور باپردہ عورتوں کا بھی مُروّجہ انداز میں مردوں میں اختلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) انتہائی افسوس ناک ہے۔ اللہ پاک ہمیں خلافِ شریعت کاموں سے بچ کر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جشن والادت منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقسیمِ رَسائل کی دُھو میں مچایئے!

پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دلاتے رہتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ تَقسیمِ رسائل بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر و بیشتر رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "نیکی کی دعوت" میں فرماتے ہیں:

1... مسلم، ص455، حدیث:2750 ماخوذاً

جن جن اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک ''مَدَنی بیگ'' خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃ المدینہ کے رسائل رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صرف حسبِ موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل دوسروں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسبت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کے لئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹادیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتی ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جَشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں تقسیمِ رسائل بھی فرمایئے۔ درس و اجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ المدینہ کے رسائل تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔ (نیکی کی دعوت، ص462 بتصرف)

رسائل تقسیم کرنے والیوں کے لئے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنی پیاری دعا فرماتے ہیں کہ:

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے ۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں، اجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربِّ کائنات کی عنایات سے ایمان افروز کرشمات کا بھی ظہور ہوتا ہے، مَثَلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی وغیرہا۔ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا میں مُتعدّد مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار

اجتماعات ہوتے ہیں۔

یہ سنتوں بھرے اجتماعات تِلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سنتوں بھرے بیان، رِقّت اَنگیز دُعاؤں، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ و سلام اور عِلْمِ دِین کے گلدستوں سے سجے ہوتے ہیں، لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنیں نیت کیجئے کہ آنے والے 12 بارہ ہفتوں تک مکمل پابندی کے ساتھ نہ صرف خود اجتماع میں شرکت کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں گی۔ ان شآء اللہ الکریم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ الاول اپنی رحمتیں و برکتیں لٹا رہا ہے اسی ماہ عالِم مدینہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مختصر تذکرہ سنتی ہیں:

امام مالک کی ولادت و سِلسلۂ نسب

حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہ ربیع الاول) 93ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا نام مالک اور کنیت ابوعبد اللہ ہے، آپ کا سِلسلۂ نسب یہ ہے: مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر۔ آپ کے پَردادا ابو عامر **"یمن"** سے مدینۂ منوّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔[2] حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **"مُؤَطّا"** (مُ۔اَطْ۔طا) **امام مالک"** آپ کی تصنیفِ لطیف ہے۔[3] آپ سترہ (17) برس کی عمر میں تدریسِ علم کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔

1... تذکرۃ الحفاظ، 1/157

2... ترتیب المدارک، 1/47 ملخصاً

3... ترتیب المدارک، 1/100-101 مفہوماً

آپ نے تقریباً ستر (70) سال تک فتویٰ نویسی فرمائی اور لوگوں کو علمِ دین سکھاتے رہے۔ جَلیلُ القدر تابعین کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ آپ سے فقہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے رہے۔[1] آپ کا وصال مدینۂ منوّرہ میں 179 ہجری ماہِ ربیع الاول میں ہوا، جنت البقیع میں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہزادے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قُرب میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔[2] اور یہیں پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزارِ عالیشان بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے ہمیں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری زندگی پر لکھی گئی کتابیں بہت آسانی سے مل جاتی ہیں۔ آن لائن آرڈر کر کے بھی منگوائی جاسکتی ہیں، یا قریبی مکتبۃُ المدینہ بُک شاپ سے بھی خریدی جا سکتی ہیں، یہاں آپ کو چند کتب و رسائل کے نام پیش کرتی ہوں آپ خود بھی پڑھیئے اور خرید کر دوسروں میں تقسیم کر کے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی مبارک زندگی سے متعلق خوبصورت معلومات اُن تک بھی پہنچایئے (1) کتاب سیرتِ رسُولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (2) کتاب سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

رسائل: (1) مختصر سیرتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، (2) آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سیرت، (3) حسن و جمالِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

یہ دو بڑی کتابیں اور 3 رسالے ہیں کوشش کیجئے اسی ماہ ربیعُ الاول میں سیرت مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم پر ان کتب و رسائل میں سے کوئی ایک کتاب یا رسالہ تو ضرور پڑھیں، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے تحت فیضان آن لائن اکیڈمی میں "**سیرتِ مصطفٰی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1 . . . سیر اعلام النبلاء، 7/287 ملخصًا
2 . . . تذکرۃ الحفاظ، 1/157 وفیات الاعیان، 4/5 ملخصًا

وَسَلَّم کورس" بھی کروایا جارہا ہے، نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے خاص آگاہی، سنتِ رسول کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب، اخلاص کے ساتھ اعمال کرنے کا جذبہ، عدل و انصاف کی پیروی، ویران دلوں کی آبادکاری اور ایمان کی تازگی پانے کے لیے سیرتِ مصطفٰی کورس آپ بھی کیجیے، فیضان آن لائن اکیڈمی سے رابطہ کیجیے اور اپنی سہولت کے وقت میں 4ماہ کے مختصر سے وقت میں یہ دلچسپ کورس کیجیے اور برکتیں لوٹیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[1] مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[2] ☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِحَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے

1... معجم اوسط، 2/59، حدیث:2504 2... مرآۃ المناجیح، 1/268

پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[1] ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[2] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے، مرد مردانہ اور عورت زَنانہ لباس ہی پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...شعب الایمان، 5/181، حدیث: 6285 2...ابو داؤد، 4/326، حدیث: 4778

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَلْقَوْلُ الْبَدِیع میں ہے: حضرت ابو عباس احمد بن منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جنّتی لباس پہنے شِیراز کی جامِع مسجِد کے مِحراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے عرض کیا: مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا، اسی کی برکت سے اللہ پاک نے میری مغفرت فرمادی اور مجھے تاج پہنا کر داخِلِ جنّت فرمادیا۔ (القول البدیع، ص123 ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں مقبول کتاب

9 وِیں صدی ہجری کے ایک بزرگ ہیں: حضرت علّامہ محمد بن قاسِم رَضّاع رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ اپنے دور کے بہت بڑے عالِم اور قاضی تھے۔ آپ نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے ناموں سے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے: تَذْكِرَةُ الْمُحِبِّیْن بہت پیاری کتاب ہے اور یہ کتاب ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں مقبول بھی ہے۔ ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں یہی کتاب پڑھ رہا تھا، پڑھتے پڑھتے مجھے نیند آگئی، ظاہِری آنکھیں بند ہوئیں، دِل کی آنکھیں کھل گئیں، الحمدُ للہ! مجھے خواب میں پیارے ناموں والے پیارے نبی، مُحَمَّدِ

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جگہ تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ارد گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے، الحمدُ للہ! میں نے آپ کے قدموں کو چومنے کی سعادت حاصِل کی، آپ نے مجھے اپنی اس مبارک مجلس میں بٹھایا، مجھ سے تِلاوت بھی سُنی اور یہی کتاب یعنی تَذْکِرَۃُ الْمُحِبِّیْن جو میرے ہاتھ ہی میں تھی، اس کے بھی کئی صفحات سُنے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ کر تشریف لے گئے، جب میں نیند سے جاگا تو خوشی کے مارے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (تذکرۃ المحبین فی اسماء سید المرسلین، صفحہ:43 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی خوش نصیبی کی بات ہے، اللہ پاک ہمیں بھی خواب میں دیدارِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمین

جہنم کا حقدار جنتی کیسے بنا؟

پیاری اسلامی بہنو! اس پیاری اور بارگاہِ رسالت کی مقبول کتاب کے صفحہ:52 پر علّامہ محمد بن قاسِم رصّاع رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا، بہت ہی گنہگار تھا، نیکی کی جانِب تو کبھی بڑھتا ہی نہیں تھا، بس دِن رات گُناہوں میں ہی گزارتا چلا جارہا تھا، ساری عمر یونہی گُناہوں میں گزری، آخر ایک دِن اس کا وقتِ آخر آ ہی گیا، حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائے، رُوح قبض ہوئی اور یہ گنہگار بندہ موت کے رستے قبر کی سیڑھی اُتر گیا۔ مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں بہت ہی اچھی حالت میں دیکھا، حیرانی سے پوچھا: یہ حُسن و جمال، یہ زیب و زینت، یہ بلند مقام تمہیں کیسے مل گیا؟ تم تو بہت گنہگار تھے؟ کہا: (ہاں! واقعی میں بہت گنہگار تھا مگر) ایک دِن میں نے تورات شریف کھولی تو اس میں اللہ پاک کے محبوب نبی، مُحَمَّد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک، آپ کے پیارے پیارے اَوْصاف دیکھے تو غلبۂ محبّت سے میں نے آپ کا نامِ پاک چوما اور سَر پر رکھ لیا، بس نامِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسی ادب کی برکت سے اللہ پاک نے مجھ پر فضل و احسان فرمایا

اور میرے سارے گُناہ بخش دیئے! (تذکرۃ المحبین فی اسماء سید المرسلین، ص52 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے محبوب نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی...!! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ❁ میرے نبی، پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکل کُشا بھی ہیں ❁ حاجت روا (حاجتیں پُوری کرنے والے) بھی ہیں ❁ دافِعِ بلا (مصیبت دُور فرمانے والے) بھی ہیں، یہ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میرے رَبِّ کریم نے اپنے محبوب عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کو بھی یہ عظمت بخشی ہے کہ ❁ آپ کے پیارے پیارے ناموں کے صدقے بھی حاجات پوری ہوتی ہیں ❁ مشکلات ٹلتی ہیں ❁ دُنیا تو دُنیا رہی، یہاں کی مشکلات کی تو وقعت ہی کیا ہے؟ میرے آقا کے پیارے پیارے نام ایسے شان والے ہیں کہ ان کی برکت سے دُنیا ہی نہیں ❁ قبر کی مشکلات بھی ٹلتی ہیں ❁ حشر کی مشکلات بھی ٹلتی ہیں ❁ قیامت کی ہولناکیوں سے بھی نجات ملتی ہے ❁ پُل صراط پر آسانی بھی نصیب ہوتی ہے اور ❁ اللہ پاک کے فضل سے نامِ مصطفٰے کی برکت سے گنہگار بخشش کی خیرات پاکر جنّت کے حقدار بھی بن جاتے ہیں۔

پیارے ناموں کی ایک خصوصیت

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت بلند شان والے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، آپ کے اَوْصاف و کمالات ایسے نہیں ہیں کہ ان کو شُمار کیا جاسکے، شاعِر نے جو کہا ہے:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے تیرے اوصاف کا اک باب بھی پُورا نہ ہوا

یہ صِرْف شاعرانہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیگر اَوْصاف وکمالات کی تو کیا بات کی جائے، اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی کو اتنے زیادہ نام اور اَوْصاف عطا فرمائے ہیں کہ ہم ان ناموں کی گنتی بھی نہیں کرسکتی ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے نام کیا ہیں؟ ان کا معنٰی کیا ہے؟ ان پیارے ناموں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیا کیا شانیں معلوم

ہوتی ہیں؟ یہ تو بعد کی بات ہے، عُلَمائے کرام نے اس بات پر تحقیق کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ناموں کی تعداد کتنی ہے؟ تو بڑے بڑے علماء نے محنت کی، ناموں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی تو 800 نام ملے...!! مگر قربان جایئے! یہ تحقیق کی انتہا نہیں تھی، اس کے بعد بھی مزید تحقیق کی گنجائش موجود تھی، آخر سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس پر تحقیق فرمائی، آپ لکھتے ہیں: مجھے مختلف کتابوں اور روایات کی روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 1400 نام ملے، مزید فرماتے ہیں: (یہ تو وہ ہیں جو میرے عِلْم میں آگئے، ورنہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ناموں کی گنتی ناممکن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/366 بتغیر قلیل)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ تو ابھی ناموں کی گنتی کی بات ہے! ۞ اللہ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام کتنے عطا فرمائے ہیں؟ ہم جیسے عام انسان تو ان کی گنتی بھی نہیں کرسکتے ۞ پھر ان ناموں کے معانی کیا ہیں؟ ۞ ان میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیسی کیسی شانوں کا بیان ہے؟ ۞ پھر اس کے عِلاوہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف و کمالات کیا ہیں؟ ان کو کون شُمار کرسکتا ہے...؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ نامی کہ نامِ خُدا نام تیرا

پیاری اسلامی بہنو! یہاں ایک بات پر ذرا غور کیجئے! نام میرا بھی ہے، نام آپ کا بھی ہے، دُنیا میں ہر انسان کا، ہر چیز کا کوئی نہ کوئی نام تو ہوتا ہی ہے لیکن غور کا مقام ہے کہ کیا میرے نام کی کوئی خصوصیت ہے؟ مثلاً کسی شخص کا نام **زید** ہے، اس شخص کا نام **زید** ہونے میں اس کی کیا خصوصیت ہوسکتی ہے؟ کچھ بھی نہیں...!! بس بچپن میں والدین نے اس کا نام **زید** رکھ دیا تھا تو وہی نام اب تک چل رہا ہے مگر قربان جایئے! میرے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان نرالی ہے، اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار نام تو عطا

فرمائے، اس کے ساتھ ان پاکیزہ ناموں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسی ایسی خصوصیات سے بھی نوازا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ناموں کے لحاظ سے بھی بے مثل و بے مثال ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے ناموں کی خصوصیات ہی کو اگر شُمار کیا جائے تو یہ خصوصیات ہی ہماری عقل و فہم سے بہت اُونچی چلی جاتی ہیں۔ مثال کے طَور پر میں آپ کے سامنے پیارے آقا کے پیارے ناموں کی صِرْف ایک خصوصیت عرض کرتی ہوں: بہت بڑے بزرگ ہیں: قاضی عیاض مالکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ فرماتے ہیں: میرے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جو بے شمار نام ہیں، ان ناموں میں 30 نام وہ ہیں جو اَصْل میں اللہ پاک کے نام ہیں مگر رَبِّ کریم نے وہ نام اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ (المواہب اللدنیۃ، 1/365)

وہ نامی کہ نامِ خُدا نام تیرا رَءُوفٌ و رَحِیْمٌ و عَلِیْمٌ و علی ہے

وضاحت: یعنی اے محبوبِ خُدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ وہ شان والے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے ناموں میں سے بہت سارے نام آپ کو عطا فرمائے ہیں، مثلاً ❁ **رَءُوْف** اللہ پاک کا نام ہے، اللہ کریم نے یہ نام آپ کو بھی عطا فرمایا ہے ❁ رَحِیْم اللہ پاک کا نام ہے، رَبِّ کائنات نے یہ نام آپ کو بھی عطا فرمایا ہے ❁ عَلِیْم (عِلْم والا) نام اللہ پاک کا ہے، رَبِّ کریم نے یہ نام آپ کو بھی عطا فرمایا ہے ❁ اسی طرح عَلِی (یعنی بلند و بالا)، یہ نام اللہ پاک کا ہے اور رَبّ نے یہ نام آپ کو بھی عطا فرمایا ہے۔

اَسْماءُ الحسنیٰ کے مظہر

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے پیارے پیارے ناموں میں 30 نام وہ ہیں جو حقیقت میں اللہ پاک کے نام ہیں اور وہ نام ہی اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما دیئے ❁ یعنی رَءُوْف اللہ پاک کا نام ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی رَءُوْف کہہ سکتے ہیں ❁ رَحِیْم اللہ پاک کا نام ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی رَحِیْم کہہ سکتے ہیں

عَلِیْم اللہ پاک کا نام ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی عَلِیْم کہہ سکتے ہیں۔ غرض کہ 30 نام اللہ پاک کے وہ ہیں جو اللہ کریم نے باقاعدہ وہ نام ہی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمادیئے۔

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک کے جو اَسْمَاءُ الحسنیٰ ہیں، یعنی اللہ پاک کے پیارے پیارے 99 نام جو قرآن وحدیث میں ذِکْر ہوئے ہیں، وہ نام اللہ پاک کے ہیں، وہ صِفَات اللہ پاک کی ہیں، اگرچہ وہ نام کسی اور پر بولے نہیں جاسکتے مگر رَبِّ کائنات نے اُن تمام اَسْمَاءُ الحسنیٰ کا مظہر (یعنی نمونہ ونشانی) اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بنادیا ہے۔ (الحقیقۃ المحمدیہ، ص 171 ملخصاً)

نامِ پاک رَحْمٰن کے مظہر

مثال کے طور پر اللہ پاک کے اَسْمَاءُ الحسنیٰ میں ایک پیارا نام ہے: اَلرَّحْمٰن۔ قرآنِ کریم میں بھی اس کا کئی مرتبہ ذِکْر آیا اور بڑا مشہور نام ہے، اس نام کی پُوری سُورت قرآنِ کریم میں موجود ہے۔ اب لفظِ "رحمٰن" یہ اللہ پاک کا نام ہے، اللہ پاک کے عِلاوہ ہم کسی کو بھی رَحْمٰن نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے ہاں بعض لوگ اپنے بچوں کا نام رکھتے ہیں: عبدُ الرحمٰن مگر اُن کو صرف رَحْمٰن کہہ کر پُکارتے ہیں، یہ غلط ہے، رَحْمٰن اللہ پاک کا نام ہے اور اللہ پاک ہی کے ساتھ خاص ہے۔

رَحْمٰن (یعنی بہت زیادہ مہربان ہونا) صِفت اللہ پاک کی ہے، یہ نام اللہ پاک کا ہے، جب یہ زمین نہیں تھی، آسمان نہیں تھا، چاند سورج ستارے نہیں تھے، کچھ بھی نہیں تھا، مخلوق بنی ہی نہیں تھی، اللہ پاک اس وقت بھی رحمٰن تھا، وہ ہمیشہ سے رحمٰن ہے اور ہمیشہ رحمٰن ہی رہے گا لیکن غور کا مقام ہے: اللہ پاک رحمٰن ہے مگر جب رَبِّ کریم نے اپنی رحمتوں کو مخلوق پر برسانا چاہا، اپنے رحمٰن ہونے کو ظاہِر کرنے کا ارادہ فرمایا تو کیا کیا؟ اس صِفتِ رحمٰن کو ظاہر کیسے فرمایا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔ (پ17، الانبیآء:107)

یہ رَبِّ رحمٰن کی صِفتِ رَحْمٰن کا سب سے بڑا ظُہور ہے، جب اللہ پاک نے اپنی صِفَتِ رحمٰن کو ظاہِر کرنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس صِفّت کا مظہر (یعنی نشان اور نمونہ) بنا دیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) ہونا اللہ پاک کی صِفتِ رحمٰن کا اِظْہار ہے۔

میں اس بات کو ذرا کھول کر بیان کروں تو دیکھئے! ❁ اللہ پاک انسانوں کے لئے رحمٰن ہے، ہمیں اس کا پتا کیسے چلے گا؟ پتا اس طرح چلے گا کہ اللہ پاک نے انسانوں کے لئے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رحمت بنایا ہے ❁ اللہ پاک فرشتوں کے لئے رحمٰن ہے، اس کا ظہور کیسے ہوا؟ یُوں کہ رَبِّ رحمٰن نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرشتوں کے لئے رحمت بنا دیا ❁ اللہ پاک زمین و آسمان کے لئے رحمٰن ہے، اس کا اِظْہار یُوں فرمایا کہ زمین و آسمان کے لئے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رحمت بنا دیا ❁ اللہ پاک تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہے، پتا کیسے چلا؟ اس طرح کہ اس نے تمام مخلوقات کے لئے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رحمت بنایا ہے ❁ اللہ پاک عالمِ اَرْواح کے لئے رحمٰن ہے تو رَبِّ کریم نے رُوحوں کے لئے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رحمت بنایا ❁ اللہ پاک اس دُنیا کے لئے رحمٰن ہے تو اس نے اس دُنیا میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رحمت بنا کر بھیجا ❁ اللہ پاک عالَمِ برزخ والوں کے لئے رحمٰن ہے تو اس نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عالَمِ برزخ والوں کے لئے رحمت بنا دیا ❁ اور حق یہ ہے کہ اللہ پاک کی صِفتِ رحمٰن کا اَصل ظہور قیامت کے دِن ہو گا کہ حدیثِ پاک کے مطابق اس دُنیا میں اللہ پاک کی صِرْف ایک ہی رحمت کا ظہور ہے، روزِ قیامت رَبِّ کریم کی 100 رحمتوں کا ظہور ہو گا، لہٰذا قیامت کا دِن

اَصل میں رَبِّ کریم کی صِفتِ رحمٰن کے ظہور کا دِن ہے تو اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روزِ قیامت کے لئے بھی رحمت بنایا ہے ۞ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہونے کا اَصل ظہور بھی روزِ قیامت ہی ہو گا ۞ آپ کو لِوَاءُ الْحَمْد (حمد کا پرچم) عطا کیا جائے گا ۞ مقامِ محمود پر فائز فرمایا جائے گا ۞ شفاعتِ کبریٰ کا منصب آپ ہی کو عطا ہو گا ۞ کوئی اپنا ہو یا پرایا، اگلے ہوں یا پچھلے، سب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر شفاعت کا سُوال کریں گے ۞ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی فرمائیں گے: اَنَا لَھَا یعنی ہاں! میں ہی اس کے لئے ہوں (مجھے ہی سارے جہانوں کے لئے رحمت بنایا گیا ہے)۔

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا: رَحمٰن اللہ پاک ہے، یہ صِفت بھی اللہ پاک کی ہے، نام بھی اللہ پاک ہی کا ہے، اللہ پاک کے عِلاوہ کسی کو بھی رحمٰن نہیں کہہ سکتے مگر اللہ پاک نے اپنی اس صِفَّت کا مظہر اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بنایا ہے۔

نامِ پاک اَلسَّلَامُ کے مظہر

اسی طرح اللہ پاک کے اَسْمَاءُ الحسنیٰ میں ایک پیارا پیارا نام اَلسَّلَامُ بھی ہے، اس کا معنیٰ ہے: سلامتی عطا فرمانے والا۔ اللہ پاک نے اپنے اس نامِ پاک کا مظہر اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی بنایا ہے، غور فرمایئے! ۞ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے قوموں پر عذاب بھی آیا کرتے تھے ۞ گنہگاروں کے چہرے بگاڑ دیئے جاتے تھے ۞ انہیں زمین میں دھنسا دیا جاتا تھا ۞ زلزلوں سے تباہ کر دیئے جاتے تھے ۞ آندھیوں سے اُڑا دیئے جاتے تھے مگر جب رحمتِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں نامِ خُدا اَلسَّلَامُ کا مظہر بن کر تشریف لے آئے، قوموں پر یُوں مجموعی عذاب آنا بند ہو گئے[1] ۞ یہاں تک کہ ایک مرتبہ غیر مسلموں نے خُود اللہ پاک کو پُکار کر کہا: اے اللہ پاک! ہم پر آسمان سے پتھر

1 ... الحقیقۃ المحمدیہ، ص174 ملخصًا

برسادے، ہم پر دردناک عذاب اُتار دے مگر اللہ پاک فرمایا:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ ۚ (پ9، الانفال:33)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں اللہ پاک کے نامِ پاک اَلسَّلَامُ کے مظہرِ اَتَم کہ جب سے آپ دُنیا میں تشریف لے آئے، ہر طرف سلامتیاں ہی سلامتیاں پھیل گئیں، قوموں پر مجموعی عذاب آنا بند ہو گئے اور لوگوں کو سلامتی نصیب ہو گئی۔

روایات میں ہے: ایک مرتبہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بنی اسرائیل ہم سے زیادہ عزّت والے تھے، اُن میں سے جب کوئی بندہ گُناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر اس کا گُناہ اور اس گُناہ کا کفّارہ لکھا ہوتا تھا (یعنی انہیں گُناہ کرنے پر فوراً تنبیہ کر دی جاتی تھی، جس سے گُناہوں کا عادِی بننے سے کافِی بچاؤ ممکن تھا، یونہی اگر انہیں اپنے گُناہ پر ذِلّت ہوتی بھی تھی تو اس دُنیا کی عارضی زندگی میں...! وہ کفّارہ دے کر آخرت کی ذِلّت سے بچ جاتے تھے)؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی یہ بات سُنی تو فرمایا: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:[1]

وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ (پ4، اٰل عمرٰن:135)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور وہ لوگ کہ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کر لیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔

---

1 ...اسباب النزول للشیخ الامام الواحدی، آلِ عمران، ص99، حدیث:248 ملتقطًا

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں وہ سلامتیاں جو محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں عطا ہوئی ہیں، مطلب یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل تھے، جب ان میں سے کوئی گُناہ کرتا تھا تو اس کا گُناہ ظاہِر ہو جاتا تھا، اس کا گُناہ اور گُناہ کا کفّارہ دروازے کی چوکھٹ پر لکھ دیا جاتا تھا، وہ بندہ کفّارہ ادا کر کے آخرت کے عذاب سے تو بچ جاتا تھا مگر اس دُنیا میں اسے ذِلّت کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا مگر اب دستور نرالا ہے، اب تو

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صبح شبِ وِلادَت

اب سلامتیوں والے نبی تشریف لا چکے ہیں، اب کوئی گُناہ کر بیٹھے تو اس کی پیشانی پر گُناہ لکھا نہیں جاتا، اس کے دروازے کی چوکھٹ پر اس کا گُناہ ظاہِر نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ پاک اس کے گُناہ پر پردہ ڈال دیتا ہے، اسے توبہ و استغفار کا موقع فراہم کر دیا جاتا ہے، پہلے دستور اور تھا، اب دستور بدل گئے ہیں، اب گُناہ ہو جائے تو کسی پر ظاہِر کرنے کی ضرورت نہیں، ایک کونے میں بیٹھ جاؤ! لوگوں سے چھپ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کر لو! شرمندگی اور ندامت کے دو آنسو بہا لو! دُنیا میں رسوائی بھی نہیں ہو گی، گُناہ معاف بھی کر دیا جائے گا اور آخرت کے عذاب سے نجات بھی مل جائے گی۔

یہ ہیں اللہ پاک کے پیارے نام اَلسَّلَام کے مظہر نبی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، اب سلامتی ہی سلامتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کے پیارے نام

بہر حال! اس گفتگو کا حاصِل اور خُلاصہ یہ ہے کہ ❁ ایک تو اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام بے شُمار عطا فرمائے ہیں ❁ پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان ناموں میں بہت ساری خصوصیات سے بھی نوازا ہے ❁ اللہ پاک کے اَسْمَاءُ الحسنیٰ یعنی

پیارے پیارے نام، ان میں 30 نام تو وہ ہیں جو رَبِّ کریم نے وہ نام ہی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائے ہیں ۞ پھر اللہ پاک کے 99 اَسْمَاءُ الحسنیٰ جو ہیں، رَبِّ کریم نے ان 99 کے 99 پاکیزہ ناموں کا مظہرِ اَتَم (یعنی کامل نمونہ) اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بنا دیا ہے۔

یہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ناموں کی چند خصوصیات تھیں، اب آیئے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند ایک پیارے پیارے نام اور ان کی وضاحت سنتی ہیں۔

نامِ پاک: مُحَمَّد

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 144 میں اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ ترجمۂ کنزُالایمان: اور مُحَمَّد تو ایک رسول ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 2 نام مبارک بیان ہوئے:

(1): مُحَمَّد (2): رَسُوْل۔

نامِ پاک مُحَمَّد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے مشہور، بہت ہی عظمتوں والا، برکتوں والا نام ہے۔ اس نامِ پاک کی اگر تفصیل کی جائے تو پُورا بیان ہی اسی پر ہو سکتا ہے، عُلَمائے کرام نے اس نامِ پاک کی عظمت و برکت پر پُوری پُوری کتابیں لکھی ہیں۔

نامِ مُحَمَّد کا معنی

قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 2 مبارک نام اَحْمَد اور مُحَمَّد دونوں حَمْد سے بنے ہیں اور ان میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شانوں کا بیان ہے، اَحْمَد کا مطلب ہے: اَجَلُّ مَنْ حَمِدَ یعنی (آج تک اللہ پاک کی جس جس نے تعریف کی ہے، چاہے وہ انسان ہوں، جنّات ہوں، فرشتے ہوں، زمین و آسمان میں پائی جانے والی کوئی مخلوق ہو، درخت، پتّے، حیوانات، چرند پرند، سب چیزیں ہی اللہ پاک کی حمد

بیان کرتی ہیں، ان سب میں) سب سے زیادہ اللہ پاک کی حمد جس ہستی نے کی ہے، وہ ہمارے نبی، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

ایسے ہی نامِ پاک مُحَمَّد کا مطلب ہے: اَفْضَلُ مَنْ حُمِدَ یعنی (آج تک جس جس کی تعریف کی گئی ہے، جس جس لحاظ سے بھی تعریف کی گئی ہے، ان میں) سب سے زیادہ جس ہستی کی تعریف کی گئی، انہیں مُحَمَّد کہتے ہیں۔ (کتاب الشفاء، جز:1، ص176)

مزید فرماتے ہیں: پس معلوم ہوا؛ سب سے زیادہ حمد کرنے والے میرے محبوب آقا ہیں، کائنات میں سب سے زیادہ جن کی تعریف کی گئی وہ بھی میرے آقا ہیں، روزِ قیامت لِوَاءُ الحمد (یعنی حمد کا جھنڈا) بھی آپ ہی کو عطا کیا جائے گا، مقامِ محمود بھی آپ ہی کو عطا ہو گا، پھر روزِ قیامت سب اگلے پچھلے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی تعریف کریں گے، روزِ قیامت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی ایسی حمد کریں گے کہ کبھی کسی نے ایسی حمد نہ کی ہو گی، لہٰذا یہ میرے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں کہ جنہیں مُحَمَّد و احمد کہا جاتا ہے۔ (کتاب الشفاء، جز:1، ص177 ملتقطًا)

نامِ محمد اتنا میٹھا ہے اور کیسا میٹھا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب — مُنھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب — اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب بھی آپ کا مبارک نام ہمارے لبوں پہ آتا ہے، تو ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے ہمارے منہ میں خالص شہد ڈال دیا ہے۔ اسی کیفیت میں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

نامِ پاک الرَّسُوْل

پیاری اسلامی بہنو! میرے اور آپ کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پیارا

نام اَلرَّسُوْل بھی ہے۔ اِصْطِلاح میں رَسُوْل اُس نبی کو کہتے ہیں جو نئی شریعت لائے۔ جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نبی بھی ہیں، رسول بھی ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلام پر تورات شریف نازِل ہوئی اور آپ پر نئی شریعت اُتاری گئی، ایسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نبی بھی ہیں، رسول بھی ہیں، آپ پر بھی نئی شریعت اُتاری گئی، اسی طرح ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبی بھی ہیں، رسول بھی ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آنے سے پچھلی ساری شریعتیں منسوخ ہو گئیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نئی شریعت عطا فرمائی گئی۔

پیارے آقا کی شانِ رسالت

دُنیا میں نبی اور رسول کتنے تشریف لائے، ان کی تعداد مقرر نہیں، البتہ! عُلَمائے کرام یوں کہتے ہیں کہ کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار انبیا تشریف لائے، ان میں 313 رسول ہیں۔ اب ذِہن میں سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول کل 313 ہیں تو پھر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک اَلرَّسُوْل کیسے ہو سکتا ہے؟ رسول تو 313 ہیں، ان سب کا نام اَلرَّسُوْل ہو سکتا ہے؟ لیکن آپ قرآنِ کریم پڑھیے! سورۂ فاتحہ سے سورۂ وَالنّاس تک پڑھ لیجئے! قرآنِ کریم میں جہاں جہاں صِرْف اَلرَّسُوْل آیا ہے، اس کے ساتھ کسی کا نام ذِکْر نہیں کیا گیا تو اس سے مراد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں، اگر کسی اور رسول کا ذِکْر کرنا ہو تو ساتھ میں اُن کا نام بھی ذِکْر کیا جاتا ہے، یعنی جب صِرْف لفظ اَلرَّسُوْل بولا جائے گا تو اس سے مراد رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی مراد ہوں گے۔[1] آخِر وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بھی بنایا ہے تو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔

عُلَمائے کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں صاف صاف لکھا ہے کہ اَصل میں جن

1 ... تفسیرِ نعیمی، پ3، آلِ عمران، تحت الآیۃ:81، 3/591 ملخصًا

کو رسول بنانا تھا، وہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اَصل میں جن کو تاجِ نبوت عطا فرمانا تھا، وہ ہمارے محبوب نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ جن جن کو نبوت عطا ہوئی، جن جن کو رسالت عطا ہوئی، نبوت اُن کی بھی اَصلی ہے، رسالت اُن کی بھی حقیقی ہے مگر اُن کو تاجِ نبوت و رسالت پہنایا گیا ہے تو ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں عطا ہوا ہے۔ دیکھئے! قرآنِ کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ — ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب اللہ نے وعدہ لیا

کس سے وعدہ لیا؟

النَّبِیّٖنَ — ترجمۂ کنزُالعِرفان: نبیوں سے

کیا وعدہ لیا؟

لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ — ترجمۂ کنزُالعِرفان: کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا۔

پھر کیا ہو گا؟

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ — ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا۔

اب اللہ پاک نے ان تمام نبیوں اور رسولوں سے وعدہ لیا کہ

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ(۸۱)

(پ 3، اٰل عمرٰن: 81)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کر لیا اور اس (اقرار) پر میرا بھاری ذِمّہ لے لیا؟ سب نے عرض کی: ہم نے اقرار کر لیا (اللہ نے) فرمایا: تو

(اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں
خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت **تفسیر نعیمی** میں ہے: سارے نبی حضور عَلَیْہِ السَّلام کے نائب ہیں اور ازل میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلام سب کی اَصل ہیں۔ صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: حُضُور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مطلق رسولِ حقیقی ہیں، باقی سارے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام آپ کے تابع ہیں، اسی لئے تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سے آپ کی نبوت کا اقرار لیا گیا، اس سے پتا چلا؛ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے نبیوں کے بھی نبی ہیں۔[1]

اللہ! اللہ! یہ ہے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ رسالت میں یکتائی...!! نبی اور بھی بہت ہیں، رسول اور بھی بہت ہیں مگر ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ عظیمُ الشّان نبی اور عظیمُ الشّان رسول ہیں کہ جن نبیوں کو نبوت اور جن رسولوں کو رسالت عطا ہوئی ہے، وہ نبوت اور رسالت تھی بالکل حقیقی، اصلی مگر عطا محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہوئی ہے، اسی لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خصوصیت کے ساتھ الرَّسُوْل کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نامِ پاک: رَءُوْف و رَحِیْم

پیاری اسلامی بہنو! پارہ: 11، سورۂ توبہ، آیت: 128 میں اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 2 نام ذِکْر فرمائے، ارشاد ہوتا ہے:

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ ترجمۂ کنزُ العِرفان: مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔ (پ11، التوبۃ:128)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی...!! رَءُوْف بھی اللہ پاک کا

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پ3، آلِ عمران، تحت الآیۃ: 81، 3/596 ملتقطًا

نام ہے، رَحِیم بھی اللہ پاک کا نام ہے اور اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت بڑھانے کے لئے یہ دونوں نام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما دیئے ہیں۔

رَءُوْف ورَحِیم کا معنٰی

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رَءُوْف کا معنی ہے: مشقت اور مصیبت دُور کرنے والے اور رَحِیم کا معنٰی ہے: احسان فرمانے اور فائدہ مند چیزیں عطا فرمانے والے۔ (تفسیر نعیمی، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:128، 11/153 بتغیر قلیل)

یعنی اللہ پاک نے فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مومنوں پر رَءُوْف ورَحِیم ہیں تو معلوم ہوا؛ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غُلاموں سے مصیبت دُور فرماتے ہیں، مشکلات میں، پریشانیوں میں، مشقت میں ان کی مدد فرماتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اِحسان فرما کر انہیں فائدہ مند چیزیں عطا بھی فرماتے ہیں۔

ہم آپ کو راضی کر دیں گے

حضرت عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک کی یہ آیت تِلاوت فرمائی جس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام روزِ قیامت اللہ پاک کے حُضُور عرض کریں گے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔ (پ7، المآئدۃ:118)

یہ آیت تلاوت کر کے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گریہ طاری ہو گیا اور اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک! میری امت، میری امت۔ اللہ پاک نے حضرت

جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: اے جبریل (عَلَیْہِ السَّلام)! میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جاؤ اور ان سے پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ انہیں کیا چیز رُلا رہی ہے۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی عرض معروض کی خبر دی۔ اللہ پاک نے حضرت جبریل سے فرمایا: تم میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ آپ کی امت (کی بخشش) کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہ کریں گے۔ (مسلم، ص:99، حدیث:202 ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نامِ پاک: داعِی اِلَی اللہ!

پیاری اسلامی بہنو! میرے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پیارا پاکیزہ نام دَاعِی اِلَی اللہ بھی ہے۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بُلانے والے ہیں۔

الحمدُ للہ! ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بُلایا، گنہگاروں کو نیکی کی طرف بُلایا، بھولے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت کی طرف بُلایا[1] اور سب کو بُلا بُلا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر کر دیا۔ کاش! ہم بھی اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سیرت اپنائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے نام دَاعِی اِلَی اللہ کا فیضان لوٹتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے والی بن جائیں۔

الحمدُ للہ! آپ کی **دعوتِ اسلامی** نیکی کی دعوت عام کرنے والی، پیارے آقا کے پیارے نام دَاعِی اِلَی اللہ کا فیضان لوٹنے والی اور دوسروں تک یہ فیضان پہنچانے والی تحریک ہے۔ الحمدُ للہ! ❁ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرتی ہے ❁ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے کر

1 ... سبل الہدیٰ والرشاد، 1/458 ملخصًا

مسلمان بناتی ہے ❁ گنہگاروں کو نیکی کی دعوت دے کر نیک رستے کا مسافر بناتی ہے ❁ دعوتِ اسلامی امن کا درس دیتی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اِصلاح کی طرف بُلاتی ہے ❁ دعوتِ اسلامی ہمیں اچھا انسان ❁ اچھا مسلمان ❁ اچھا اُمّتی بننے کی ترغیب دِلاتی ہے۔ آپ بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کو اپنایئے! نیکی کی دعوت عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! خُوب بڑھ چڑھ کر 8 دِینی کاموں میں حِصّہ لیجئے! ❁ ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے ❁ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ پُر کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین میں اِضافے کی خاطِر ہفتہ وار رسالے کا مطالعہ کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی کورسز بھی کرتی رہا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زندگی میں بہار (یعنی ایک نمایاں تبدیلی) آجائے گی، دِل میں عشقِ رسول بڑھے گا، نیکیوں کا جذبہ پروان چڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو نیک نمازی بننے اور پیارے آقا کی اچھی، سچی اُمّتی بننے میں کامیاب ہو جائیں گی اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں بھی نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کے آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے مہمان نوازی کے چند آداب سنتی ہیں۔ پہلے تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔[1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[2] (3) سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[3]

☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆ حضرت مفتی

---

1 ... مسند امام احمد، 6/142، حدیث: 17424
2 ... جامع صغیر، ص288، حدیث: 4686
3 ... ابن ماجہ، 4/52، حدیث: 3358

محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3) میزبان سے اجازت لئے بغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[1] ☆ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعاملات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سوالات نہ کرے مثلاً کہنا: ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجود مہمان مُروّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے گا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟ کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادت کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔ ☆ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔[2] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆ میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں قریب میں حاضر رہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دورِ سالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاویٰ ہندیہ، 5/344
2 ... فتاویٰ ہندیہ، 5/344
3 ... فتاویٰ ہندیہ، 5/345

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَقِیْہُ الْعَصْر (یعنی اپنے وقت کے بہت بڑے عالم) حضرت علّامہ مفتی محمد امین صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے درودِ پاک کی فضیلت پر مشہورِ زمانہ کتاب **آبِ کوثر** لکھی ہے، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک سَیِّد صاحِب جن کا نام سید ریاض تھا، وہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا: میرا کاروبار تھا، سارا ٹھپ ہو گیا، اب مجھ پر لاکھوں روپے کا قرضہ ہے، بہت پریشان ہوں، کچھ حل بتایئے!

مفتی امین صاحِب فرماتے ہیں: میں نے شاہ صاحِب کو درودِ پاک کی فضیلت پر لکھی گئی کتاب **آبِ کوثر** پیش کی اور کہا: شاہ صاحِب! آپ یہ کتاب پڑھیئے! اور اس کے مُطابق عَمَل کیجئے! اس کی برکت سے آپ کے کئی مسئلے حل ہو جائیں گے۔

شاہ صاحِب نے کتاب لی اور چلے گئے پھر تقریباً 6 ماہ بعد دوبارہ تشریف لائے، اس بار بہت خوش تھے، چہرے پر رونق تھی، شاہ صاحِب نے بڑی خوشی سے بتایا کہ میرے ذِمّے 7 لاکھ قرض تھا، الحمدُ للہ! اب صِرف ڈیڑھ لاکھ رہ گیا ہے۔

یہ قرض کیسے اُترا؟ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا: ہوا یُوں کہ میں نے **آبِ کوثر** پڑھی، اس میں درودِ پاک کے فضائل پڑھ کر مجھے شوق پیدا ہوا اور میں نے خوب محبّت و شوق کے ساتھ کثرت سے درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔

اِدھر وہ لوگ جن کا میں نے قرضہ دینا تھا، وہ مجھے تنگ کر رہے تھے، ایک دِن میں

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

درودِ پاک پڑھ کر دُعا کے لئے بیٹھا، جیسے ہی بارگاہِ اِلٰہی میں ہاتھ اُٹھائے، پریشانی کی وجہ سے مجھ پر رِقّت طاری ہوگئی، میں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔

الحمدُ للہ! درودِ پاک کی برکت یُوں ظاہِر ہوئی کہ میں نے ایک روز ایمان افروز خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ میں کہیں جارہا ہوں اور ایک شخص سائے کی طرح میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے، چلتے چلتے میں ایک جگہ پہنچا، بہت کھلی اور پُر فضا جگہ تھی، وہاں ایک بہت حَسِین و جمیل، نُورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما تھے، سامنے قرآنِ پاک کھلا ہوا تھا اور وہ قرآنِ مجید کی تلاوت فرمارہے تھے۔ جیسے ہی میں وہاں پہنچا، اُن بزرگ نے آنکھ مبارک اُٹھا کر نہایت شفقت سے ایک نظر مجھے دیکھا اور پھر تلاوت شروع فرمادی۔

وہ شخص جو سائے کی طرح میرے ساتھ ساتھ تھا، میں نے اس سے پوچھا: یہ بزرگ کون ہیں؟ اس نے کہا: شاہ صاحِب! یہی تو وہ حبیبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن پر آپ دُرُودِ پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ اتنا ہی کرم ہوا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

بَس رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس ایک ہی نَظرِ عنایت کی برکت ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے میرا تقریباً ساڑھے 5 لاکھ قرض اُتر گیا۔

مفتی امین صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: وہ شاہ صاحِب 2 ہفتے بعد دوبارہ تشریف لائے اور بتایا کہ الحمدُ للہ! اب مجھے بہترین ملازمت بھی مِل گئی ہے۔ (البُرہان، ص321-323 بتغیر قلیل)

پیاری اسلامی بہنو! الحمدُ للہ! دُرُودِ پاک اَنمول نعمت ہے، اس کی برکت سے مشکلیں حل ہوتی ہیں، تنگ دستی خوشحالی میں بدلتی ہے، گُناہ دُھلتے ہیں، رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور ایک اَہَم ترین فائدہ یہ ہے کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والی کا دُرُود سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی شان میں پہنچتا ہے، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَظرِ عنایت بھی نصیب ہوتی ہے اور آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں تو اپنے غلاموں کو دیدار کا جام بھی عطا فرمادیتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے اور کاش! کہ درودِ پاک کی برکت سے ہمیں محبوبِ خُدا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ کرم نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دو جہاں میں بیڑا پار ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مرضِ وِصال کی ابتدا کب ہوئی؟

صحابیِ رسول حضرت مُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے حکم دیا کہ بقیع شریف میں دَفن ہونے والے خوش نصیبوں کے لئے دُعائے مغفرت کریں، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 راتیں ان کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی۔ دوسری مرتبہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بقیعِ پاک جانے لگے، یہ آدھی رات کا وقت تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے فرمایا: اے ابو مُوَیْہِبَہ! مجھے اَہْلِ بقیع کے لئے دُعائے مغفرت کا حکم ہوا ہے، میری سُواری تیار کر دو! حضرت مُوَیْہِبَہ فرماتے ہیں: میں نے سُواری تیار کر دی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُوار ہوئے، میں پیدل ہی بقیعِ پاک کی طرف چل پڑا، بقیعِ پاک پہنچ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُواری سے اُترے، میں نے سُواری مبارک کو پکڑا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جگہ کھڑے ہوئے اور اَہْلِ بقیع کو یُوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْمَقَابِرِ اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیع والوں سے کچھ مزید باتیں بھی ارشاد فرمائیں، پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو مُوَیْہِبَہ! مجھے دُنیا کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہوں تو ہمیشہ دُنیا میں رہوں، پھر آخر جنّت میں پہنچوں یا ابھی اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاؤں۔

حضرت ابو مُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فوراً عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، ہمیشہ یہاں رہنے، آخر جنّت میں جانے کو اختیار فرمالیجئے! آپ

صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نہیں...!! اے ابو مُوَیْہِبَہ! میں نے اللہ پاک کی مُلاقات کو اختیار کر لیا۔ اس گفتگو کے بعد آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیع پاک والوں کے لئے مغفرت کی دُعا کی اور واپس تشریف لے آئے، اس سے اگلے ہی دِن آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دَرْد شروع ہوا، اسی دَرْد میں آپ کا وِصالِ ظاہِری ہو گیا۔ (مسندِ امام احمد، 6/528، حدیث: 16418-16419 ملتقطا)

مرضِ وِصال کی ابتدا سر درد سے ہوئی

پیاری اسلامی بہنو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ وِصال کی ابتدا سَر دَرْد سے ہوئی۔ چنانچہ مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی صحابی رَضِیَ اللہ عنہ کی جنازہ اور تدفین سے فارِغ ہو کر بقیعِ پاک سے واپس تشریف لائے، اس وقت میرے سَر میں دَرْد ہو رہا تھا، میں نے کہا: ہائے میرا سَر...!! آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عائشہ! (تمہارا نہیں) بلکہ میرا سَر...!! اسی وقت سے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرضِ وِصال شروع ہو گیا۔ [1]

پیاری اسلامی بہنو! اس روایت میں بی بی عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہ عنہا کی بڑی فضیلت کا بیان ہے، عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اَصْل میں سَر دَرْد رسولِ پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تھا، اسی کا اَثَر سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ عنہا کو ہو رہا تھا، اسی لئے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عائشہ! بلکہ میرا سَر! یعنی اے عائشہ! اَصْل میں سَر دَرْد تمہیں نہیں بلکہ مجھے ہو رہا ہے، میرے ہی دَرْد کا اَثَر تم محسوس کر رہی ہو۔ [2]

سُبْحٰنَ اللہ! اس سے معلوم ہوا؛ سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ عنہا عشقِ رسول میں اس مرتبے کو پہنچ چکی تھیں کہ گویا 2 جسم ایک جان تھیں، دَرْد آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہوتا

1... مسندِ امام احمد، 10/528، حدیث: 26659 ملتقطا

2... مرآۃ المناجیح، 8/306 ماخوذًا

تھا، اس کا اَثَر سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عنہا کو ہوا کرتا تھا، اسے کہتے ہیں: فَنَافِی الرَّسُوْل ہونا۔

سَر دَرْد اَکْثَر حاضِرِ خِدْمت رہتا تھا

پیاری اسلامی بہنو! غمخوارِ نبی، مُحِبِّ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ وِصال کی ابتدا سَر دَرْد سے ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں اس دَرْد کی حاضِری صِرْف اسی موقع پر نہ ہوئی بلکہ پُورے یا آدھے سَر کا دَرْد اَکْثَر حاضِرِ خِدْمت رہا کرتا تھا۔[1]

بخار اور دردِ سر مبارَک امراض ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ سَر دَرْد بہت مبارک مرض ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دردِ سَر اور بُخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیائے کرام علیہم السَّلام کو ہوتے تھے۔[2]

سر درد کے شکرانے میں 400 رَکْعَت نَفْل

بیان کیا گیا ہے: حضرت فتح مُوصلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک مرتبہ دَرْدِ سَر ہوا تو خوش ہو کر فرمایا: اللہ پاک نے مجھے وہ مرض عطا فرمایا جو انبیائے کرام علیہم السَّلام کو ہوا کرتا تھا، پھر آپ نے اس کے شکرانے میں 400 نفل ادا فرمائے۔ (سیر اعلام النبلاء، رقم:1697، فتح بن سعید الموصلی، 9/179، بتغیر قلیل)

اللہُ اکبر! غور فرمایئے! ایک یہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے کہ سَر دَرْد ہوا تو شکرانے میں 400 نوافل ادا کئے اور ایک ہم ہیں...!! ہمارے ہاں عموماً معمولی معمولی بیماری پر نماز ہی قضا کر دی جاتی ہے...!! اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ بیمار ہونا بھی ایک نعمت ہے کہ اس کے صدقے گُناہ مٹتے ہیں، نیکیاں ملتی ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں، لہٰذا اگر کبھی بیمار ہو جائیں تو صبر کیجئے! ذِکْرُ اللہ کیجئے! ہو سکے تو نیک کاموں میں اِضافہ کر دیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔

1...لَطَائِفُ المَعَارِف، ص147 ملتقطًا
2...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص118

بیمار کے لئے تحفہ

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ پاک ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف 2 فرشتے بھیجتا ہے کہ جا کر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ پاک کی حمد و ثنا کرتا ہے (مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہے) تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جا کر اس کی بات عرض کرتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اگر میں نے اس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخِل کروں گا اور اگر صحت عطا کی تو اسے پہلے سے بہتر گوشت اور خُون دُوں گا اور اس کے گُناہ معاف کر دوں گا۔ (مؤطا امام مالک، ص497، حدیث:1798 ملتقطًا)

سَر مبارک پر پٹی باندھی

صحابیِٔ رسول حضرت ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مسجد میں تھے، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْد کی وجہ سے سَر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی، ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گِرْد جمع ہو گئے، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ (مُصَنَّفْ اِبْنِ اَبِیْ شَیْبَہ، 8/568، حدیث:17 ملتقطًا)

پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مرضِ وِصال شریف میں) جو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں آپ نے فرمایا: ایک بندے کو اللہ پاک نے اختیار دیا اسے دُنیا کی تازگی اتنی عطا کرے جتنی وہ چاہے اور وہ نعمتیں جو اللہ پاک کے پاس ہیں۔ اس بندے نے وہ اختیار کیا جو اللہ پاک کے پاس ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہو جائیں...!!

راوِی کہتے ہیں: ہمیں تعجب ہوا، لوگ کہنے لگے: ان بزرگ (یعنی ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عنہ) کو دیکھو! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کسی بندے کے متعلق بتا رہے ہیں۔ یہ آخر کیوں رو

دیئے! لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ بندہ جسے اختیار دیا گیا تھا وہ خُود حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے، اس سے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان پر یہ واضح ہو گیا کہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔(بخاری،2/591،حدیث:3904)

اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبے میں صاف صاف فرما دیا کہ مجھے دُنیا میں رہنے یا اللہ پاک کے ہاں جانے کا اختیار دیا گیا تو میں نے اللہ پاک کی مُلاقات کو اختیار کیا۔

اس پر حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہ عنہ نے عرض بھی کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بالآخر جنّت میں تو آپ نے تشریف لے ہی جانا ہے، آپ جنّت کے مالِک ہیں، یہاں رہنے کو اِختیار فرمالیجئے! میں آپ پر خُود کو اپنے ماں باپ کو قربان کر دوں گا۔ اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں رہنا قبول نہ فرمایا بلکہ رَبِّ کائنات کی مُلاقات ہی کو اِختیار فرمایا۔

اس میں بھی اُمّت سے محبّت کا ایک پہلو ہے۔ وہ کیسے؟ آیئے! **حدیثِ پاک** سنتی ہیں: حضرت عقبہ بن عامِر رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیا، اس میں فرمایا: اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ یعنی میں تمہارا پیش رُو ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوضِ کوثر ہے۔(بخاری،1/452،حدیث:1344ملتقطًا)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فَرَط اسے کہتے ہیں جو کسی جماعت سے آگے منزل پر پہنچ کر ان کے قیام و طعام اور ضروریات کا انتظام کرے۔ مطلب یہ ہے کہ اے میرے صحابہ! میں تم سے پہلے جارہا ہوں تاکہ تمہاری شفاعت، تمہاری نجات اور آخرت میں تمہارے آرام کا انتظام کروں۔ تم میں سے جو بھی ایمان پر فوت ہو گا، وہ میرے پاس میری

حفاظت میں میرے انتظام میں اس طرح آئے گا جیسے مُسافِر اپنے گھر آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا؛ مؤمن بندہ مرتے ہی حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچتا ہے بلکہ بعض مؤمنوں کی رُوح نکلنے کے وقت حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں لینے تشریف لاتے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسی عظیم محبّت ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار دیا گیا، اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! چاہیں تو ہمیشہ دُنیا ہی میں تشریف رکھیں، پھر جنّت میں تشریف لے آیئے اور چاہیں تو ابھی رَبِّ کریم کی مُلاقات کے لئے تشریف لائیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں رہنا قبول نہ فرمایا، یہاں سے جانا اختیار فرمایا۔ کیوں؟ اس لئے تاکہ جب میرے اُمّتی اس دُنیا سے رخصت ہوا کریں گے، جان کُنی کے وہ صدمے، رُوح نکلنے کی وہ سختیاں، اتنی سخت تکلیفوں سے گزر کر جب آئیں تو میں ان کی نجات و بخشش کا سامان پہلے سے تیار رکھوں تاکہ میرے اُمّتیوں کو کوئی آزمائش نہ ہو۔

ایک **حدیثِ پاک** میں ہے، فرمایا: حَیَاتِی خَیْرٌ لَّکُم وَ مَمَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اے لوگو! میرا دُنیا میں رہنا بھی تمہارے لئے بہتر ہے، دُنیا سے جانا بھی تمہارے حق میں بہتر ہے، میں جب تک دُنیا میں موجود ہوں، تم سے باتیں کرتا ہوں، تم مجھ سے باتیں کرتے ہو، جب دُنیا سے پردہ کرلوں گا تو تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے، میں تمہارے نیک اعمال دیکھ کر اللہ پاک کا شکر ادا کروں گا، بُرے اعمال دیکھوں گا تو تمہارے لئے دُعائے مغفرت کروں گا۔[2]

اللہ! اللہ! اُمّت کے غمخوار آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت کے ساتھ یہ کیسی نرالی اور بے مثال محبّت ہے۔

اللہ پاک ہمیں ان محبتوں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، ایسے کریم آقا، ایسے

1...مرآۃ المناجیح، 8/286 ملتقطا

2...مسندِ بزّار، 5/308، حدیث: 1925

رحیم آقا، ایسے شفیق آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ محبّت کرنے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے اور آپ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے آقا کا عِلمِ غیب

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عِلمِ غیب عطا فرمایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ (یعنی جو ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہو گا، سب) جانتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے پردہ کب فرمائیں گے، اس کا بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عِلم تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت مرتبہ اس کی طرف اشارے بھی فرمائے، حَجَّۃُ الوِدَاع کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مرتبہ فرمایا: لوگو! مجھ سے دِین سیکھ لو! شاید آئندہ سال میں تمہارے ساتھ نہ رہوں۔[1]

ایک مرتبہ حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے کسی نے پوچھا: کیا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عِلم تھا کہ آپ دُنیا سے کب پردہ فرمائیں گے؟ صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ہاں! (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عِلم تھا)۔ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصال کی علامت اس سُورت میں بیان فرمائی، ارشاد ہوتا ہے:[2]

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ (پ30، النصر:1-3)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

1... تاریخ طبری، 2/205

2... لطائف المعارف، ص142

اس مبارک سُورت کا خُلاصہ یہ ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب اللہ پاک آپ کو شہروں پر غلبہ عطا فرمائے، جس دِین کی دعوت کے لئے آپ تشریف لائے ہیں، لوگ اس دِین میں گروہ در گروہ داخِل ہونے لگیں تو حمد اور استغفار کرتے ہوئے ہماری مُلاقات کے لئے تیار ہو جایئے کیونکہ جو پیغام پہنچانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا، اس کا مقصد پُورا ہو چکا۔

وِصالِ پُر ملال کا واقعہ

امام باقر رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری سے 3 دِن پہلے فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِرِ خدمت ہوئے، عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ کی عزّت اور احترام کے لئے خاص طور پر اس وقت مجھے بھیجا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ خُود کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: اے جبریل! میں غمگین ہوں۔

دُوسرے دِن پھر حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے، یہی بات عرض کی، تیسرے دِن پھر حاضِر ہوے، اب کی بار حضرت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام بھی ساتھ تھے، وہ باہَر ہی رُک گئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضِر ہو کر آپ کا حال پوچھا، پھر حضرت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اندر آنے کی اجازت چاہی، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، آپ کی خِدمت میں حاضِری کی اجازت چاہتے ہیں، انہوں نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں مانگی، آپ کے بعد بھی کسی سے اجازت نہیں لیں گے۔ محبوبِ رَبّ، سردارِ عرب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام اندر آئے، بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں باادب کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ آپ جو

فرمائیں اس پر عمل کروں، اگر حکم ہو تو رُوحِ پاک لے لُوں اور اگر حکم ہو تو رہنے دُوں۔ جانِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ملکُ الموت! کیا تم واقعی ایسے ہی کرو گے؟ عرض کیا: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک آپ کا مشتاق ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام کو رُوحِ پاک قبض کرنے کی اجازت دے دی۔[1]

وِصالِ مصطفےٰ پر صحابۂ کرام کی کیفیات

پیاری اسلامی بہنو! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دُنیا سے پردہ فرمانا صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے لئے کسی قیامت سے کم نہیں تھا، شمعِ نبوت کے وہ پروانے جو چند دِنوں تک چہرۂ پُرنُور کا دیدار نہ کرتے تو ان کے دِل بے قرار ہو جاتے تھے، ظاہِر ہے ان عاشقانِ رسول پر جانِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدائی غم کا کتنا بڑا پہاڑ بن کر گِری ہو گی۔ بِلا مُبالغہ جلیلُ القدر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اس صدمے کی تاب نہ لاتے ہوئے ہوش و حواس کھو بیٹھے، ان کی عقلیں گم ہو گئیں، آوازیں بند ہو گئیں، ان کے لئے یہ سوچنا بھی مشکل ہو گیا کہ اب کیا کہیں اور کیا کریں؟ ❁ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ پر ایسا سکتہ طاری تھا کہ اِدھر اُدھر بھاگے بھاگے پھرتے تھے مگر کسی سے نہ کچھ کہتے تھے، نہ کسی کی کچھ سنتے تھے۔[2] ❁ حضرت علیُ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ رنج و غم میں نڈھال ہو کر اس طرح بیٹھ گئے کہ ان میں اُٹھنے، بیٹھنے اور چلنے پھرنے کی بھی سکت نہ رہی ❁ حضرت عبدُ اللہ بن اُنیس رَضِیَ اللہُ عنہ کو ایسا دھچکا لگا کہ صدمہ برداشت نہ کر سکے، آپ کا ہارٹ فیل ہو گیا ❁ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ اس قدر ہوش و حواس کھو بیٹھے کہ آپ نے ننگی تلوار کھینچ لی، مدینے کی گلیوں میں ادھر اُدھر آتے جاتے اور کہتے

1... شَرْحُ الزُّرْقَانِی، 12/127 ملتقطًا
2... شَرْحُ الزُّرْقَانِی، 12/143

تھے: اگر کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کی وفات ہو گئی تو میں اس تلوار سے اس کی گردن اُڑادوں گا۔(شرح الزرقانی، 12/138 ملتقطا)

❁ اسی طرح پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عنہا پر غم کا جو پہاڑ ٹوٹا، اس کا بھی بیان ممکن نہیں ہے۔ وِصالِ مصطفےٰ کے بعد آپ یہ شعر پڑھا کرتی تھیں:

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا صُبَّتْ عَلَى الأَيَّامِ عُدْنَ لَيَالِيَا[1]

ترجمہ: مجھ پر وہ مصیبت آئی کہ اگر دِنوں پر آتی تو روشن دِن غم سے نڈھال ہو کر سیاہ رات ہو جاتے۔

❁ ایسے ہی حضرت عبدُ اللہ بن زید رَضِیَ اللہ عنہ کو جب وِصالِ پُر ملال کی خبر ملی، اس وقت آپ اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے، خبرِ غم سُن کر آپ نے دُعا کی: اے اللہ پاک! میری آنکھوں کی بنائی ختم فرمادے کہ اب میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ نہ سکوں گا۔(مدارج النبوت، 2/444 بتغیر قلیل)

پیارے آقا کے پیارے یعفور کی کیفیت

پیاری اسلامی بہنو! یہ تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان تھے، ان پر جو غم کا پہاڑ ٹوٹا سو ٹوٹا، ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُواری کا جانور جس کا نام **یَعْفُور** تھا، اس پر بھی گویا قیامت ٹوٹ گئی تھی، سیرت کی مشہور کتاب **سُبُلُ الْھُدٰی** میں ہے: نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے دن (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جانور یعفور) آپ کی جدائی میں اتنا پریشان ہوا کہ اس نے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر جان دے دی۔(سبل الہدیٰ والرشاد، 11/420)

اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اونٹنی کے بارے میں شیخِ محقق شیخ عبدُ الحق

---

[1] ... شرح سنن ابی داؤد لابن رسلان، 1/690، تحت الحدیث:4922

محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **مدارِجُ النبوت میں** نقل فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَضْبَاء نامی اونٹنی نے مرتے دم تک نہ کچھ کھایا نہ ہی کچھ پیا۔ (مدارج النبوت، 2/444 بتغیر قلیل)

خیر! اللہ پاک نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو ہمّت و طاقت سے نوازا، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے خطبہ دیا، جسے سُن کر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے ہوش و حواس بحال ہوئے۔ پھر غسل و کفن وغیرہ کے معاملات کئے گئے۔

انبیا کو بھی اَجَل آنی ہے

پیاری اسلامی بہنو! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر موت طارِی ہوئی، اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ بات بھی یاد رکھئے! کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر موت کا طاری ہونا لمحہ بھر کے لئے تھا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہلے جیسی زندگی عطا کر دی گئی۔

ایک قرآنی آیت کی وضاحت

ایک مرتبہ پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک شخص حاضِر ہوا، عرض کیا: اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ23، الزمر:30)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: (اے حبیب) بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں تو صاف صاف بتا دیا گیا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وفات پا گئے، لہٰذا یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزارِ پُر انوار میں زندہ ہیں؟ پیر صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس آیتِ کریمہ میں یہ تو فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر موت طارِی ہوگی مگر یہ نہیں فرمایا کہ یہ موت ہمیشہ طارِی ہی رہے گی، اور یہی ہمارا عقیدہ ہے، ہم مانتے ہیں کہ اللہ پاک نے جو وعدہ فرمایا کہ ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اس وعدے کو پُورا کرنے

کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر موت طاری کی گئی مگر یہ موت لمحہ بھر کے لئے تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پھر پہلے جیسی دُنیوی، حسّی زندگی عطا کر دی گئی۔ (مہر منیر، ص421 ملخصًا)

تُو زندہ ہے وَاللّٰہ! تُو زندہ ہے واللّٰہ!

سننِ ابو داؤد شریف کی حدیث ہے، صحابۂ کِرَام علیہمُ الرِّضوان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد دُرودِ پاک آپ تک کیسے پہنچے گا؟ فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ اللّٰہ پاک نے انبیا علیہم السَّلام کے جسم کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔[1] ایک اور **حدیثِ پاک** جو بہت مشہور ہے اور اس کو بے شُمار محدثین نے رِوایَت کیا ہے کہ اللّٰہ کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرَام علیہم السَّلام اپنے مزارات میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔[2]

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تو زندہ ہے واللّٰہ! تو زندہ ہے واللّٰہ! مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

وضاحت: اے میرے آقا! اللّٰہ کی قسم! آپ زندہ ہیں، اللّٰہ پاک کی قسم! آپ زندہ ہیں۔ آپ نے صِرْف دُنیا کی ظاہِری نگاہوں سے پردہ فرمالیا ہے۔

یہ قرآن و حدیث سے ثابِت شُدہ سچّا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم السَّلام اپنے اپنے مزارات میں زِندہ ہیں، انہیں رِزْق بھی دیا جاتا ہے، چاہیں تو زمین میں سَفَر بھی فرماتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ اللّٰہ پاک ہمیں دُرُست اسلامی عقائد سیکھنے، ان پر ثابِت قدم رہنے اور شیطانی وسوسوں سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

1...ابن ماجہ، 2/291، حدیث: 1636 2...مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی، 3/139، حدیث: 3425

عِبادت میں اِضافہ فرمادیا

پیاری اسلامی بہنو! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زِندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آخری اَیّام جو ظاہِری دُنیا میں بسر فرمائے، ان میں بھی ہمارے لئے سیکھنے کی باتیں ہیں۔ آیئے! اس تعلق سے چند روایات سنتی ہیں: **حدیثِ پاک میں ہے:** جب سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ پُر ملال کے دِن قریب آئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی عِبادات میں مزید اضافہ فرمادیا۔ آپ ہر سال رمضانُ المبارک میں جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ایک مرتبہ قرآنِ کریم کا دور کیا کرتے تھے، وِصالِ ظاہِری کے سال آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 2 مرتبہ دور فرمایا۔ ہر سال رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن اس سال 20 دنوں کا اعتکاف کیا اور ذکرُ اللہ و استغفار کی کثرت کرنے لگے۔ مسلمانوں کی پیاری امی جان حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں: رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حیاتِ ظاہری کے آخری زمانے میں اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، آتے جاتے ہر وقت سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ کا وِرد فرماتے تھے، میں نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ (لطائف المعارف، ص142 ملتقطًا)

اللہ! اللہ! یہ دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، یہ مالکِ جنّت ہیں، یہ قاسِمِ نعمت ہیں، زمین و آسمان، یہ چاند سورج، ستارے بلکہ کُل جہان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں بنائے گئے ہیں، خُدا کی قسم! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی کا ایک لمحہ بھی فضول نہیں گزرا، اس کے باوُجُود وِصالِ ظاہِری کا وقت قریب آیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے جو بہت زیادہ عِبادت کیا کرتے تھے، اس میں بھی مزید اِضافہ فرمادیا۔

آہ! ایک ہم ہیں، دِن رات گُناہوں میں مَصْرُوف رہتی ہیں، نہ قبر کی فِکْر، نہ حشر کی فِکْر، نہ پُل صراط پر گزرنے کی فِکْر...!! بس ہر وقت دُنیا دُنیا اور دُنیا کمانے میں مَصْرُوف ہیں، ہمیں

تو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہماری موت کب آنی ہے، کیا خبر آج کی رات ہماری آخری رات ہو، کیا خبر کل کا سورج بھی دیکھنا نصیب نہ ہو...!! سوچئے! غور کیجئے! ہمیں گُناہ چھوڑنے، نیکیوں میں اِضافہ کر دینے کی کتنی ضرورت ہے...!!

تسبیح کی فضیلت

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظاہِری زندگی کے آخری اَیّام میں سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کَثْرت سے پڑھا کرتے تھے، ہمیں بھی اس کی عادَت بنانی چاہئے، آیئے! ترغیب کے لئے اس کی فضیلت سن لیتی ہیں:

صحابیِٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو صبح وشام 100 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھ لیا کرے قیامت کے دن کوئی اس سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں لائے گا سوائے اس کے جس نے اس کی مثل پڑھا ہو یا اس سے زیادہ۔ (مسلم، ص1038، حدیث:2692)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نماز

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں سخت بیماری حاضر خدمت تھی، حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہ عنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عنہ نماز پڑھانے میں مشغول تھے اِس دَوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک طبیعت میں کچھ بہتری محسوس فرمائی تو اٹھ کر 2 شخصوں کو سہارا دینے کی سعادت عنایت فرما کر مسجد کی جانب اِس طرح تشریف لے چلے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم زمین پر لگ رہے تھے، حضرتِ ابو بکر صدّیق نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آہٹ (یعنی مبارک قدموں کی آواز) محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے انہیں اشارہ کیا (کہ پیچھے نہ ہٹو) پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ ابو بکر صدّیق کی بائیں جانب بیٹھ گئے، حضرتِ ابو بکر صدّیق کھڑے ہو کر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، حضرتِ ابو بکر صدیق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں (یعنی پیچھے نماز ادا) کر رہے تھے اور لوگ حضرتِ ابو بکر صدیق کی (اِقتدا کر رہے تھے)۔ (بخاری، 1/254، حدیث:713 بتغیر)

پیاری اسلامی بہنو! اِس واقعے سے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جماعت کے ساتھ بہت زیادہ دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ شدید بیماری کی حاضری کی حالت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جماعت کا ترک گوارا نہ ہوا۔ اور آہ! اب عشقِ رسول کے صرف بلند بانگ دعوے رہ گئے ہیں، افسوس! صحت کے باوجود ہماری نمازیں تک چھوٹ جاتی ہیں!

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مرضِ وصال (یعنی جس بیماری میں ظاہری وفات شریف ہوئی اُس) میں فرماتے تھے: نماز کو پابندی سے ادا کرتے رہو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ (ابن ماجہ، 2/282 حدیث:1625)

مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نماز کی پابندی وحفاظت کرو مرتے دم تک نہ چھوڑو! معلوم ہوا کہ نماز بڑا ہی اہم فریضہ ہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خصوصیت سے اس کی وصیت فرمائی، سعادت مند اَولاد باپ کی وصیت سختی سے پوری کرتی ہے۔ سعادت مند اُمتی وہ ہے جو حضور (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اس وصیت پر سختی سے پابندی کرے، اللہ پاک توفیق دے۔ (مرآۃ المناجیح، 5/166)

اللہ پاک ہمیں موت کو یاد کرنے، اس کے لئے تیاری کرنے، نیک کاموں میں مزید اِضافہ کرنے اور نمازوں کے ساتھ گہرا لگاؤ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

پڑوسی کے بارے میں نکات

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ

العالیہ کے رسالے "**قیامت کا امتحان**" سے پڑوسی کے چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[1] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[2] ☆"نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔[3] ☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہل کرے۔ ☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے، ☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆مصیبت کے وقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے، ☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہر کرے، ☆اُس کی لغزشوں سے درگزر کرے، ☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، ☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے، ☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے، ☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے، ☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے، ☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو ان کے بارے میں اُس کی رہنمائی کرے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (31 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ترمذی، 3/379، حدیث: 1951
2... الترغیب والترہیب، 3/241، حدیث: 13
3... نزہۃ القاری، 5/568
4... احیاء العلوم، 2/267 ملخصاً

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔**[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوث پاک کا دیوانہ

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے آبائی گاؤں (گجرات، ہند) کا واقعہ ہے۔ ایک غوثِ پاک کا دیوانہ رہا کرتا تھا، جو گیارہویں شریف نہایت اہتمام کے ساتھ مناتا تھا، ایک خاص بات اُس میں یہ بھی تھی کہ وہ سید زادوں کی بے حد تعظیم کرتا، ننھے منے سید زادوں پر شفقت کا یہ حال تھا کہ انہیں اُٹھائے اُٹھائے پھرتا اور انہیں شِیرِینی (مثلاً کھانے کی میٹھی چیزیں) وغیرہ خرید کر پیش کرتا تھا۔ ایک دن اس دیوانے کا انتقال ہو گیا۔ اس دیوانے کی مَیّت پر چادر ڈالی ہوئی تھی، سوگوار جمع تھے کہ اچانک چادر ہٹا کر وہ غوثِ پاک کا دِیوانہ اُٹھ بیٹھا، لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس نے پُکار کر کہا: ڈرو مت، سنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو کہنے لگا: بات دَرْاَصْل یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے گیارہویں والے پیر، غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ہمارا مرید ہو کر بغیر توبہ کئے مَر گیا؟

1…جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

اُٹھ اور توبہ کرلے۔

الحمد للہ! مجھ میں رُوح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کرلُوں۔ اتنا کہنے کے بعد دِیوانے نے اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کی اور کلمۂ پاک کا وِرْد کرنے لگا، پھر اچانک اس کا سَر ایک طرف ڈھلک گیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔[1]

غوثِ پاک کے دِیوانوں کو مبارک

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** ہمارے غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیسی نِرالی شان ہے۔ الحمدُ للہ! جو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مرید ہیں، ان کے لئے خُوشخبری ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا مرید چاہے کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک تَوبہ نہ کرلے۔[2] اور جو توبہ کر کے دنیا سے جائے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دوزخ سے بچ کر جنت میں پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی وسوسوں کی کاٹ

پیاری اسلامی بہنو! حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے مرید کو زندہ کرنا اور توبہ کی تلقین فرمانا ہمارے غوث پاک کی زبردست کرامت ہے۔ بعض لوگ اَوْلیائے کرام کی اس طرح کی کرامات سُن کر مختلف شیطانی وسوسوں کا شِکار ہو جاتے ہیں، مثلاً یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ زِندہ کرنا اور موت دینا تو اللہ پاک کے اختیار میں ہے، ایک انسان کیسے مُردے زِندہ کر سکتا ہے؟ جو ایک بار موت کے گھاٹ اُتر گیا، اُس کا دوبارہ لوٹ کر دُنیا میں آنا، زِندہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے؟ وغیرہ وغیرہ!

ان سب وسوسوں کا ایک ہی جواب ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

1...جنات کا بادشاہ، ص3-4 بتغیر قلیل 2...بہجۃ الاسرار، ص191

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔ (پ15، بنی اسرائیل:20)

معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی عطا میں کوئی روک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردے زِندہ کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔ الحمدُ للہ! ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کی عطا کے بغیر، اپنی ذاتی طاقت سے مُردے زِندہ کرنا تو بہت دُور کی بات، کوئی ایک تنکا بھی نہیں ہلا سکتا اور اللہ پاک طاقت بخشے تو آدمی مردے بھی زِندہ کر سکتا ہے۔ الحمدُ للہ! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے ہی یہ طاقت بخشی تھی کہ آپ مُردے زِندہ کر لیا کرتے تھے۔ اب کوئی ہے جو اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کر سکے؟

کیا مرنے کے بعد دنیا میں واپس لوٹنا ممکن ہے

اور جہاں تک بات ہے مرنے کے بعد دوبارہ زِندہ ہونے کی تو یہ بالکل ممکن ہے، قرآنِ کریم میں کئی ایسے واقعات موجود ہیں جن میں مُردوں کے زِندہ ہونے کا ذِکْر ہے، سُورۂ بقرہ میں واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک نیک بندے کی گائے کو ذَبح کر کے اس کے گوشت کا ٹکڑا مُردے کو لگایا گیا تو وہ زِندہ ہو گیا ❁ سُورۂ بقرہ ہی میں بنی اسرائیل کے 70 ہزار مُردوں کے زندہ ہونے کا واقعہ بھی موجود ہے ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے 4 پرندے لے کر ذَبح کئے، ان کے گوشت کا قیمہ بنا دیا، پھر ان کا گوشت دُور مختلف پہاڑوں پر رکھا، پھر انہیں پکارا تو وہ گوشت اُڑ کر آیا، قیمہ بنے ہوئے گوشت سے بوٹیاں جُدا جُدا ہوئیں اور اپنے اپنے سروں کے ساتھ جُڑ گئیں، 4 کے 4 پرندے دوبارہ زندہ ہو گئے، یہ واقعہ بھی سورۂ بقرہ میں تیسرے پارے میں موجود ہے ❁ اور اَصْحابِ کہف کا واقعہ تو بڑا مشہور و مَعْرُوف ہے، یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے اُمّتی تھے، ایک ظالِم بادشاہ کے شَر سے بچنے کے لئے اپنا

اِیمان بچانے کی خاطِر ایک غار میں جا کر سوئے، 300 سال سوتے رہے، 300 سال کے بعد اللہ پاک نے انہیں دوبارہ زِندہ کر دیا۔

غرض؛ مُردوں کا زِندہ ہونا یہ کوئی خِلافِ حقیقت بات نہیں ہے، بالکل ممکن ہے، اللہ پاک چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا بھی ہے۔

اَوْلیائے کرام کی شانیں

پیاری اسلامی بہنو! اَوْلیائے کرام بہت بلند رُتبہ لوگ ہوتے ہیں، اللہ پاک ان کو بڑی بڑی شانیں عطا فرماتا ہے۔ پارہ 11، سورۂ یُونُس، آیت: 62–63 اور 64 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ (پ11، یونس:62-64)

ترجمۂ کنزالعرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

مشہور مفسّر قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اے لوگو! کان کھول کر سُن لو! آگاہ رہو! اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک کے دوستوں، اس کے قرب کی سَعادت پانے والوں کی شان یہ ہے کہ ❁ دُنیا میں ان پر کسی مخلوق کا خوف، رُعب اور ڈَر نہیں چھاتا کیونکہ ان کے دِل اللہ پاک کے خوف سے بھرے ہوئے ہیں ❁ انہیں دُنیا و آخرت میں کوئی رنج و غم بھی نہیں ہے، اللہ پاک انہیں ان دونوں تکلیفوں سے محفوظ رکھتا ہے ❁ یہ وہ لوگ ہیں جو سچّے، پکّے مؤمن ہوتے ہیں، یہ ہر وقت متقی پرہیز گار رہتے ہیں ❁ نہ کوئی فرض، واجِب یا سُنّت چھوڑتے ہیں، نہ کوئی ناجائز کام کرتے ہیں ❁ اُن کے لئے دُنیا و آخرت میں خوشخبریاں ہیں ❁ ان کی وِلایت کی گواہی لوگوں

کی زبان پر موجود ہے ❁ ان کی طرف دِل جھکتے ہیں ❁ اور مرتے وقت فرشتے انہیں جنّتی ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں ❁ قیامت کے دن جنّت میں داخلے کے وقت انہیں خوشخبریاں دی جائیں گی ❁ یہ اللہ پاک کے وعدے ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہوتے، اے لوگو! یہ بڑی کامیابی ہے، اس کی طرف رغبت کرو...!!(تفسیر نعیمی، پ11، یونس، تحت الآیۃ:62-63-64 بتغیر قلیل)

اَوْلیائے کرام کی محبّت دِلوں میں ڈالی جاتی ہے

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** اَوْلیائے کرام کی کیسی نِرالی شانیں ہیں، اللہ پاک انہیں دُنیا میں بھی بلند مقامات عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں بلند مقامات دیئے جائیں گے، الحمدُللہ! اَوْلیائے کرام دُنیا میں بھی سردار ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت میں بھی سردار ہوں گے۔ قرآنِ کریم میں اور بھی کئی مقامات پر اَوْلیائے کرام کی شانیں بیان ہوئی ہیں، پارہ:16، سورۂ مریم میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ (پ16، مریم:96)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب رحمٰن ان کے لئے محبت پیدا کردے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا، ایمان کے بلند ترین مقام تک پہنچے، ساری زندگی ان کا ایمان، ان کا عقیدہ ہر عیب سے، ہر کمی سے پاک رہا، وہ ایمان کے لحاظ سے بھی کامِل ہوئے، عقیدے کے لحاظ سے بھی کامِل ہوئے، پھر اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے نیک اَعْمال بھی خوب کئے، انہوں نے اپنی پُوری زِندگی اللہ پاک کی بندگی میں گزاری، ان کی یہ شان ہے کہ اللہ پاک خُود بھی ان سے محبّت فرماتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے دِلوں میں بھی ان کی محبّت رکھ دی جاتی ہے۔

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **مسلم شریف** میں حدیثِ پاک ہے، ہمارے آقا مکی مدنی

مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبّت فرماتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیتا ہے: اِنِّیْ اُحِبُّ فَلَانًا فَاَحِبَّہٗ یعنی (اے جبریل!) میں فُلاں بندے سے محبّت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبّت کرو!

پس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس بندے سے محبّت کرنے لگتے ہیں، پھر یہ محبتوں کا سلسلہ یہیں پر رُکتا نہیں ہے بلکہ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ پھر آسمانوں میں اعلان کر دیا جاتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ یعنی اے آسمان والو! بے شک اللہ پاک فُلاں سے محبّت فرماتا ہے، تم بھی اس سے محبّت کرو!

پس آسمانوں والے فرشتے اس سے محبّت کرنے لگتے ہیں۔ اب گویا سارے آسمانوں میں **وَلِیُّ اللّٰہ** کی محبّت عام ہو جاتی ہے، پھر اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ **حدیثِ پاک** میں ہے: پھر زمین میں اس بندے کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (یعنی لوگوں کے دِل اس کی طرف مائل کر دیئے جاتے ہیں)۔ (مسلم، ص1016، حدیث:2637)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَوْلیائے کرام کی نِرالی شان...!! یہ اللہ پاک کے وہ خوش نصیب بندے ہیں کہ جن سے اللہ پاک بھی محبّت فرماتا ہے، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی محبّت کرتے ہیں اور سارے فرشتے ان سے محبّت کرتے ہیں، پھر ان کی محبّت لوگوں کے دِلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔

فرشتوں کی چند ادائیں

سُبْحٰنَ اللہ! فرشتے اَوْلیائے کرام سے کیسی محبّت کرتے ہیں، یہ بھی سُن لیجئے! علّامہ نَجْمُ الدِّیْن غَزِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ❁ فرشتے ذِکْرُ اللہ کرنے والے (اللہ پاک کے نیک بندوں) سے ہمدردی رکھتے ہیں ❁ فرشتے ان کی تعریف کرتے ہیں ❁ ان سے متعلق اچھا

گمان رکھتے ہیں ❁ اللہ پاک کے حُضُور ان کے نیک کاموں کی گواہی دیتے ہیں ❁ ان کی دُعاؤں پر آمین کہتے ہیں ❁ اَوْلِیائے کرام کے ساتھ محبت رکھتے ہیں ❁ ان کی مجلِس میں بیٹھتے ہیں ❁ سَفَر اور تنہائی میں ان کے ساتھ رہتے ہیں ❁ اور جب اللہ پاک کا کوئی نیک بندہ دُنیا سے رخصت ہو جائے تو فرشتے اس پر غمگین ہوتے ہیں ❁ ان کے جنازے میں بھی شریک ہوتے ہیں ❁ اور ان کے مزارات کی زیارت کے لئے بھی تشریف لاتے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** جب فرشتے اَوْلیائے کرام سے محبّت کرتے ہیں بلکہ صِرْف فرشتے ہی نہیں، ان فرشتوں کے آقا، ہمارے پیارے نبی، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اَوْلیائے کرام سے محبّت فرماتے ہیں بلکہ اُن کا رَبِّ کریم، اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن بھی اَوْلیائے کرام سے محبّت فرماتا ہے، جب اللہ کریم اور اس کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اولیائے کرام سے محبت کرتے ہیں تو ہم کیوں اَوْلیائے کرام سے محبّت نہیں کریں گی۔ ہاں! ہم ضرور اَوْلیائے کرام سے محبّت کرتی ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مرتے دَم تک بلکہ قبر میں اسی پاکیزہ دِینی، ایمانی محبّت کے ساتھ اُتریں گی اور حشر میں بھی اسی محبّت کے ساتھ اُٹھیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

محبّتِ اَوْلیا کی فضیلت پر احادیث

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے نیک پرہیز گار بندوں سے محبّت ہونا بڑی فضیلت کی بات ہے، یہ پاکیزہ محبّت ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، صِرْف پاک طبیعت لوگوں کو ہی عطا کی جاتی ہے اور جس بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی محبّت موجود ہو، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بندہ پاک طبیعت اور اچھی فطرت کا مالِک ہے۔ **حدیثِ پاک** کی مشہور کتاب **مسلم**

---

1 ...حُسْنُ التَّنْبِہِ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشْبِیہِ، 1/231-334-359-344-376ملتقطاً

شریف میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ رُوحیں آپس میں جُڑے ہوئے لشکر ہیں (یعنی اس دُنیا میں جسمِ انسانی میں آنے سے پہلے عالَمِ اَرْواح میں رُوحیں مِل جُل کر رہتی تھیں)۔ پس جو رُوحیں (وہاں یعنی عالَمِ اَرْواح میں) ایک دوسرے سے جان پہچان رکھتی ہیں، (دُنیا میں آکر بھی انہی سے) محبّت کرتی ہیں اور جو وہاں آپس میں اجنبی رہ چکی ہیں، وہ یہاں بھی الگ ہی رہتی ہیں۔ (مسلم، ص1017، حدیث:2638)

اب ذرا غور کیجئے! ❁ جن کے دِلوں میں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محبّت موجود ہے ❁ جو خواجۂ اجمیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرتے ہیں ❁ جو داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرتے ہیں ❁ جو بابا فرید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چاہنے والے ہیں ❁ خواجہ نظام الدین اَوْلیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محبّت کا دَم بھرنے والے ہیں ❁ جو میرے رضا سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محبّت میں دِن رات گزارتے ہیں ❁ وہ کتنے خوش نصیب لوگ ہیں ❁ کتنے پاکیزہ طبیعت لوگ ہیں، اس **حدیثِ پاک** سے پتا چل رہا ہے کہ ہمارے دِلوں میں غوث و خواجہ کی محبّت، اَوْلیائے کرام کی محبّت آج سے نہیں ہزاروں سال سے ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَوْلیائے کرام سے محبّت کرنے والے وہ خوش نصیب ہیں کہ جن کو عالَمِ اَرْواح میں موجود کروڑوں رُوحوں میں جو رُوحیں اچھی لگی تھیں، جن کی طرف یہ مائل ہوئے تھے، وہ کوئی عام لوگ نہیں نیکیاں کرنے والے، اللہ پاک کے محبوب یعنی اَوْلیائے کرام تھے۔

قابلِ رَشک لوگ

پیاری اسلامی بہنو! اَوْلیائے کرام کی محبّت کے بھی کیا کہنے...!! یہ وہ پاکیزہ محبّت ہے جو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جنّت میں جانے کا ذریعہ بن جائے گی۔ جی ہاں! یہ سچّی بات ہے، حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض

کیا: مَتَی السَّاعَۃُ؟ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ (یقیناً ہمارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت کا عِلْم رکھتے ہیں، آپ کو معلوم تھا کہ قیامت کب آئے گی، اسی لئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں، قیامت کس دِن آئے گی، یہ بھی بتایا، کس تاریخ کو آئے گی، یہ بھی بتایا۔ ہاں! صِرْف سال نہیں بتایا، اس لئے کہ سال بتانے کی اجازت نہیں تھی، چنانچہ صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا جواب دینے کی بجائے فرمایا: وَمَاذَا اَعْدَدْتَ لَھَا؟ تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

(صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان یقیناً نمازیں بھی پڑھتے تھے، تلاوت بھی کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے، نیکیوں پر نیکیاں بھی کیا کرتے تھے مگر صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ کا مبارک انداز ہے، آپ نے کسی نیکی پر بھروسہ نہیں کیا، بلکہ عاجزی کرتے ہوئے) عَرض کیا: لَا شَیْءَ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کوئی تیاری نہیں کر پایا (نمازیں تو ہیں، نیکیاں تو ہیں مگر اُن پر بھروسہ نہیں ہے، اللہ پاک چاہے تو قبول فرمائے، نہ چاہے تو قبول نہ فرمائے) اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ (البتہ میرے پاس ایک دولت ہے اور قیامت کے لئے میرے پاس یہی ایک سہارا ہے اور وہ یہ کہ) میں اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتا ہوں۔

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُنا تو فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تم جس سے محبت کرتے ہو، قیامت کے دِن اسی کے ساتھ رہو گے۔ (بخاری، 2/525، حدیث:3688)

سُبْحٰنَ اللہ! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہو گیا کہ دُنیا میں انسان جس کے ساتھ محبّت کرتا ہے، روزِ قیامت اسی کے ساتھ ہو گا۔ اب غور فرمایئے! کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ ❁ جو غوثِ پاک سے محبّت کرتے ہیں ❁ خواجہ ورضا سے محبّت کرتے ہیں ❁ اَوْلیائے کرام کے نام کی محفلیں بھی سجاتے ہیں ❁ ان کے ایصالِ ثواب کا اہتمام بھی کرتے ہیں ❁ ان کا

ذِکْر بھی کرتے ہیں ❁ ان کے گُن بھی گاتے ہیں ❁ اَوْلیائے کرام کا نام سُن کر ❁ ان کی سیرت پڑھ کر ❁ ان کا ذِکْرِ پاک سُن کر جن کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، آج دُنیا میں یہ لوگ اَوْلیاءاللہ سے محبّت کرتے ہیں ❁ کل روزِ قیامت رَبِّ کائنات انہیں ان اَوْلیا کے ساتھ ہی رکھے گا ❁ ان کے ساتھ حشر بھی ہو گا اور ❁ اللہ پاک نے چاہا تو ان کے پیچھے پیچھے جنّت میں بھی پہنچ جائیں گے۔

آپ کو کس سے محبّت ہے...؟

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اسی کے ساتھ ہو گا، جس سے محبّت کرتا ہے۔ (بخاری، 4/147، حدیث:6168)

حدیثِ پاک میں جہاں اَوْلیائے کرام سے محبّت کی فضیلت کا پہلو نکلتا ہے، وہیں یہ حدیثِ پاک ہمارے لئے محبّت کا معیار بھی مقرر کرتی ہے۔ معلوم ہوا: ❁ جو جنّت کے رستے پر چل رہی ہیں ❁ جو نمازیں پڑھتی ہیں، سنّتیں اپناتی ہیں ❁ نیک کام کرتی ہیں ❁ جنّت میں لے جانے والے اَعْمال کرتی ہیں ❁ اگر آج ہم ان سے محبّت کریں گی ❁ ان سے دوستی کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت انہی کے ساتھ ہوں گی اور اللہ نہ کرے! اگر آج ہم جہنّم کے رستے پر چلنے والیوں کے ساتھ بیٹھی ❁ جو نمازیں نہیں پڑھتی ❁ روزے نہیں رکھتی ❁ گانے باجے سنتی ہیں ❁ فلمیں دیکھتی ہیں ❁ لڑائی جھگڑا کرتی ہیں ❁ اللہ و رسول کی نافرمانی کرتی ہیں، اگر ہم نے ایسوں کے ساتھ دوستی لگائی اور خدانخواستہ توبہ کئے بغیر ہی دُنیا سے گئے تو آہ! حدیثِ پاک کے مُطابق روزِ قیامت انہی کے ساتھ اُٹھائی جائیں گی۔ الامان والحفیظ!

صحبتِ صَالِح تُرَا صَالِح کُند　　صحبتِ طَالِح تُرَا طَالِح کُند

ترجمہ: یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی، برے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے نُورانی ستون

پیاری اسلامی بہنو! محبّتِ اولیا کی بھی کیا نرالی فضیلت ہے، آیئے! ایک اور حدیثِ پاک سنتی ہیں؛ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جنّت میں یاقُوت (نامی پتھر) سے بنے ہوئے ستون ہیں، ان کے اُوپر زبرجد سے بنے ہوئے بالاخانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے ستارے چمکتے ہیں۔ پوچھا گیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟ فرمایا: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ یعنی اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والے۔ (مسندِ بزّار، 15/282، حدیث:8776)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی شان ہے...!! اَوْلیائے کرام کے ساتھ محبّت رکھنے کا یہ جو بے مثال اَجر دیا جائے گا، اس کی بھی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی مگر قربان جایئے! اللہ پاک کی عطائیں بے شُمار ہیں، مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ جو اَجر بیان ہوا، یہ صِرْف رضائے رَبّ کے لئے محبّت رکھنے کا اَجر ہے، اس محبّت کے نتیجے میں بندہ جو کچھ کرتا ہے (جیسے غوث و خواجہ کی محبّت میں جو محفلیں سجائی جاتی ہیں، ان کے ایصالِ ثواب کے لئے جو تِلاوت ہوتی ہے، کھانا، پانی اور شیرینی وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے، بھوکوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، ان کی محبّت میں ان کے جیسے اَعْمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ان نیک اَعْمال کا ثواب)، اس اَجر سے علیحدہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 6/605 بتغیر قلیل)

اللہ پاک کا پیارا بنانے والا عمل

پیاری اسلامی بہنو! اَوْلیائے کرام کے ساتھ صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت رکھنے کی کیسی کیسی برکتیں ہیں، بیان بھی کریں تو کہاں تک کریں؟ اس پاکیزہ اور ایمانی محبّت کی ایک بہترین برکت یہ بھی ہے کہ جو بندہ اَوْلیائے کرام کے ساتھ محبّت کرتا ہے، وہ اللہ پاک کا محبوب (یعنی پیارا) بن جاتا ہے۔

مُسلِم شریف میں حدیثِ پاک ہے: ایک شخص تھا، وہ اپنے مسلمان بھائی سے مُلاقات کے لئے گھر سے نکلا، دوسری بستی کی طرف جارہا تھا، اللہ پاک نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو (انسانی شکل میں) بٹھادیا۔ جب وہ شخص فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: فُلاں بستی میں اپنے ایک دِینی بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے (مثلاً اس نے تمہیں کسی مشکل سے بچایا تھا، کوئی رقم وغیرہ دی تھی، تمہاری نوکری لگوائی تھی کہ) تم اس کا بدلہ چُکانے جارہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں تو اس سے صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: بے شک میں اللہ پاک کی طرف سے تیرے لئے پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تُو اس سے اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہے، ایسے ہی اللہ پاک بھی تجھ سے محبّت فرماتا ہے۔ (مسلم، ص996، حدیث:2567)

ایمان کے لئے سب سے مضبوط رَسی

پیاری اسلامی بہنو! اَوْلیائے کرام سے محبّت کے ہم نے جو فضائل سُنے کہ ❁ اس ایمانی محبّت کی برکت سے جنّت ملتی ہے ❁ جنّت میں اُونچے چمکدار بالاخانے ملتے ہیں ❁ اس محبّت کی برکت سے روزِ قیامت امن ملے گا ❁ اللہ پاک کا پیارا بندہ بننے کی سَعادت نصیب ہوگی، یاد رکھئے! یہ ساری کی ساری نعمتیں اُسی وقت ملیں گی، جبکہ آدمی ایمان والا بھی ہو کیونکہ آخرت کی کامیابی کے لئے سب سے بنیادی شرط ایمان ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کی بھی فِکْر کرنی چاہئے۔

اب ہم نے ایمان کی حفاظت کیسے کرنی ہے؟ اس کا طریقہ بھی سن لیجئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّجِدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ جو ایمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) پانا چاہتا ہو، فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ اسے چاہئے کہ اس کے بندوں سے صِرْف اور صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کیا کرے۔ (مستدرک، 1/147، حدیث:3)

امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک لکھی، صحابیِ رسول حضرت بَرّاء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ یعنی ایمان کی سب سے مضبوط رَسّی کون سی ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کیا: نماز۔ فرمایا: نماز بہت اچھی ہے مگر میرے سوال کا جواب یہ نہیں ہے۔ پھر عرض کیا: رمضان کے روزے۔ فرمایا: روزے بھی بہترین عِبادت ہیں مگر میرے سُوال کا جواب یہ بھی نہیں ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کیا: جہاد۔ فرمایا: یہ بھی بہترین عِبادت ہے مگر میرے سوال کا جواب کچھ اور ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: بے شک **ایمان کی سب سے مضبوط رَسّی** یہ ہے کہ **تم اللہ پاک کی رضا کے لئے (اس کے بندوں مثلاً اولیائے کرام سے) محبّت کرو!** (مسندِ امام احمد، 7/532، حدیث:19027 ملتقطًا)

الحمدُ للہ! معلوم ہو گیا کہ ایمان کو سلامت رکھنے کے لئے سب سے مضبوط رَسّی **ایمانی محبّت** ہے۔ یہ بڑی اہم بات ہے، محبّت انسان کو بھٹکنے نہیں دیتی۔ ہم میں سے جتنی بھی اولیائے کرام سے محبت رکھنے والیاں ہیں وہ اپنا جائزہ لیں۔ بہت ساری ایسی ہوں گی کہ اُن کو شیطان وسوسے دِلاتا ہے ❁ تو نماز قضا کر بیٹھتی ہیں ❁ روزے رکھنے میں سُستی ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں ہونی چاہئے، غلط بات ہے ❁ نماز قضا کرنا ❁ روزے نہ رکھنا یہ گُناہ کے کام ہیں مگر جو بات عرض کرنا چاہ رہی ہوں، وہ یہ کہ اگر دِل میں اللہ و رسول کی محبّت موجود ہے، اَولیائے کرام کی محبّت موجود ہے تو دعویٰ ہے کہ ❁ اللہ پاک ❁ اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ❁ صحابۂ کرام ❁ اَہْلِ بیتِ اطہار ❁ اَولیائے کرام کے متعلق گستاخی والا خیال کبھی نہیں آیا ہو گا۔ ابھی تک الحمدُ للہ! مسلمانوں میں اتنی غیرت موجود ہے، بڑے بڑے فتنے اُٹھتے ہیں، لوگ فتنے پھیلانے والوں کی طرف مائل بھی ہو جاتے ہیں لیکن جب سامنے والا اللہ پاک کی شان میں غلط لفظ بولتا ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

گستاخی کرتا ہے، صحابۂ کرام، اَہلِ بیتِ اطہار رضی اللہُ عنہم یا اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی شان میں نازیبا جملے بکتا ہے تو دِل میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے، پھر اس کی کوئی بات سننے کو دِل نہیں کرتا، یُوں انسان، اللہ ورسول کی محبّت کی برکت سے، اَوْلیائے کرام کی محبّت کی برکت سے فتنے کا شکار ہونے سے بچ جاتا ہے۔ پتا چلا؛ اَوْلیائے کرام کی محبّت، صحابہ واَہلِ بیت کی محبّت ایمان کی مضبوط ترین رَسّی ہے، جب تک ہم نے یہ رَسّی مضبوطی سے تھامی ہوئی ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ایمان محفوظ ہے۔ اگر یہ رَسّی ہاتھ سے چُھوٹ گئی تو فتنوں سے بھری ہوئی اس دُنیا میں ایمان بچانا سخت دُشوار ہو جائے گا۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ صحابۂ کرام، اَہلِ بیت اور اَوْلیائے کرام کے ساتھ خُوب محبّت کریں، اس پاکیزہ اور ایمانی محبّت کو دِل میں قائم رکھنے کے لئے کوششیں بھی کرتی رہیں، ان کی پاکیزہ سیرت پڑھتی رہیں، ان کے ذِکْر کی محافِل سجاتی رہیں، صِرْف وصِرْف ان اسلامی بہنوں کے پاس بیٹھیں جو صحابۂ کرام واولیائے کرام سے محبت کرنے والی ہوں، انہیں کے ساتھ دوستی رکھیں، اَوّل تو سوشل میڈیا کا استعمال ہی سخت خطرناک ہے، اگر سوشل میڈیا استعمال کرتی بھی ہیں، تب بھی صِرْف وصِرْف عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ واَوْلیا ہی کی گفتگو سُنیں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ پاکیزہ اور ایمانی محبّت دِل میں مضبوط رہے گی، یہ محبّت مضبوط رہی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ایمان سلامت لے کر دُنیا سے رخصت ہوں گی۔

اَوْلیائے کرام سے بُغض رکھنے سے بچئے

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے اَوْلیائے کرام سے محبّت کے فضائل اور اس کی برکات سُنیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذِہن میں رکھئے! کہ اَوْلیائے کرام سے بُغض رکھنا، ان کی نفرت دِل میں پالنا، اَوْلیائے کرام کی گستاخیاں کرنا، ان کی شان میں ہلکے لفظ بولنا بہت ہی خطرناک اور دُنیا وآخرت میں ہلاکت کا سبب ہے۔ **بخاری شریف** میں حدیثِ پاک ہے اور یہ حدیث

بھی **حدیثِ قدسی** ہے یعنی کلام اللہ پاک کا ہے، بیان مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جو میرے کسی وَلی سے دُشمنی رکھے، میں اسے اِعْلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (بخاری، 4/248، حدیث:6502)

یہ ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلیائے کرام کا مَقام و مرتبہ، اَوْلیائے کرام کی عزّت، اور جس بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی ذَرَّہ برابر بھی دُشمنی ہو، وہ بندہ کبھی اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ نہیں بن سکتا، ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا کہ بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی دُشمنی بھی ہو اور وہ اس دُشمنی کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کو راضی کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے، کیوں؟ اس لئے کہ جس دِل میں اَوْلیا کی دُشمنی ہو، اللہ پاک اس سے اِعْلانِ جنگ فرماتا ہے۔

اللہ پاک کا غضب والا کلام

امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی کتاب **الزُّہد** میں ہے: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: اے موسیٰ! یاد رکھئے! جو بندہ میرے کسی ولی کی گستاخی کرتا ہے یا اسے خوف زدہ کرتا ہے تو تحقیق اس نے مجھ سے اِعْلانِ جنگ کیا۔ پس میں بہت ہی جلد اپنے اَوْلیاء کی مدد کرتا ہوں ❁ کیا مجھ سے اِعْلانِ جنگ کرنے والا یہ سمجھتا ہے ❁ کہ وہ میرے سامنے کھڑا ہو سکے گا؟ ❁ کیا اس کا یہ گمان ہے کہ مجھے عاجز کر دے گا؟ ❁ کیا اسے لگتا ہے کہ مجھ سے بڑھ جائے گا؟ ❁ کیا وہ مجھے شکست دے لے گا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے...؟ جبکہ میں دُنیا و آخرت میں اپنے اَوْلیا کا بدلہ لینے والا ہوں۔ (الزہد لاحمد بن حنبل، ص:96، حدیث:342)

اللہ! اللہ! یہ کیسا غضب والا کلام ہے...!! اَوْلیائے کرام سے دُشمنی رکھنے والوں کو کیسا ڈانٹا گیا ہے...!! تاریخ گواہ ہے، جس نے بھی اَوْلیائے کرام کو تکلیف پہنچائی ہے اس کا انجام عبرتناک ہی ہوا ہے۔

تکلیف پہنچانے والے عبرتناک موت مرے

پیاری اسلامی بہنو! علّامہ محمد بن یحییٰ حلبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلاد کو بھی اگر کسی نے اَذِیّت پہنچائی تو وہ خود بھی تباہ و برباد ہوا اور اس کی اَوْلاد بھی ہلاک ہو گئی۔ چنانچہ ❁ شیخ احمد بن قاسم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلاد میں سے ہیں، ایک بدبخت نے ایک مرتبہ انہیں سخت تکلیف پہنچائی، ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ پاک نے اسے تباہ و برباد کر دیا، یہاں تک کہ اس کی اَوْلاد میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا، رَبِّ کائنات نے اس کی نسل ہی مٹا دی ❁ اسی طرح وزیر ناصِرُ الدّین نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اَوْلادِ پاک کو طرح طرح سے ستایا، یہاں تک کہ اُنہیں شہر بغداد سے نکال دیا۔ اللہ پاک نے اسے اس گستاخی کی سزا دی اور یہ وزیر انتہائی دردناک طریقے سے موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ:56)

اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی گستاخی اور ان کی دُشمنی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہمارے دِلوں میں ہمیشہ اَوْلیائے کرام کی محبّت جگمگاتی رہے، کاش! اسی محبّت میں زِندہ رہیں، اسی میں مریں، روزِ قیامت اس محبّت کے ساتھ ہی اُٹھیں اور اسی کے صدقے بلاحِساب جنّت میں داخِل ہو جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مَحفُوظ سَدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مُجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گیارہویں شریف کی نیاز

پیاری اسلامی بہنو! گیارہویں شریف کا مہینا شروع ہو چکا ہے، کوئی بھی نیک کام کر کے اولیائے کرام کو اُس کا ثواب پہنچانا، اِسی طرح اُن کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانا کھلانا بہت نیکی اور بَرَکت والا کام ہے، اِسے ”نذر و نیاز“ بھی کہا جاتا ہے، خاص طور پر ولیوں کے سردار،

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں شریف کی نیاز اور فاتحہ کرنا تو بہت ہی عظمت اور بھلائی والی چیز ہے۔ یاد رہے کہ ثواب پہنچانے سے ہماری نیکیاں ختم نہیں ہوتیں بلکہ اور بڑھ جاتی ہیں۔ اولیائے کِرام کا عُرس یعنی برسی وغیرہ منانا اور اُن کو ثواب پہنچانے کا اہتمام کرنا جیسے: فاتحہ دلانا، قرآن پڑھنا اور نعت خوانی کرنا وغیرہ بہت ثواب والے اعمال ہیں۔ (مگر اِس موقع پر کوئی بھی کام شریعت کے خلاف نہیں ہونا چاہئے، جس جگہ خلافِ شرع کام ہوتے ہیں وہاں جانے کی اِجازت نہیں)۔ (بہار شریعت، 1/277-264، ماخوذاً)

اسی طرح ہمارے خاندان میں سے جو افراد انتقال کر گئے ہیں، ہمیں انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہر ماہ میں کئی بزرگانِ دین کے عرس کے ایام آتے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ اس کے بڑے فائدے ہیں۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بِالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہو تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بِالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیعت ہونے کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالامال ہو جایئے۔

یاد رہے! **کسی پیرِ کامل سے** بیعت ہونے کی بہت برکتیں اور بڑے فائدے ہیں، مثلاً اِس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی

ہے۔☆**فرض علوم** سیکھنے کی سوچ ملتی ہے۔☆**حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔☆**جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے۔☆شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔☆دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے۔☆بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔☆دین کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔☆گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے۔☆دینی و دنیاوی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔☆انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔اَلْغرض! پیرِ کامل سے بیعت ہونے کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

مِلا سلسلہ قادری فضلِ ربّ سے　　میں ہوں کس قدر بَختور غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت ہونے کے نکات

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں:☆دنیا میں کسی نیک شخص کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے شریعت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بیعت کرکے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشدِ کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔☆شیخ جامع شرائط سے بیعت ہونا سُنّتِ مُتوارِثہ مسلمین ہے اور اس میں بے شمار منافع و برکتِ دین و دنیا و آخرت ہیں۔☆پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرکت سے مرید اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے دینی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔☆جو کسی شیخ جامعِ شرائط سے بیعت ہو تو دوسرے سے بیعت نہ ہو۔☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔☆مرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔☆ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہوسکتے۔☆جو

مرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غَیرِ فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔ ☆بذریعہ خط بیعت ہو سکتی ہے۔ ☆بذریعہ قاصد یا خط مرید ہو سکتے ہیں۔ ☆پیر کے افعال و اقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجبِ محرومیٔ برکاتِ دارین ہے۔ ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بزرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہے۔ ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور باادب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔ حضرت ذُوالنّون مِصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدب کا خیال نہیں رکھتا تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . حوالہ جات کے لئے دیکھئے اسلامی بیانات جلد16 ص271

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

غوثِ اَعْظَم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی زِندگی کا ایک لمبا عرصہ مجاہدات میں گزارا، جب آپ بغداد شریف میں عِلْمِ دِین پڑھتے تھے، آپ کا معمول تھا کہ مدرسے کے اَسْباق پڑھ کر جنگلوں کی طرف چلے جاتے، وہیں سبق یاد کرتے اور عبادت میں بھی مَصْرُوف رہتے، اسی زمانے کی بات ہے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسی غار کے قریب ایک پتھر دیکھا، اس پر ایک دُرُودِ پاک لکھا ہوا تھا، ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ یہ دُرُودِ پاک ایک مرتبہ پڑھنے سے 50 ہزار دُرُود شریف کا ثواب ملتا ہے، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ دُرُود شریف لکھ لیا اور اسے پڑھنے لگے، بعد میں ایک روز آپ کو خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اُسی دُرُود شریف کے متعلق پوچھا: (کہ کیا واقعی وہ دُرُود شریف پڑھنے سے 50 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے؟) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نہیں، اس دُرُود شریف کو پڑھنے سے 50 ہزار نہیں بلکہ 70 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص256)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی اپنے محبوب کی اُمّت پر کرم نوازیاں دیکھئے! جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے، روایات کے مطابق اسے 10 نیکیاں ملتی ہیں، 10 گُناہ معاف ہوتے ہیں اور 10 درجات بلند کئے جاتے ہیں۔[1] یہی کرم نوازی کتنی عظیم ہے کہ ایک مرتبہ درود

1 ... سنن الکبری امام نسائی، 1/385، حدیث:1220

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

شریف پڑھنے سے اتنا ثواب ملے، پھر اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ کہ کئی ایسے درود شریف ہیں، جنہیں صِرف ایک مرتبہ پڑھنے سے صِرف ایک درود شریف کا نہیں بلکہ کئی ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے، کتابوں میں کئی ایسے درود شریف لکھے ہیں، جنہیں پڑھنے سے ایک لاکھ درود شریف کا ثواب ملتا ہے اور حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے پتھر پر لکھا ہوا جو درود شریف دیکھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر بتایا کہ اسے ایک مرتبہ پڑھنے سے 70 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ!

کاش! ہم ان کرم نوازیوں کی قدر کر پائیں۔ ہمارے پیر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اے اُمَّتِ مُحَمَّد! اللہ پاک کا شکر کیا کرو کہ پہلی اُمّتیں جتنا عَمَل کرتی تھیں، اللہ پاک اُن کی نسبت تم سے تھوڑے عَمَل پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کَثْرت سے درود شریف پڑھا کرو! (الفتح الربانی، ص24-25 بتقدم وتاخر)

اللہ پاک ہمیں کَثْرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے! شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ میں **درودِ غوثیہ** لکھا ہے، آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے پڑھ لیتی ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ آلِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَس ایک ہفتے کی مشقت رہتی ہے...!!

حضرت احمد بن مُبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ایک عجمی (یعنی غیر عربی) شخص جس کا نام اُبَیّ تھا، یہ حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا شاگرد تھا، یہ شخص بہت کُند ذِہن (کمزور ذہن) کا مالک تھا، بڑی محنت اور کوشش سے سمجھانے کے باوُجُود مسئلہ سمجھ نہیں پاتا تھا مگر حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کمال شفقت، مہربانی اور طالبِ عِلْمِ دِین سے لگاؤ تھا کہ

آپ بہت محنت سے اُسے سبق پڑھایا کرتے تھے، اسے سمجھ نہ آتا تو آپ بار بار سمجھاتے۔

احمد بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حُضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے اسی شاگرد کو بہت محنت سے سبق پڑھا رہے تھے، اسی دوران اِبْنِ سَمْحَل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں آگئے، جب ابنِ سَمْحَل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ حُضور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس طالبِ عِلْمِ دِین کو دِینی سبق پڑھانے میں بہت محنت و مشقت اُٹھا رہے ہیں تو حیران ہوئے، جب وہ طالبِ عِلْم سبق پڑھ کر چلا گیا تو اِبْنِ سَمْحَل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: مجھے بڑی حیرانی ہے کہ آپ ایک کُند ذِہن کو پڑھانے کے لئے اتنی مشقت اُٹھا رہے ہیں۔ اس پر غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اس کے ساتھ میری محنت و مشقت کے دن ایک ہفتے سے بھی کم رہ گئے ہیں، ایک ہفتہ بھی نہ گزرے گا کہ یہ بے چارہ دُنیا سے رُخصت ہو جائے گا۔**

اِبْنِ سَمْحَل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسا حُضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا تھا، بالکل ویسا ہی ہوا، ہفتے کا آخری دِن تھا کہ اس طالبِ عِلْم کا انتقال ہو گیا۔[1]

اَوْلیائے کرام کو بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس ایمان افروز واقعے میں سیکھنے کے بہت سے مدنی پھول ہیں؛ پہلا مدنی پھول تو یہ ملا کہ اَوْلیائے کرام بھی اللہ پاک کی عطا سے آئندہ کی باتیں جان لیتے ہیں، انہیں بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے۔ پارہ:29، سورۂ جِنّ، آیت:26-27 کے تحت ائمۂ کرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں:

1... قلائد الجواہر، ص37 بتغیر قلیل

عِلْمِ غیب 2 طرح کا ہے؛(1):ایک خاص عِلْمِ غیب؛ یہ صِرْف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عطا کیا جاتا ہے اور (2):دوسرا وہ عِلْمِ غیب جو رسولوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اللہ پاک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واسطے سے یا بذریعہ اِلْہام اَوْلیائے کرام کے دِل میں بعض غیب کی باتیں ڈال دیتا ہے۔(شرح مقاصد،3/329-330)

بہارِ شریعت میں ہے:انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام غیب کی خبر دینے کے لئے ہی آتے ہیں کہ جنّت، دوزخ، حَشْر نشر، عذاب، ثواب (یہ سب باتیں) غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں بتائیں جن تک عقل اور حوّاس (یعنی آنکھ، کان وغیرہ) کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اَوْلیا کو بھی عِلْمِ غیب عطا ہوتا ہے مگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واسطے سے۔(بہارِ شریعت،1/46، حصہ:1 بتغیر قلیل)

اَوْلیائے کرام کی نگاہِ کرامت کا کمال

بُخاری شریف میں حدیثِ قُدْسی ہے، اس میں اللہ پاک نے اولیائے کرام کی شانیں بیان فرمائیں، اس حدیثِ قُدْسی میں یہ بھی ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہوں تو کُنْتُ بَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔(بخاری،4/248، حدیث:6502ملتقطاً)

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہے اور اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے، تب وہ بندہ فَنَافِی اللہ کے درجے پر پہنچ جاتا ہے، اب اس کے اَعْضَا میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں کام کرتی ہیں[1] اور انہی اَعْضَا میں ایک آنکھ بھی ہے، بظاہِر

1...مرآۃ المناجیح،3/361

دیکھنے میں اُس کی آنکھ عام لوگوں کی آنکھ جیسی ہی ہوتی ہے مگر وہ رَبِّ کریم کے نُور سے دیکھتا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے! ہم جیسے عام لوگوں کی آنکھ کا کتنا کمال ہے، ہم آنکھ اُٹھائیں تو ہماری نظر لمحہ بھر میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو غور فرمایئے! اللہ پاک کے محبوب بندے، اس کے اَوْلیائے کاملین جو آنکھ کی پُتلی سے نہیں بلکہ رَبّ کے دیئے ہوئے نُور سے، اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے دیکھتے ہیں، جب وہ آنکھ اُٹھائیں گے تو اُن کی نگاہ کہاں تک جائے گی؟ ہماری نگاہ پلک جھپکنے کی دیر میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو یقیناً جو نُورِ خُدا سے، رَبِّ کریم کی عطا کی ہوئی خاص طاقت سے دیکھے، اس کی نگاہ صِرْف آسمان تک نہیں ٹھہرتی بلکہ آسمان سے پار لوحِ محفوظ تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ تِرْمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ مؤمن کی فراست سے بچو کہ مؤمن اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے۔ (ترمذی، 5/88، حدیث:3138)

بہر حال! اَوْلیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے، سرکار غوثِ اعظم، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بھی غیب کا عِلْم عطا کیا گیا تھا، اسی لئے آپ نے ایک ہفتہ پہلے ہی جان لیا کہ یہ شاگرد ایک ہفتے میں دُنیا سے چلا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِصْلاحِ اُمَّت کا دَرْد

دوسرے نمبر پر اس واقعہ میں غور فرمایئے! حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دِل میں اُمّت کی خیر خواہی اور اِصْلاح کا کیسا جذبہ تھا! آپ کا شاگرد انتہائی کُند ذہن ہے، اَوّل تو یہ کہ ہمارے ہاں بعض اساتذہ کا یہ رَوِیَّہ ہوتا ہے کہ کُند ذہن شاگرد کو جلی کٹی سُناتے ہیں، مارتے، ڈانٹتے ہیں بلکہ بسا اَوْقات یہ بھی کہہ دیتے ہیں **کہ جاؤ! کام کرو! پڑھنا تمہارے بَس کی بات نہیں۔**

مگر قربان جایئے! حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے کُند ذِہن

شاگرد کو مدرسے سے نکالتے نہیں ہیں، آپ جانتے ہیں کہ اس نے پڑھ کر کوئی بڑا عالِم نہیں بننا، اس کے ذریعے عِلْمِ دِین کا نُور نہیں پھیلے گا بلکہ یہ بے چارا تو عالِمِ دِین بننے سے پہلے ہی دُنیا سے چلا جائے گا، اس کے باوُجُود آپ محنت کرتے ہیں، مشقت اُٹھاتے ہیں اور اسے پڑھائے جاتے ہیں تاکہ یہ عِلْمِ دِین سے وابستہ رہے، مدرسے میں آتا رہے کہ عِلْمِ دِین کے جو فضائل ہیں وہ دوسرے کاموں کے نہیں ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کرے یہ اِصْلاحِ اُمّت کا دَرْد، خیر خواہی کا جذبہ، دوسروں کا بھلا سوچنے کی عادَت ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ ملے، ہم بھی اپنی اسلامی بہنوں کی خیر خواہ بنیں، ہم خُود بھی نفس و شیطان کی چالوں سے بچیں، خود بھی نیک کام کریں، گُناہوں سے بچیں اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی نیکی کی دعوت دیتی رہا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کی مبارک زِندگی کا ایک اہم مقصد

شَوَّالُ الْمُکَرَّم، 545 ہجری، جمعہ کا دِن تھا، حُضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسہ میں **مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی** کے موضوع پر بیان کیا، دورانِ بیان آپ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دِل میں مخلوق کی خیر خواہی کا جذبہ ڈال دیا اور **مخلوق کی خیر خواہی کرنا میری زِندگی کا بڑا مقصد بنایا۔** بے شک مَیں تمہیں نصیحت کرنے والا ہوں، مَیں اس پر تم سے کوئی جزا نہیں چاہتا، میری خوشی اسی میں ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ! اگر تم ہلاک ہوئے تو مجھے غَم ہو گا۔ (الفتح الربانی، ص 41)

غوثِ پاک اور خیر خواہیٔ اُمّت کا جذبہ

پیاری اسلامی بہنو! حُضور غوثِ اعظم، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں اُمّت کی

خیر خواہی کا جذبہ کس قدر بھرا ہوا تھا، اس کا اندازہ لگانے کے لئے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک اِیمان افروز فرمان سنیئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ فرمان سُن کر عاشقانِ غوثِ اعظم کا دِل جھوم جائے گا۔

546 سنِ ہجری، رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا تھا، جمعہ کے دِن حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں تَوحید کے موضوع پر طَوِیل بیان فرمایا، بیان کے آخر میں گفتگو کو سمیٹتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہاری طرف صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، میرے اندر تمہارے لئے ایسی رحم دِلی اور شفقت ہے کہ **اگر ہو سکتا تو میں تمہاری جگہ تم میں سے ہر ایک کی قبر میں خُود اُترتا اور تمہاری طرف سے نَکِیرَیْن کو جواب بھی خُود ہی دیتا...!!** (الفتح الربانی، ص318)

اللہ اکبر! غور فرمایئے! یہ کیسی خیر خواہی ہے! یہ کیسا عظیم جذبہ ہے...!! قبر کی پہلی رات کیسی سخت ترین رات ہوتی ہے، مُردہ صدموں سے دوچار ہوتا ہے، دُنیا چھوٹنے کا غم، اَوْلاد کی جُدائی کا غَم، پھر رُوح نکلنے کی تکلیف، قبر کی وَحشت، اندھیرا، تنہائی، پھر اس کے ساتھ ہی فرشتے قبر کی دِیواریں چیرتے ہوئے آجاتے ہیں، میّت سے سوالات کرتے ہیں۔

اس دُنیا میں ہمارے رشتے دار ہیں، ان کے علاوہ بھی کئی لوگ ہمارے جاننے والے ہوتے ہیں، کوئی تو بَس اپنے مطلب تک ہوتا ہے اور جو باوَفا زِندگی بھر ساتھ نبھاتے بھی ہیں تو صِرْف قبر کے کنارے تک، شاید سگا باپ بھی اپنے بیٹے کے لئے ایسی خواہش نہ کر سکے کہ بیٹا...! مَیں چاہتا ہوں، تمہاری جگہ تمہاری قبر میں، میں لیٹ جاؤں اور تمہاری طرف سے نَکِیرَیْن کے جوابات دُوں۔ یہ پیروں کے پِیر، سیدنا شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جو فرمارہے ہیں: اے میرے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتیو! میری خواہش تو یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو بھی قبر کی وَحشت و تنہائی سے دوچار نہ ہونا پڑے، تم میں سے کسی کی بھی قبر جہنّم کا گڑھا نہ بنے، مَیں خُود

تمہاری قبر میں اُتروں اور تمہاری طرف سے نکیرَین کے سوالوں کے جواب بھی خُود ہی دُوں تاکہ تمہاری قبر جنّت کے باغوں میں سے باغ بن جائے اور تم نجات پاجاؤ...!!

اللہ پاک حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ کاش! ہم آپ کی کامِل مرید بن جائیں۔

غوثِ پاک کا مختصر تعارُف

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ الحمدللہ! مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبد القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مدد گار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں۔ اس کے علاوہ آپ گیارہویں والے پیر / بزرگ سے بھی مشہور ہیں۔

❁ حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا[1] ❁ آپ وَلیوں کے ولی ہیں، پیروں کے پیر ہیں، سلطانُ الاولیا (یعنی ولیوں کے سردار) ہیں ❁ جس طرح آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وِلایَت میں بہت بلند رُتبہ رکھتے ہیں ❁ اسی طرح عِلْم میں بھی بہت اُونچے مقام کے مالِک ہیں ❁ آپ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی تھے ❁ باقاعدہ فتوے بھی لکھا کرتے تھے ❁ اور مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے۔

غوثِ پاک مُحْیُ الدِّین ہیں

پیاری اسلامی بہنو! 5 ویں صدی ہجری یعنی جس دور میں حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تشریف آوری ہوئی، اس وقت اُمَّتِ مسلمہ کئی آزمائشوں کا شکار تھی،

1... غوث پاک کے حالات، ص15 بتغیر قلیل

مسلمانوں کے عقائد و نظریات پر حملے کئے جارہے تھے، بدمذہبی پھیل رہی تھی، مسلمانوں کے اَخلاق و کردار کو خراب کیا جارہا تھا، غیر مسلم سازشیں رچارہے تھے، اُندُلس (موجودہ اسپین) میں مُسلِم حکومت دم توڑ رہی تھی، مِصر میں غیر مسلموں کا قبضہ ہو چکا تھا اور عراق میں حَسَن صبّاح (نامی مُنافق اور انتہائی سَفّاک شخص) کی تنظیم قتل وغارت اور لوٹ مار مچارہی تھی اور بغداد شریف جو اس وقت دار الخِلافہ تھا، یہاں کے حالات ایسے تھے کہ کہا جاتا تھا:

قَارُوْنُ لَوْ حَلَّ بِهَا جَازَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ

یعنی قارُون جیسا امیر کبیر شخص بھی اگر بغداد میں رہائش اختیار کرے تو (وہاں کے حالات، مہنگائی اور اخراجات کی وجہ سے اتنا کنگال ہو جائے گا کہ) اس کو بھی زکوٰۃ لگ سکے گی۔

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایسے نازُک حالات میں دِین کی خِدمت کی، اُمّتِ مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا، دِین کی اَصْل تعلیمات کو زِندہ کیا اور مسلمانوں کے اَخلاق و کردار میں قرآن وسُنّت اور دینی تعلیمات کا نُور بھر دیا۔ آپ کی انہی خدمات کی وجہ سے آپ کو مُحْیُ الدِّیْن (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) کہا جاتا ہے۔

غوثِ پاک کے ایمان افروز بیانات

حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خدمتِ دِین کے لئے تَدْرِیْس اور بیانات کا شعبہ اختیار فرمایا، آپ اپنے مدرسے میں باقاعدہ عِلْمِ دِین پڑھایا کرتے تھے ❁ حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہفتے میں 3 دِن بیان فرمایا کرتے تھے ❁ ابراہیم بن سعد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عُلَما والا لباس پہنتے اور اُونچی جگہ (مثلاً منبر وغیرہ پر) بیٹھ کر بیان فرماتے ❁ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدا میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے، پھر آہستہ آہستہ لوگوں کا ہجوم ہونے لگا، لوگ دُور دراز سے گھوڑوں، خچروں اور اُونٹوں وغیرہ پر سُوار ہو کر بیان سننے کے لئے آتے، اُس وقت تقریباً 70 ہزار

کا اجتماع ہوتا تھا (بعد میں اس اجتماع کی تعداد مزید بڑھ گئی تھی)۔ (بھجۃ الاسرار، ص177)

❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں بڑے بڑے عُلمائے کرام اور مَشائخ حاضِر ہوتے تھے ❁ ان میں 400 بڑے بڑے علمائے کرام تو وہ تھے جو باقاعِدہ کاغذ، قلم لے کر آپ کے فرامین وارشادات لکھا کرتے تھے[1] ❁ شیخ عمر کیمانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو اور محفل میں سے کسی نے توبہ نہ کی ہو۔ آپ کا بیان سُن کر لازمی کوئی نہ کوئی شخص توبہ کرتا غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے[2] ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 ہزار سے زیادہ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ گنہگاروں نے توبہ کی۔ (قلائد الجواہر، ص96)

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کمالِ اِخلاص

حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے شیخ عبدُ الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے دُور دراز سَفَر کیا، کافی عرصہ تک آپ عِلْمِ دِین سیکھتے رہے، جب عِلْمِ دِین سیکھ کر بغداد شریف واپس آئے تو ایک روز آپ نے اپنے والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ مَیں آپ کی موجودگی میں بیان کروں۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اجازت عطا فرمائی، چنانچہ جب محفلِ پاک سجی، لوگ جمع ہو گئے، شیخ عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں نے بیان شُروع کیا، والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، میں نے بہت سارے علمی نکات بیان کئے، اپنے طَور پر بہت اعلیٰ خطاب کیا مگر عجیب بات تھی، اتنی اعلیٰ علمی گفتگو سُن کر بھی نہ کسی کا دِل نرم

1...بھجۃ الاسرار، ص184 2...قلائد الجواہر، ص93

ہوا، نہ کسی آنکھ سے آنسو نکلے۔

خیر! میں نے اپنا بیان مکمل کیا، اب والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ منبر پر تشریف لائے، آپ نے بیان شروع کیا، آپ نے صِرْف اتنا ہی کہا: **کُنْتُ صَائِمًا اَمْشِ کل میں نے روزہ رکھا تھا۔**

آپ کے بس انہی الفاظ میں ایسی کمال تاثیر تھی کہ پُورے مجمعے پر رِقَّت طاری ہوگئی، عجیب رُوحانی کیفیت چھاگئی، میں بڑا حیران تھا، میں نے بڑی بڑی تحقیقات پیش کیں، لوگوں پر ان کا کوئی اَثَر نہ ہوا، والِد صاحِب نے بَس اتنا ہی کہا کہ میں نے کل روزہ رکھا تھا اور محفل کا رنگ ہی بدل گیا، آخِر اس میں راز کیا ہے؟ فرماتے ہیں: والِدِ محترم نے میری حیرانی دُور کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! تم اپنی طرف سے تقریر کر رہے تھے، تم اپنے مافِی الضمیر (یعنی دل کی بات) بیان کر رہے تھے مگر میں اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ وَعِزَّۃِ الْعَزِیْزِ مَا تَکَلَّمْتُ حَتّٰی قِیْلَ لِیْ بِحَقِّیْ عَلَیْکَ تَکَلَّمْ یُسْمَعُ مِنْکَ یعنی اللہ رَبُّ العِزّت کی قسم! میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتا یہاں تک کہ مجھ سے کہا جاتا ہے: اے عبد القادِر! تم پر ہمارا جو حق ہے، اس حق کی وجہ سے کلام کرو! تمہاری بات سُنی جائے گی۔ (طلوعِ غوثِ اعظم، ص294 بتغیر قلیل)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی...!! آپ کے بیان میں کتنا اِخلاص اور کتنی لِلّٰہِیَّت تھی، ایک طرف بڑی بڑی علمی تحقیقات بیان ہو رہی ہیں، کمال کے علمی نکات بیان کئے جارہے ہیں مگر مجمع پر نہ رِقَّت طاری ہوتی ہے، نہ محفل کا رنگ بدلتا ہے، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ صِرْف اتنا کہتے ہیں: میں نے کل روزہ رکھا تھا۔ اور مجمعے کا رنگ ہی بدل جاتا ہے، لوگوں کے دِل پگھل جاتے ہیں، رِقَّت طاری ہو جاتی ہے، کیوں؟ آخر راز کیا ہے؟ راز یہی ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ خُود بولتے نہیں بلکہ اللہ پاک کے حکم پر عَمَل کرتے ہیں،

اس کی رضا کے لئے بیان فرماتے ہیں، رَبِّ کریم! بذریعہ اِلْہام آپ کو حکم فرماتا ہے: اے عبد القادِر! بولو...!! بیان کرو! تمہارا بیان سُنا جائے گا۔ سُبْحٰنَ اللہ! ہر مسلمان اندازہ کر سکتا ہے کہ جب اس کمالِ اِخْلاص کے ساتھ بیان کیا جائے گا تو اس بیان کی کیسی تاثیر ہو گی، ایسا بیان کتنے لوگوں کے دِلوں پر تاثیر کا تِیر بن کر لگے گا اور زِندگی بدل کر رکھ دے گا۔

یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان میں جو خوش بخت شرکت کر لیتا تھا، اس کی بگڑی بَن جایا کرتی تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ان انقلابی بیانات میں سے عِلْم و حکمت اور نصیحت کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں:

زِندگی کو غنیمت جانو...!

10 شَوَالُ الْمُکرم، 545 ہجری، اتوار کا دِن تھا، صبح کے وقت حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں توبہ کے موضوع پر بیان فرمایا۔ اس بیان کی ابتدا آپ نے ایک حدیثِ پاک سے کی، فرمایا:

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مَنْ فُتِحَ لَہٗ بَابٌ مِّنْ خَیْرٍ جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھول دیا جائے، فَلْیَنْتَہِزْہُ تو اسے چاہئے کہ لپک کر بھلائی کے اس دروازے میں داخِل ہو جائے فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُغْلَقُ عَلَیْہِ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ دروازہ اس کے لئے کب بند کر دیا جائے گا۔ (زُہد لابن مبارک، ص76، حدیث:117)

یہ حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لوگو...! لپک پڑو...! جب تک زِندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اپنی سانسوں کو غنیمت جانو! عنقریب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جب تک تم میں طاقت و ہمت ہے، نیک اَعْمال کو

غنیمت جانو! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اسے غنیمت جانو! دُعا کا دروازہ کھلا ہوا ہے، دُعا مانگنے کو غنیمت جانو! نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا دروازہ کھلا ہے، اسے غنیمت جانو!

اے لوگو! تم نے جو نقصان کر لیا، اسے پُورا کرو! جو (گناہوں کی نجاست) دامن پر لگا بیٹھے ہو، اسے دھو لو! جو بُرائیاں کی ہیں، انہیں ٹھیک کرو...! دِل پر جو گُناہوں کی سیاہی چڑھا بیٹھے ہو، اسے صاف کرو! جو تم نے (ناحق) لیا ہے، وہ واپس لوٹا دو! اپنے مالِک و مولیٰ (یعنی پیارے رَبِّ کریم) کی نافرمانی سے واپس لوٹ آؤ...! اللہ کریم کے دروازے پر حاضِر ہو جاؤ...! یہاں کوئی نہیں ہے، صِرْف اللہ خالق و مالِک ہے، اگر تم اس کے دَرْ پر حاضِر ہو تو اُس کے بندے ہو، اگر تم مخلوق کی طرف متوجہ ہو (مثلاً مال و دولت کمانے میں لگے ہوئے ہو اور اس وجہ سے اللہ پاک کے دَرْ پر حاضِری نہیں دیتے، اللہ پاک کو بھولے بیٹھے ہو تو تُم اللہ پاک کی بندگی نہیں کر رہے بلکہ) مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو۔

اے انسان! سستی مت کر...! کیونکہ سستی ہمیشہ کی محرومی اور شرمندگی کا سبب ہے۔ اپنے اَعْمال اچھے کر...! اللہ پاک دُنیا و آخرت میں تم پر انعام فرمائے گا۔

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا: قیامت کے دِن انسان اپنے دُنیا میں کئے ہوئے اچھے بُرے اعمال کو یاد کرے گا مگر اس وقت شرمندگی کوئی فائدہ نہ دے گی، فائدہ تو اس میں ہے کہ موت سے پہلے قیامت کو یاد کرو...! جب لوگ پھل کاٹ رہے ہوں، اس دِن بیج بونے کے وقت کو یاد کرنا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے، جو یہاں بھلائی کا بیج بوئے گا، روزِ قیامت خوشی خوشی پھل حاصِل کرے گا اور جو دُنیا میں بُرائی کا بیج بوئے گا، قیامت کے دِن شرمندگی اُٹھائے گا۔ (مسند شہاب، 1/232، حدیث:364)

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: (لوگو!) جب تمہیں موت آئے گی، تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ گے مگر اُس وقت بیدار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے انسان! بُرے لوگوں کی صحبت نے تمہیں نیک لوگوں سے بدگمان کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی کتاب اور

سُنّتِ مصطفےٰ کی روشنی میں زِندگی گزارو! کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اللہ پاک سے ایسی حیا کرو، جیسی اُس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ غفلت میں اپنا وقت ضائع مت کرو...! تم وہ مال جمع کرنے میں مصروف ہو، جو تم نے استعمال نہیں کرنا، وہ خواب سجاتے ہو، جن تک پہنچ نہیں پاؤ گے، وہ عمارتیں بناتے ہو جن میں تم نے (ہمیشہ) نہیں رہنا، اِن سب باتوں نے تمہیں اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہونے سے غافِل کر دیا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیان کا سلسلہ مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کی ساری بھلائی اللہ پاک کے پاس ہے اور بُرائی ساری کی ساری غَیْرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کے دشمنوں) کے پاس ہے۔ بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو جاؤ...! اللہ پاک کے درِ عزت سے دُور بھاگنے میں صِرْف بُرائی ہے۔

اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ موت کو یاد کرو! مصیبت پر صبر کرو! اور ہر حال میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھو...! جب یہ تینوں اَوْصاف تمہارے اندر پُوری طرح پیدا ہو جائیں گے تو تمہیں موت اس حالت میں آئے گی کہ موت کو یاد کرنے کے سبب تم زاہِد بن چکے ہو گے، صبر کے ذریعے تم اللہ پاک کی بارگاہ سے من مانتے انعام پاؤ گے اور تَوَکُّل کے ذریعے اللہ پاک کے ساتھ تمہارا تعلق مضبوط ہو جائے گا۔ (الفتح الربانی، ص31-32-33 ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں توبہ کی ترغیب دِلائی ہے، اب یہ سانسیں چل رہی ہیں، آہ! نہ جانے کب یہ سانسیں ٹوٹیں اور ہم زِندگی کی بازی ہار کر موت کے رستے قبر کی گہرائی میں اُتر جائیں، اس لئے ابھی موقع ہے، زِندگی ملی ہوئی ہے، سانس چل رہی ہے، آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان پر عَمَل کرتے ہوئے توبہ کر لیتی ہیں، آج تک جتنے گُناہ ہوئے، ان سب سے

سچّی پکی تَوْبہ بھی کریں، توبہ کے تقاضے بھی پُورے کریں یعنی قضا نمازیں ذِمّے ہیں تو ادا کر لیں، روزے قضا ہیں تو رکھ لیں، کسی کا کوئی حق دینا ہے تو ادا کر لیں، کسی کی دِل آزاری ہو گئی ہو تو معاف کروالیں اور توبہ کر کے اچھی، نیکیوں والی زِندگی گزارنا شروع کریں۔

(1): اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اُس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔[1]

(2): ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے: جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک گُناہ لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گُناہ بھلا دیتا ہے، اسی طرح اس کے اعضا (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ پاک سے ملے گا تو اللہ پاک کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہو گا۔[2]

نیک لوگوں جیسے بَن جاؤ...!!

3 شوال المکرم، 545 ہجری، ہفتہ کا دِن تھا، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے صبح کے وقت بیان فرمایا، اس بیان مبارک میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک بہت ہی پیاری بات ارشاد فرمائی، یقین کیجئے! اگر ہم غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا صِرْف یہ ایک جملہ اپنی زندگی میں نافِذ کر لیں، اس پر پُوری طرح عَمَل پیرا ہو جائیں تو ہماری دُنیا بھی سنور جائے گی، آخرت بھی سنور جائے گی۔

جملہ کیا ہے؟ **غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک کے لئے ایسے ہو جاؤ! جیسے بزرگانِ دین تھے، اللہ پاک تم پر ایسی کرم نوازی فرمائے گا، جیسی تمہارے بزرگوں پر فرماتا تھا۔** (الفتح الربانی، ص15)

سُبْحٰنَ اللہ! آج لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے، دِل میں وَسْوَسے آتے ہیں، ہم دُعائیں کرتے ہیں، پُوری نہیں ہوتیں، محنت کرتے ہیں، رنگ نہیں لاتی، سونے کو ہاتھ لگائیں تو مٹی

1...ابن ماجہ، 4/491، حدیث: 4250 2...الترغیب والترہیب، ص987، حدیث: 17

ہو جاتا ہے، آخرِ معاملہ کیا ہے؟ اَبْرَہَہ نامی بادشاہ کعبہ شریف پر چڑھائی کرے تو اللہ پاک چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اُس کی ہاتھیوں پر سوار فوج کو شکست دے دیتا ہے، میدانِ بدر میں مدد کے لئے فرشتے اُتر آتے ہیں، آج بھی تو مسلمان پِس رہے ہیں، مسلمانوں پر ظُلم و سِتَم ڈھائے جارہے ہیں، آخر آج مدد کیوں نہیں کی جاتی؟ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑا سادہ سا جواب دیا، فرمایا: وہ جن کی غیب سے مدد کی جاتی تھی، جن پر رَبِّ کائنات کی رحمتیں چھما چھم برستی تھیں، جو مٹی کو ہاتھ لگاتے تو سونا بَن جایا کرتی تھی، تم بھی اپنے اَخلاق، اپنا کردار، اپنے اَعْمال اُن جیسے کرلو، وہ پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھا کرتے تھے، ہم بھی پڑھا کریں! وہ تہجد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے، ہم بھی کیا کریں! اللہ پاک کے نیک بندے قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، ہم بھی کیا کریں! وہ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار تھے، ہم بھی رہا کریں! وہ دُنیا کے نہیں، آخرت کے طلب گار تھے، ہم بھی آخرت کی فِکْر کرنے والی بنیں! وہ مال کے نہیں، نیکیوں کے حریص تھے، ہم بھی نیکیوں کی حریص بن جائیں! وہ خوفِ خُدا میں رونے والے تھے، ہم بھی رویا کریں! وہ رَبِّ کریم کو یاد کرنے والے تھے، ہم بھی ذِکْرُ اللہ کیا کریں! اُن کے اَخلاق اعلیٰ تھے، اُن کا کردار پاکیزہ تھا، وہ اپنے پرائے کا غم کھاتے تھے، وہ آپس میں مِل جُل کر رہتے تھے، وہ دوسروں کے لئے قربانیاں دیا کرتے تھے، وہ سراپا ایثار تھے، نرم گفتار تھے، ہم بھی ایسی بن جائیں! پھر دیکھنا، جیسے ہمارے بزرگوں پر رَبِّ کریم کی رحمتیں چھما چھم برسا کرتی تھیں، ہم پر بھی رَبِّ رحمٰن و رحیم کی رحمتیں اُسی طرح برسنا شروع ہو جائیں گی۔ ان شآءَ اللہ الکریم۔ اللہ پاک قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ(۶) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے (پ30، الانفطار:6) کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔

پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ کو بار بار پڑھیئے! اس میں غور کیجئے! ہمارا رَبّ تو بڑا کریم ہے، بہت کرم فرمانے والا ہے، بڑا نوازنے والا ہے، بہت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، آخر کس چیز نے ہمیں دھوکے میں ڈال دیا؟ ہم کس وجہ سے اپنے رَبِّ رحمٰن سے دُور ہوتی جارہی ہیں؟ آخر ہم کس چیز کی تلاش میں ہیں؟ وہ کونسا خزانہ ہے جو ہم دُنیا میں ڈھونڈ رہی ہیں اور وہ اللہ پاک کے ہاں سے نہیں ملتا...؟ یہاں کسی چیز کی کمی نہیں، رَبِّ کریم کے حُضُور سَر سجدے میں رکھ کر تو دیکھو...!! یہاں سب کچھ ملتا ہے، دُنیا بھی سَنور جاتی ہے اور آخرت بھی سَنور جاتی ہے۔ کاش! آج کے اس اجتماعِ پاک سے یہ سنہری حروف، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کی یہ ایمان افروز نصیحت ہم تحفہ سمجھ کر لے جائیں اور زندگی بھر کے لئے اپنے دامن سے باندھ لیں کہ اے لوگو! تم اللہ پاک کے لئے ایسے ہو جاؤ! جیسے تمہارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے ہوا کرتے تھے، رَبِّ کریم تم پر ایسی ہی کرم نوازیاں فرمائے گا، جیسی اُن پر فرمایا کرتا تھا۔

اللہ پاک ہمیں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ان مبارک تعلیمات پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گیارہویں شریف کی نیاز

پیاری اسلامی بہنو! گیارہویں شریف کا مہینا جاری ہے، کوئی بھی نیک کام کرکے اولیائے کرام کو اُس کا ثواب پہنچانا، اِسی طرح اُن کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانا کھلانا بہت نیکی اور بَرَکت والا کام ہے، اِسے ”نذر و نیاز“ بھی کہا جاتا ہے، خاص طور پر ولیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں شریف کی نیاز اور فاتحہ کرنا تو بہت ہی عظمت اور بھلائی والی چیز ہے۔ یاد رہے! کہ ثواب پہنچانے سے ہماری نیکیاں ختم نہیں ہوتیں بلکہ اور بڑھ جاتی

ہیں۔ اولیائے کِرام کا عُرس یعنی برسی وغیرہ منانا اور اُن کو ثواب پہنچانے کا اِہتِمام کرنا جیسے: فاتحہ دلانا، قرآن پڑھنا اور نعت خوانی کرنا وغیرہ بہت ثواب والے اعمال ہیں۔ (مگر اِس موقع پر کوئی بھی کام شریعت کے خلاف نہیں ہونا چاہئے، جس جگہ خلافِ شرع کام ہوتے ہیں وہاں جانے کی اِجازت نہیں)۔ (بہار شریعت، 1/277-264، ماخوذاً)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر ہر چاند کی 11 ویں شب یعنی 10 ویں اور 11 ویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی بَرَکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! کبھی پریشان حال نہ ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کر دے اس میں کمی نہ ہو اتنے ہی پیسے مقرر کرے جتنے کی پابندی کر سکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور اللہ پاک کے فضل سے اس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔ (اسلامی زندگی، ص133)

اسی طرح ہمارے خاندان میں سے جو افراد انتقال کر گئے ہیں، ہمیں انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہر ماہ میں کئی بزرگانِ دین کے عرس کے ایام آتے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ اس کے بڑے فائدے ہیں۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہوا تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیعت ہونے کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیے اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں

بیعت ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالا مال ہو جایئے۔

یاد رہے! **کسی پیرِ کامل سے** بیعت ہونے کی بہت برکتیں اور بڑے فائدے ہیں، مثلاً: اِس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **فرض علوم** سیکھنے کی سوچ ملتی ہے۔ ☆ **حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے۔ ☆ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔ ☆ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے۔ ☆ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ دین کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ☆ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے۔ ☆ دینی و دنیاوی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ ☆ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔ اَلْغرض! پیرِ کامل سے بیعت ہونے کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

مِلا سلسلہ قادری فضلِ ربّ سے　　میں ہوں کس قدر بختور غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی

خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غَیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[3] ☆جب کبھی اِجتماع یا محفل میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[4] ☆محفل سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن محفلِ خیر و محفلِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: ”سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ“ ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[5] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“** اور **”163 مدنی پھول“** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ابوداؤد، 4/338، حدیث: 4821
2... رسائلِ عطاریہ، حصہ 2، ص229
3... فتاویٰ رضویہ، 24/369/424
4... جامع صغیر، ص40، حدیث: 554
5... ابوداؤد، 4/347، حدیث: 4857

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک ایسا فرشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (اِس وَقْت) دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مسند بزار، 4/254، حدیث:1425)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عشقِ رسول

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وُضو کیا، پھر اچانک مسکرائے اور اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے: جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر خُود ہی اس سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک دن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وُضو فرمایا تھا اور وضو کرنے کے بعد مسکرائے تھے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا تھا: جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر مکی مدنی مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود ہی فرمایا: جب آدمی وُضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے چہرے کے اور ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد، 1/190، حدیث:423)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

اَدائے مصطفٰے سے محبّت

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سُنّت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی مبارک زِندگیوں کا یہ نِرالا اور عشق بھرا پہلو ہے، بَس انہیں پتا لگنے کی دَیر ہوتی تھی کہ یہ کام پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کِیا ہے، پھر وہ کام کرنا، ادائے مصطفٰے کو اپنانا گویا ان کی زِندگی کا مقصد بن جاتا تھا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی سیرت پڑھ کر دیکھئے! یہ ادائے مصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اپنانے میں یہ نہیں سوچتے تھے کہ ہم یہ کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا، ان کی یہ عشق بھری سوچ ہوتی تھی کہ یہ کام ہمارے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کِیا ہے، بَس ہم نے بھی کرنا ہے، کیوں کرنا ہے؟ کریں گے تو کیا ملے گا؟ نہیں کریں گے تو کیا نقصان ہو گا؟ ان سوچوں میں یہ حضرات پڑتے ہی نہیں تھے۔ ❁ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جس امر پر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عمل کیا کرتے تھے میں اسے کئے بغیر نہیں چھوڑتا، اگر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حال سے کسی امر کو چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں سنّت سے منہ پھیرنے والا ہو جاؤں گا۔ (بخاری، 2/338، حدیث:3093)

❁ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بغیر چھانے آٹے کی روٹی کھاتے دیکھا تو اس کے بعد کبھی بھی میرے لئے چھانے آٹے کی روٹی نہیں بنائی گئی[1] ❁ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ ہوئے عنہ نے ایک دِن بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر کھالیا، پھر تازہ وُضو کئے بغیر نماز ادا کی، پھر فرمایا: ایک دِن رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی مقام پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت کھایا تھا، پھر اسی طرح کیا تھا، لہٰذا میں نے بھی آپ کی

1... طبقات ابن سعد 1/301

ادا کو ادا کیا۔[1] ایک مرتبہ حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما مَکَّۃُ المُکَرَّمَہ جارہے تھے، راستے میں ایک درخت آیا، آپ نے جان بوجھ کر اس کی شاخوں میں اپنا عمامہ شریف الجھایا، پھر رُک کر اسے چھڑایا اور آگے چل دیئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ایک بار رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں سے گزرے تو اس درخت کی شاخوں نے آپ کا عمامہ شریف محبّت سے تھام لیا تھا (یعنی عمامہ مبارک شاخ سے اٹک گیا تھا) اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُک کر اپنا عمامہ شریف چھڑایا تھا (بس میں اسی ادا کو ادا کر رہا تھا)۔ (نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن، ص15)

اسی طرح صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے بہت سے واقعات ہیں، اللہ پاک صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے صدقے ہمیں بھی سنّتیں سیکھنے اور سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل و دِماغ کے گُناہ بھی جھڑ جاتے ہیں

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا واقعہ سُنا، آپ نے وُضو فرمایا، پھر مسکرائے اور ایک حدیثِ پاک بیان کی کہ جب آدمی وُضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے چہرے کے اور ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا، وُضو گُناہ دھونے کا نسخہ ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اسی مفہوم کی ایک حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے! یہاں صِرْف اِنْ اَعْضا (یعنی چہرہ، ہاتھ، سَر اور پاؤں) کے گُناہوں کی ہی معافی مراد نہیں بلکہ وُضو کی برکت سے سارے یہاں تک کہ دِل و دِماغ کے گُناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔[2] مفتی صاحِب رَحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: یہاں گُناہ سے گُناہِ صغیرہ مراد ہیں کیونکہ گُناہِ کبیرہ تَوبہ کے بغیر اور بندوں کے حقوق صاحِبِ

1…مسندِ امام احمد، 1/198، حدیث:449 2…مرآۃ المناجیح، 1/297 بتغیر قلیل

حق کی معافی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص اچھا وُضو کیا کرے، اس کے سارے اَعْضا کے (صغیرہ) گُناہ اس پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 1/234 بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کی اِبْتدا کب اور کیسے ہوئی؟

ایک مرتبہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ طواف کر رہے تھے، اس دوران کسی نے آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا: عالی جاہ! ایک سُوال پوچھنا ہے۔ حضرت علیُ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے خاموشی اختیار فرمائی اور طواف جاری رکھا، طواف کے 7 چکر مکمل کئے، پھر حطیمِ کعبہ میں طواف کی 2 رکعتیں ادا فرمائیں، پھر فرمایا: اَیْنَ السَّائِل؟ وہ سوال پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص حاضِر ہوا۔ فرمایا: اب پوچھو! اس نے عرض کیا: اَسْاَلُكَ عَنْ بَدْءِ الْوُضُوْءِ كَیْفَ كَانَ وَ اَیْنَ كَان؟ یعنی یہ فرمایئے! کہ وُضو کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟

اب سنیئے! بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم کا جواب...!! مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: جب اللہ پاک نے فرشتوں کو فرمایا تھا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (پ1، البقرۃ:30) ترجمۂ کنزُالعرفان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

اس پر فرشتوں نے عرض کیا:

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ (پ1، البقرۃ:30) ترجمۂ کنزُالعرفان: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا۔

(فرشتوں نے یہ بات بطور اعتراض نہیں کہی تھی، وہ محض حکمت جاننا چاہتے تھے اور یہ عرض کر رہے تھے کہ مولیٰ! ہم تیری پاکی بولتے ہیں، تیری حمد و ثنا کرتے ہیں، ہمیں ہی خلیفہ مقرر کر لیا جائے انسان کو خلیفہ بنانے میں کیا حکمت ہے؟)۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا:

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۳۰ ترجمۂ کنزُالعرفان : بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (پ1، البقرۃ:30)

رَبِّ کائنات کا یہ جواب سُن کر فرشتوں کو خوف ہوا، انہیں لگا کہ ہم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑی جُرأت کر لی ہے، لہٰذا یہ خوفِ خُدا کے سبب عرشِ اِلٰہی کا طواف کرنے لگے۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا: اے فرشتو! کیا تم میری مغفرت و رضا چاہتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں مولیٰ! ہمیں تیری مغفرت و رضا ملنے سے بڑھ کر کسی چیز کا شوق نہیں۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا: عرش کے نیچے ایک نہر ہے، جسے نَہْرُ الْحَیَوَان کہا جاتا ہے، وہاں چلے جاؤ! فرشتے وہاں پہنچ گئے۔ اللہ پاک نے فرمایا: پہنچوں تک ہاتھ دھولو! فرشتوں نے ہاتھ دھو لئے۔ اللہ پاک نے فرمایا: تَمَضْمَضُوا ثَلَاثًا 3 مرتبہ کلی کرو! فرشتوں نے کلی کر لی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اِسْتَنْشِقُوْا ثَلَاثًا 3 بار ناک میں پانی چڑھاؤ! فرشتوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا: چہرے دھولو! فرشتوں نے چہرے دھو لئے۔ اب حکم ہوا: کہنیوں سمیت ہاتھ دھولو! فرشتوں نے بازو بھی دھو لئے۔ پھر حکم ہوا: سر کا مسح کرو! سر کا مسح بھی کر لیا۔ آخر میں حکم ہوا: اب اپنے پاؤں بھی دھولو! فرشتوں نے پاؤں بھی دھو لئے۔

(یہ سب اعضا فرشتوں کے بھی ہیں مگر کیسے ہیں، یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے) بہر حال! جیسے جیسے حکم ہوا، فرشتوں نے ویسے ویسے کر لیا، پھر اللہ پاک نے فرمایا: اب یُوں کہو!

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

فرشتوں نے ایسے ہی کہا۔ جب سب کچھ کر چکے تو فرشتوں نے عرض کیا: اے رَبُّ العالمین! یہ جو ہم نے کیا، یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے فرشتو! جو بھی صاحِبِ ایمان یہ کرے گا جیسے تم نے کیا، میں اسے اپنی مغفرت و رضا سے نوازوں گا، جب وہ ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے، کلی کرے تو مُنہ کے اندر کے، ناک میں پانی ڈالے تو ناک کے، چہرہ دھوئے تو چہرے کے، پاؤں دھوئے تو پاؤں کے گُناہ جھڑ جائیں گے اگرچہ زمین سے آسمان تک ہی کیوں نہ ہو اور جب وہ سر کا

مسح کرتا ہے تو میری رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: اے اللہ پاک! کیا یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ فرمایا: یہ تمہارے لئے بھی ہے اور وہ جسے میں خلیفہ بناؤں گا (یعنی حضرت آدم علیہ السّلام) اور ان کی اَوْلاد کے لئے بھی یہی فضیلت ہے۔ (سلوۃ العارفین، ص170 ملتقطًا)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہیں۔ کاش! ہمیں گُناہوں کی معافی، بخشش ومغفرت اور اللہ پاک کی رضا کی دولت نصیب ہو جائے۔ اٰمین

آلِ صِدّیق کے صدقے اُمّت پر کرم

بخاری و مسلم کی روایت ہے، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان سمیت سَفَر پر تھے، مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا بھی شریکِ سَفَر تھیں، راستے میں کسی جگہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے گلے کا مبارک ہار کھو گیا، چنانچہ ہار کی تلاش کے سلسلے میں قافلہ روک دیا گیا، رات ہو چکی تھی، اندھیرا چھا گیا تھا، لہٰذا یہ رات اسی مقام پر بسر کی گئی، صبح جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو وُضو کرنا تھا مگر یہاں پانی تو تھا ہی نہیں۔ اس موقع پر پارہ:6، سُورۂ مائدہ کی آیت نمبر6 نازِل ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولو اور اگر تم بے غسل ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیتُ الخلاء سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو تو اپنے چہروں

وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (پ6، المآئدۃ:6)

اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

اس آیتِ کریمہ میں پانی نہ ملنے کی صُورت میں تَیَمُّم کی اجازت دی گئی، اس پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے فرمایا: مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِي بَكْرٍ یعنی اے اولادِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ عنہ! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (مطلب یہ کہ مسلمانوں کو تمہاری بہت سی برکتیں پہنچی ہیں)۔ (بخاری، 1/133، حدیث:334 ملخصًا)

پیاری اسلامی بہنو! ویسے تو اس آیتِ کریمہ میں بہت سارے مدنی پھول ہیں، بطورِ خاص اس میں 2 باتیں بیان ہوئیں؛ (1): وُضو کے 4 فرائض بیان ہوئے (2): پانی سے وُضو کرنے اور پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا گیا۔

ان دونوں باتوں سے متعلق امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بہت خوبصُورت مدنی پھول دیئے ہیں، آیئے سنتی ہیں:

جہنّم کی آگ بجھ جاتی ہے

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت نے طہارت (یعنی وُضو و غسل) کے لئے 2 چیزیں مقرر فرمائی ہیں: (1): پانی (2): مٹی۔ پانی سے ہم وُضو و غسل کرتے ہیں، مٹی سے تیمم کرتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ذرا غور کرو! دُنیا میں یہ دونوں چیزیں آگ بجھانے کے کام آتی ہیں، آگ پر پانی ڈال دو تو آگ بجھ جائے گی، پانی نہ ہو تو مٹی ڈال دو، اس سے بھی آگ بجھ جائے گی۔ **معلوم ہوا؛ پانی اور مٹی دونوں ہی آگ بجھانے کے کام آتے ہیں، لہٰذا جب مومن آدمی ان کے ذریعے وُضو و غسل کرتا ہے تو اس (کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!) جہنّم کی آگ بجھ جائے گی۔** (سلوۃ العارفین، ص164)

یہاں اللہ پاک کی ایک اور کرم نوازی دیکھئے! **آگ کا کام ہے: جلانا۔ پانی کا کام ہے: بجھانا۔** یہ دُنیوی آگ جو جہنّم کی آگ سے کئی درجہ ہلکی اور کم آنچ والی ہے، اس آگ کو اگر بجھانا ہو تو پانی زیادہ چاہئے، اگر آگ زیادہ ہو، پانی کم ہو تو پانی جل جائے گا، آگ نہیں بجھے گی مگر اللہ پاک کے لُطف و کرم کے قربان جایئے! جہنّم کی آگ اس دُنیوی آگ سے کہیں درجے طاقت والی ہے، وُضو میں جو پانی استعمال ہوتا ہے وہ بہت کم ہوتا ہے لیکن اللہ پاک اپنے لطف و کرم سے اس کم پانی سے جہنّم کی زیادہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

وُضو کے 4 ہی فرائض کیوں؟

پیاری اسلامی بہنو! وُضو کے 4 فرائض ہیں: (1): کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (2): چہرہ دھونا (3): چوتھائی سَر کا مسح کرنا (4): اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ وُضو میں یہ 4 ہی فرائض کیوں رکھے گئے؟ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کی ایک حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روزِ قیامت (بنیادی) عذاب 4 ہی ہیں: (1): چہرہ سیاہ ہو جانا، اللہ پاک فرماتا ہے:

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ (پ4، اٰلِ عمرٰن:106)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔

(2): اَعْمال نامہ اُلٹے ہاتھ میں ملنا، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ﴿۲۵﴾ (پ29، الحاقۃ:25)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔

(3-4): سَر اور پاؤں سے پکڑ کر جہنّم میں ڈال دیا جانا، سورۂ رحمٰن آیت 41 میں ہے:

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے تو انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔

گویا اللہ پاک فرماتا ہے: اے میرے بندو! وُضو میں چہرہ دھویا کرو تاکہ روزِ قیامت تمہارا

چہرہ سیاہ نہ پڑے بلکہ تمہارا چہرہ چمکا دیا جائے ❁ اپنے ہاتھ دھویا کرو تاکہ روزِ قیامت تمہیں اعمال نامہ الٹے ہاتھ میں نہیں بلکہ سیدھے ہاتھ میں دیا جائے ❁ اپنے سر کا مسح کیا کرو تاکہ تمہیں پیشانی سے پکڑ کر جہنّم میں نہ ڈالا جائے بلکہ تمہارے سر پر جنّتی تاج سجا دیا جائے ❁ اے میرے بندو! پاؤں دھویا کرو تاکہ تمہارے پاؤں میں جہنّم کی بیڑیاں نہ پڑیں، نہ پُل صراط پر تمہارے قدم ڈگمگائیں بلکہ تم آرام سے پُل صراط پار کر کے جنّت میں داخِل ہو جاؤ! (سلوۃ العارفین، ص171)

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے سُنا وُضو کی کیسی عظیم برکتیں ہیں، وُضو کرنے سے گُناہ جھڑتے ہیں، ❁ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں ملے گا ❁ چہرہ سیاہ نہیں ہو گا بلکہ نُور سے چمکتا رہے گا ❁ پُل صراط پر ثابت قدمی نصیب ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم باوُضو رہنے کی عادَت بنائیں۔ ہم سُستی کر جاتی ہیں، کاش! ہم یہ سُستی مٹائیں، وُضو کرنے میں چستی دِکھائیں، جب وُضو ٹوٹے، جلد ہی دوبارہ وُضو بنا لینے کی عادَت اپنائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! یہ عارضی مشقت روزِ قیامت آسانیاں ملنے کا ذریعہ بن جائے گی۔ آیئے! مزید ترغیب کے لئے وُضو کے فضائل پر اَحادیث سنتی ہیں:

وُضو کے فضائل پر 3 احادیث

(1): حضرت ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سیدھے رہو مگر تم یہ کر نہ سکو گے اور جان رکھو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وُضو کی حفاظت مؤمن ہی کرتا ہے۔[1] (یعنی ہمیشہ باوضو رہنا یا ہمیشہ صحیح وضو کرنا کامل مؤمن کی پہچان ہے۔)

(2): خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: **بیٹا!** اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام جس بندے کی روح حالتِ وُضو

1 ... ابنِ ماجہ، 1/178، حدیث: 277

میں قبض کرتے ہیں، اُس کے لئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔[1] **(3):** ایک حدیث شریف میں ہے: باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں ہمیشہ باوضو رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

باوُضو سونے کی فضیلت

قُوْتُ الْقُلُوب میں ہے: مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ باوُضو سوتا ہے اس کی روح عرش کی طرف لے جائی جاتی ہے تو اس کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ اگر باوُضو نہ سوئے تو اس کی روح پہنچنے سے قاصِر رہتی ہے اور اسے پریشان کن خواب آتے ہیں جو سچے نہیں ہوتے۔ (قوت القلوب، ص67)

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ پاک نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: **اے موسیٰ!** اگر بے وُضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ (شعب الاِیمان، 3/29، حدیث:2782)

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ باوُضو رہنے کی برکت سے مصیبتوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ کاش! ہم ہمیشہ باوُضو رہنے والی بن جائیں۔

ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سُنّت ہے

پیاری اسلامی بہنو! باوُضو رہنا مستحب (یعنی ثواب کا کام ہے)۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سُنّت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 1/944 ملتقطًا)

باوُضو رہنے کے 7 دِینی فوائد

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض عارِفین (رحمۃُ اللہِ علیہم) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ پاک اُس کو 7 فضیلتوں سے مُشَرَّف فرمائے گا **(1):** ملائکہ اس کی

1... شُعَبُ الاِیمان، 3/29، حدیث:2783
2... کنز العمال، جز:9، 5/123، حدیث:25994

صحبت میں رَغبت کریں(2): قَلَم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے(3): اُس کے اَعضا تسبیح کریں(4): اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو(5): جب سوئے اللہ پاک کچھ فرشتے بھیجے کہ جِنّ وانس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں(6): موت کی سختیاں اس پر آسان ہوں(7): جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔(فتاویٰ رضویہ، 1/945)

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

باوُضو رہنے کے دُنیوی فائدے

پیاری اسلامی بہنو! باوُضو رہنے کے جہاں دینی فائدے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ بہت سارے دُنیوی فائدے بھی ہیں مثلاً ❁ باوُضو رہنے کی برکت سے بہت ساری بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے ❁ باوُضو رہنے کی برکت سے خُود اعتمادی بھی ملتی ہے ❁ اور باوُضو رہنے کی برکت سے رزق میں بھی اِضافہ ہوتا ہے۔ جی ہاں! حدیثِ پاک میں ہے: ہمیشہ باوُضو رہو، تمہارے رِزْق میں فراخی آئے گی۔(جامع الاحادیث، 19/406، حدیث:14922)

سُبْحٰنَ اللہ! گویا وُضو میں دُنیا و آخرت کی بھلائیاں رکھ دی گئی ہیں ❁ رزق میں اضافہ چاہئے، باوُضو رہو ❁ مصیبتوں سے حفاظت چاہئے، باوُضو رہو، ❁ اچھے اچھے خواب دیکھنے ہیں، باوُضو سویا کرو! ❁ نیکیاں چاہیئے، باوُضو رہو ❁ نمازی بننے کی خواہش ہے، باوُضو رہو ❁ روزِ قیامت اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں چاہیئے، باوُضو رہو! ❁ روزِ قیامت چمکتے چہرے کی خواہش ہے، باوُضو رہو! ❁ پُل صراط پر ثابت قدمی چاہئے، باوُضو رہو...!! غور کریں وہ کونسی نعمت ہے، جو اس آسان نیکی میں نہیں ہے۔ الحمدُ للہ! وُضو انمول نعمت ہے۔ اللہ پاک ہمیں باوُضو رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

وُضو اور سائنس

الحمدُ للہ! اسلام نے ہمیں صدیوں پہلے وُضو کی تعلیم دی ہے، اب سائنس کا دَور ہے تو

سائنس بھی وُضو کے فوائد مان چکی ہے۔ ایک صاحِب کا بیان ہے: میں نے یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم طالبِ علم کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہوگیا۔ اُس کو ایک عالِم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: **اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگادیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تحفُّظ حاصِل ہوجاتا ہے۔** یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسح کی حکمت میری سمجھ میں آگئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہوگیا۔ (وضو اور سائنس، ص1)

غیر مسلم سائنسدان کا حیرت انگیز انکشاف

مغربی ممالِک میں مایوسی یعنی (Depression) کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فیل ہورہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈِپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضُوع تھا **مایوسی** (Depression) **کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔** ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت اَنگیز انکشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ 5 بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ 5 بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا (یعنی کمی آگئی)۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخِر میں اِعتِراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں**

دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔ (وضو اور سائنس، ص2)

وُضو کی سائنسی برکتیں

الحمدُ للہ! باوُضو رہنے کی برکت سے کئی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے مثلاً: ❁ باوُضو رہنے کی برکت سے ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے ❁ **وُضو میں ہاتھ دھونے کی برکت سے**: ❁ ہاتھوں میں گرمی دانوں ❁ جِلدی سوزش ❁ ایگزیما وغیرہ بیماریوں سے حفاظت ممکن ہے ❁ **وُضو میں کلی اور مسواک کرنے کی** برکت سے: ❁ ایڈز جیسی تکلیف دہ بیماری ❁ منہ کے کِناروں کے پھٹنے ❁ معدے کے امراض ❁ اور بلغمی امراض سے حفاظت ہوتی ہے ❁ **اور غرغرہ کرنے کی برکت سے** گلے کے امراض سے کافی حد تک بچاؤ رہتا ہے ❁ **اسی طرح ناک میں پانی چڑھانے کی** برکت سے ❁ ناک کے بے شمار پوشیدہ امراض ❁ دائمی نزلہ ❁ ناک کے زخم وغیرہ سے حفاظت ہو سکتی ہے ❁ **وُضو میں چہرہ دھونے کی برکت سے** ❁ الرجی سے چہرے کی حفاظت ہوتی ❁ اِس کا مَساج ہو جاتا ہے ❁ خون کا بہاؤ چہرے کی طرف رَواں ہو جاتا ہے اور ❁ مَیل کچیل بھی اُتر جاتا جس سے چہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے ❁ **کہنی پر تین بڑی رَگیں ہیں** جن کا تعلق دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو متعدد دِماغی اور اَعْصابی اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **وُضو میں کہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویت پہنچتی ہے** ❁ **سر اور گردن کے درمیان حَبْلُ الْوَرِید** یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغْز اور جسم کے تمام تَر جوڑوں سے ہے۔ جب وُضو میں والا گردن کا مَسْح کیا جاتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو توانائی حاصِل ہوتی ہے ❁ وُضو میں سنّت کے مطابِق پاؤں دھونے سے نیند

کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (Depression) جیسے پریشان کُن اَمراض دُور ہوتے ہیں۔ (وضو اور سائنس، ص10 تا16 ملتقطًا)

پیاری اسلامی بہنو! اندازہ لگائیے! وُضو کی کیسی کیسی برکتیں ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ باوُضو رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! آخر میں وُضو کے چند آداب سیکھ لیتے ہیں؛

وُضو کے چند آداب کا بیان

وُضو کے فرائض: وُضو میں 4 فرائض ہیں؛(1): کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (2): چہرہ دھونا(3): چوتھائی سر کا مسح کرنا(4): اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ ان اعضا کا مکمل دُھلنا فرض ہے۔ اگر ایک بال کے برابر جگہ بھی سوکھی رہ گئی تو وُضو نہیں ہوگا اور وُضو نہ ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ لہٰذا وُضو بہت احتیاط سے کرنا چاہئے ❁ بلکہ مستحب (یعنی ثواب کا کام ہے) کہ خصوصاً سردیوں میں وُضو سے پہلے اعضائے وُضو پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیں، اس سے خشک جلد تَر ہوجائے گی اور پانی آسانی سے تمام جگہوں پر پہنچ سکے گا ❁ مگر یاد رہے! پانی چُپڑ لینے سے وُضو نہیں ہوگا۔ وُضو میں اَعضا کو دھونا فرض ہے اور دھونے کا مطلب ہے: پانی کے کم از کم 2 قطرے بہہ جائیں ❁ وُضو میں 14 سنتیں ہیں، جو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے رسالے وُضو کا طریقہ میں لکھی ہیں، وہاں سے دیکھ کر یاد کرلیجئے! اور ان پر عَمَل کرکے ثواب کمائیے! ❁ جب بھی وُضو کریں، اس سے پہلے نیّت کرلیجئے کہ پاکی حاصِل کرنے اور ثواب کمانے کے لئے وُضو کرتی ہوں۔ یاد رکھئے! نِیَّت کئے بغیر بھی اگرچہ وُضو ہوجائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا ❁ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وُضو کے لئے نیّت کرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے، لہٰذا نِیَّت نہ کرنے کی عادت بنالی تو گُناہ ہوگا۔[1] ❁ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے بِسمِ اللہ کہہ کر وُضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک

1... فتاویٰ رضویہ، 1/914، بتغیر قلیل

سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بِسمِ اللہ کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔[1] ❁ ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب تم **وُضو** کرو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وُضو باقی رہے گا اُس وَقْت تک تمہارے فِرِشتے (یعنی کِراماً کاتِبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[2] لہٰذا جب بھی وُضو کریں، ابتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا ہر گز مت بھولیں۔ وُضو کے بعد کی دُعائیں بھی یاد کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا بھی ثواب ملے گا۔ ❁ **حدیث** پاک میں ہے: جس نے اچّھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کَلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے **جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں** جس سے چاہے اندر داخِل ہو۔[3] ❁ ایک حدیث شریف میں ہے: جو وُضو کے بعد **ایک مرتبہ** سُوْرَۃُ الْقَدْر پڑھے تو وہ صِدِّیقین میں سے ہے اور جو **2 مرتبہ** پڑھے تو شُہدا میں شمار کیا جائے اور جو **3 مرتبہ** پڑھے گا تو اللہ پاک میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیا کے ساتھ رکھے گا۔[4] اللہ کریم ہمیں ہمیشہ باوضو رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو کی سنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خوشبو لگانے کی چند سنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل

1... سنن دار قطنی، 1/52، حدیث:229
2... معجم صغیر، ص168، حدیث:196
3... دارمی، ص208، حدیث:720
4... کنز العمال، جز:9، 5/132، حدیث:26085۔

کرتی ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خُوشبو لگانا۔[1] ☆آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوشبو کا تحفہ رَدّ نہیں فرماتے تھے۔[2] ☆نماز میں رَبِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب ہے۔[3] ☆آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عُمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[4] ☆تاخُوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[5] ☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خُوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[6] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خُوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[7] ☆فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عورت جب خُوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔[8]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دورِ رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مشکاۃ، 1/88، حدیث: 382
2 ... سنتیں اور آداب، ص85
3 ... نیکی کی دعوت، ص207
4 ... سنتیں اور آداب، ص83
5 ... سنتیں اور آداب، ص83
6 ... سنتیں اور آداب، ص85
7 ... سنتیں اور آداب، ص86
8 ... ترمذی، 4/361، حدیث: 2795

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

بیان کیا گیا ہے: ایک شخص کو انتقال کے بعد اس کے پڑوسی نے جنّت میں دیکھا تو پوچھا: یہ مقام کیسے حاصِل ہوا؟ اس نے بتایا: میں ایک دِینی اجتماع میں شریک ہوا، وہاں ایک مُحَدِّث صاحِب (یعنی عِلْمِ حدیث کے ماہِر عالِم) نے دورانِ بیان فرمایا: جو شخص رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بلند آواز سے درود شریف پڑھے، اس پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سُنتے ہی میں نے فوراً بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا، مجھے دیکھ کر اجتماع میں شریک دوسرے لوگ بھی اُونچی آواز سے درودِ پاک پڑھنے لگے۔ بس یہی نیک عمل یعنی اُونچی آواز سے درودِ پاک پڑھنا اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو گیا اور اسی کی بَرَکت سے اللہ پاک نے میری اور تمام شرکائے اجتماع کی مغفرت فرمادی۔ (نزہۃ المجالس، جز:2، ص349 ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع

پیاری اسلامی بہنو! ہم عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں حاضِر ہیں۔ **ہفتہ وار اجتماع** 8 دِینی کاموں میں سے اَہَم تَرِین دِینی کام ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب دعوتِ اسلامی کا دِینی کام شروع فرمایا تو سب سے پہلے اسی دِینی کام سے آغاز کیا تھا۔ دعوتِ اسلامی کا پہلا ہفتہ وار اجتماع گلزارِ حبیب مسجد (سولجر بازار، گلستانِ شفیع

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

اَوْکاڑوی کراچی) میں ہوا۔

اللہ پاک نے اس میں برکت عطا فرمائی، یہ اجتماع بڑھتا چلا گیا، اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس پہلے دِینی کام یعنی ہفتہ وار اجتماع کی بہت برکات ہیں۔ اسی ہفتہ وار اجتماع ہی سے مبلغات اسلامی بہنیں تیار ہوتی ہیں، اس کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کو افرادی قُوَّت نصیب ہوئی، پھر یہ دِینی کام بڑھتے بڑھتے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دُنیا بھر میں پہنچ چکا ہے۔ ❁ دِینی اجتماعات کی اہمیت کیا ہے؟ ❁ اِن کی تاریخی حیثیت کیا ہے؟ ❁ ان اجتماعات کے ذریعے ہمیں کیا کیا دِینی و دُنیوی فائدے حاصِل ہوتے ہیں؟ ❁ اجتماعات کے تعلق سے ہمارے پیارے دِین اسلام کی کیا تعلیمات ہیں؟ وغیرہ باتیں آج ہم سننے کی سعادت حاصِل کریں گی۔

آیئے! پہلے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک پیارے پیارے دِینی اجتماع (یا حلقۂ دَرْس) کا ذِکْرِ خیر سنتی ہیں۔

ایک باکمال دِینی اجتماع کا ذِکْرِ خیر

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **بخاری شریف** میں بیان کیا گیا ہے: مسجدِ نبوی شریف کا مُبارَک مقام تھا، اَخْطَبُ الْاَنْبِیَا (یعنی نبیوں میں سب سے بڑے خطیب)، امام الانبیا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان بھی حاضِر تھے (اور ایک اجتماع یا حلقے کی صُورت میں درس و بیان، ذِکْر اَذْکار وغیرہ کا سلسلہ جاری تھا)۔

(سُبْحٰنَ اللہ! کیسا خوبصُورت، نِرالا، عشق بھرا اور ایمان افروز منظر ہو گا...!!

اِک سمت علی، اِک سمت عمر، صِدّیق ادھر، عثمان اُدھر
اِن جگمگ جگمگ تاروں میں مہتاب کا عالَم کیا ہو گا...؟)

رَاوِی کہتے ہیں: محفلِ نُور سجی ہوئی تھی کہ اتنے میں 3 شخص وہاں سے گزرے، انہوں نے جب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں محفلِ نُور جاری ہے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی تربیت فرمارہے ہیں تو اُن میں سے ایک شخص تو اپنے رستے چلا گیا، باقی 2 مسجد میں حاضِر ہوئے، ان 2 میں سے ایک نے خالی جگہ دیکھی تو آگے بڑھ کر وہاں بیٹھ گئے، دوسرے کو کوئی جگہ نہ مِل سکی تو یہ سب سے آخر میں بیٹھ گئے۔

جب پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (درس و بیان وغیرہ سے) فارِغ ہو گئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں 3 لوگوں کے متعلق خبر نہ دُوں...؟ ❁ ان میں سے ایک نے اللہ پاک کے حُضُور پناہ لی تو اللہ پاک نے اسے پناہ عطا فرمادی ❁ دوسرے نے حیا کی تو اللہ پاک نے بھی اس سے حیا فرمائی ❁ اور تیسرے نے مُنہ موڑا تو اللہ پاک نے بھی اس سے اعراض فرمالیا۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معنٰی یہ ہے کہ ان 3 لوگوں میں سے (1): پہلے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مجلس مُبارَک (یعنی مسجدِ نبوی شریف میں سجی ہوئی اس محفلِ پاک میں آگے جگہ ڈھونڈنی چاہی تو) اللہ پاک نے انہیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قُرب میں جگہ عطا فرمائی یا یہ مطلب ہے کہ اس نیک عمل کی بَرَکت سے روزِ قیامت انہیں عرش کے سائے میں جگہ عطا ہو گی (2): دوسرے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حیا کی (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرمارہے تھے، لہٰذا یہ پیچھے ہی بیٹھ کر پیارے آقا کی باتیں سننے میں مَصْرُوف ہو گئے)۔ اس ادب کی بَرَکت سے اللہ پاک نے بھی ان سے حیا فرمائی، ان پر رحم فرمایا اور گُناہوں کی معافی عطا فرمادی (3): اور تیسرا شخص (جو شاید مُنافق تھا)[2] اس نے بغیر کسی مجبوری کے دِینی اجتماع سے مُنہ پھیرا، اس کی نحوست یہ ہوئی کہ اللہ پاک نے اس سے اِعْراض فرمایا (یعنی رحمت سے محروم کر دیا)۔ (عمدۃ القاری، 2/46، 47، تحت الحدیث: 66 ملتقطا)

1... بخاری، 1/40، حدیث: 66

2... فتح الباری، 2/207، تحت الحدیث: 66

روایت سے سیکھنے کے اسباق

پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں ہمارے لئے بہت سارے سبق ہیں، مثلاً ❁ اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ محافِل یا اجتماعات سجانا مُسْتَحَب (یعنی ثواب کا کام) ہے ❁ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی مَجْلِس (محفل یا دِینی اجتماع) جہاں عِلْمِ دین سیکھا سکھایا جارہا ہو، اس مَجْلِس میں حاضِر ہونے والی اللہ پاک کی حفاظت اور اس کی پناہ میں آجاتی ہے اور یہ وہی خوش نصیب ہے جس کے لئے فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔ (عمدۃ القاری، 2/47، تحت الحدیث:66 ملتقطاً)

خالی جگہیں پُر کرلیجئے!

جب بھی دِینی اجتماع، محفل یا عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے کے حلقے میں حاضِری کی سَعادت ملے تو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جتنا ممکن ہو مُبَلِّغَہ کے قریب ہو کر بیٹھیں تاکہ اس کی بات آسانی سے اور پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ سُن کر سمجھی جاسکے اور اگر محفل میں، دِینی حلقے میں جگہ خالی ہو تو اسے پُر کرلینا چاہئے۔ دیکھئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محفلِ نُور میں آنے والے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب دیکھا کہ فُلاں جگہ خالی ہے تو وہ وہاں جاکر بیٹھے، ان کے متعلق پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اٰوٰی اِلَی اللہِ فَاٰوَاہُ اللہُ یعنی اس نے اللہ پاک کے حُضُور پناہ چاہی، اللہ پاک نے اسے پناہ عطا فرمادی۔

سُبْحٰنَ اللہ! ہمیں بھی چاہئے کہ ❁ جب بھی دِینی اجتماعات میں، محافِل میں، عِلْمِ دین کے حلقوں میں حاضِری ہو تو بکھر کر نہ بیٹھیں بلکہ ❁ جہاں جگہ خالی ہو، اُٹھ کر، چل کر، آگے بڑھ کر اگر ہم اس جگہ کو پُر کرسکتی ہیں، پُر کرلیا کریں ❁ بکھر کر بیٹھنے میں اندیشہ ہے کہ اس کی نحوست سے دِل دُور ہوں گے ❁ مِل کر، قریب قریب ہو کر بیٹھیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی بَرَکتیں بھی ملیں گی اور ❁ جو عِلْم کی باتیں بیان ہورہی ہوں، انہیں سننے، سمجھنے میں بھی آسانی رہے گی۔

جہاں جگہ مِلے وہیں بیٹھ جایئے!

جب ہم اجتماع یا محفل میں پہنچیں، اگر اس وقت آگے جگہ نہ ہو تو مُبَلِّغَہ کے قریب بیٹھنے کی حِرْص میں دوسری اسلامی بہنوں کو تکلیف دینے کی بجائے، جہاں جگہ مِلے وہیں بیٹھ جانا چاہئے، اگر دھکے دے کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی تو اس سے آگے بیٹھی ہوئی اسلامی بہنوں کو تکلیف پہنچنے کا سخت اندیشہ ہے اور پھر اجتماع یا محفل کا ماحول بھی خراب ہو سکتا ہے، اس لئے جہاں جگہ مِلے، آرام سے وہیں بیٹھ جایئے! دیکھئے! وہ صحابی رَضِیَ اللہ عنہ جنہیں محفلِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آگے جگہ نہ ملی تو وہ حیا کرتے ہوئے پیچھے ہی بیٹھ گئے، اس پر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِسْتَحْیَا فَاسْتَحْیَا اللہُ مِنْہُ اس نے حیا کی تو اللہ پاک نے اس سے حیا فرمائی (یعنی اس پر رحمت فرمائی اور اسے معاف فرمادیا)۔

دِینی اجتماعات میں رغبت رکھئے!

پیاری اسلامی بہنو! ایک اَہم بات جو اس حدیثِ پاک سے ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محفلِ کرم کے قریب سے گزرنے والے 3 شخص تھے، ان میں سے 2 تو بارگاہِ رسالت میں آکر بیٹھ گئے مگر ایک شخص جو شاید منافِق تھا، اس کو کوئی مجبوری بھی نہیں تھی، کوئی عُذر بھی نہیں تھا، اس کے باوُجُود اس نے بارگاہِ رسالت میں، محفلِ کرم میں، عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کی مَجْلِس میں بیٹھنا گوارا نہ کیا تو اس پر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللہُ عَنْہُ اس نے مُنہ موڑا تو اللہ پاک نے بھی اس سے اِعْراض فرمالیا۔

اللہ! اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** اس میں ہمارے لئے عِبْرت ہے!! بعض دفعہ دِل میں خیال آتا ہوگا کہ ہفتہ وار اجتماع میں جانا کونسا فرض یا واجب ہے!! لہٰذا نہ بھی گئی تو خیر ہے۔

یہ ایک شیطانی وار ہے۔ یاد رکھئے! **یہاں 2 چیزیں ہیں:** ایک ہے کسی **عمل کی سنگینی** (مثلاً گُناہ و حرام ہونا وغیرہ) اور ایک ہے اس **عمل کی نحوست۔** ان دونوں میں بعض دفعہ فرق ہوتا ہے، اب دیکھئے! دِینی اجتماعات؛ ﴿جہاں اللہ و رسول کی باتیں سُنی سُنائی جاتی ہوں ﴿عِلْمِ دِین سیکھا سکھایا جاتا ہو ﴿اَخلاق و کردار کی اِصلاح کی بات ہوتی ہو ﴿قبر و آخرت کی فِکْر دِلائی جاتی ہو ﴿محبّتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول کی باتیں ہوتی ہوں ﴿ایسی محافِل اور دِینی اجتماعات میں جانا اگرچہ فرض و واجِب نہیں ہے، اگر کوئی ایسے دِینی اجتماعات میں شِرکت نہیں کرتی تو اگرچہ اسے گنہگار نہیں کہا جائے گا مگر اس کی نحوست پر ذرا غور فرمایئے! وہ شخص جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محفلِ مُبارَک میں بلا عُذر شریک نہیں ہوا، مُنہ پھیر کر چلا گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللہُ عَنْہُ اس نے مُنہ موڑا تو اللہ پاک نے بھی اس سے اِعْراض فرمالیا۔

یہ ہے دِینی اجتماعات سے مُنہ موڑنے کی نحوست...!! اس لئے کبھی بھی دِینی اجتماعات سے اِعْراض نہ کریں۔ اِعْراض کا معنیٰ ہوتا ہے: **کسی چیز سے دِل پھیر لینا۔**[1]

بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ دِینی اجتماع ہو رہا ہے، اللہ و رسول کی باتیں کی جائیں گی، عِلْمِ دین سیکھا سکھایا جائے گا تو انسان کا دِل چاہتا ہے کہ میں بھی اجتماع میں شِرکت کروں مگر مجبوری ہوتی ہے، کوئی عُذر ہو جاتا ہے، جس کے سبب انسان دِینی اجتماع میں شِرکت نہیں کر پاتا، یہ جُدا بات ہے لیکن دِینی اجتماعات سے **دِل ہی پھیر لینا،** حالانکہ دِل پھیرنے کی کوئی شرعی وجہ بھی موجود نہیں ہے، یہ خطرناک بات ہے، اگرچہ اس کو گُناہ و حرام نہ کہا جائے، البتہ! بہت ساری محرومیوں کا سبب ضرور ہے۔

---

1 ... تفسیر بحر المحیط، پ1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:83-86، 1/409

ذِکْرُ اللہ سے دِل پھیرنے کا وبال

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا (پ16، طٰہٰ:124)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جس نے میرے ذِکْر سے مُنہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے۔

ایک قول کے مطابق اس آیتِ کریمہ میں ذِکْر سے مُراد دَاعی ہے یعنی نیکی کی دعوت دینے اور اللہ و رسول کی عبادت کی طرف بُلانے والا۔[1] مطلب یہ ہو گا کہ جو داعی یعنی نیکی کی دعوت دینے والے کی طرف سے اِعْراض کرے، اس سے دِل پھیرے، اس کے لئے **تنگ زندگی** ہے۔ **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: (ایک قول کے مطابق) یہاں تنگ زندگی سے مراد ہے: دُنیا کی تنگ زندگی اور وہ یہ ہے کہ بندہ ہدایت کی پیروی نہ کرے، بُرے عمل اور حرام کاموں میں مبتلا ہو، قناعت سے محروم ہو کر حرص میں گرفتار ہو جائے، مال و اسباب کی کثرت کے باوُجُود اس کو سکون نہ ملے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:124، 6/261 بتغیر قلیل)

یہ ہے تنگ زِندگی...!! اور یہ کس کے لئے ہے؟ جو ذِکْر سے، نیکی کی طرف بُلانے والوں سے دِل پھیر لیتا ہے۔

دِینی اجتماعات میں آتی رہئے!

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے نیک کاموں کی طرف رغبت عطا فرمائی ہے، **دِینی اجتماعات** میں شرکت کی توفیق بخشی ہے تو اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے اور پابندی کے ساتھ اس نیک کام کو کرتے رہنا چاہئے، اس کی بہت برکتیں ہیں؛ مثلاً ❁ اس نیک کام کی بَرَکت سے اللہ و رسول کی محبّت نصیب ہوتی ہے ❁ نیکیوں کی رغبت ملتی ہے ❁ گُناہوں سے نفرت ملتی ہے ❁ ایک دوسری کے حال اَحْوال کی خبر مل جاتی ہے ❁ آپس میں گفتگو کرنے کا موقع مل جاتا

1... تفسیر بیضاوی، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:124، 4/75

ہے، جس کی بَرَکت سے شکوے، شکایات اور بدگمانیوں وغیرہ کی کاٹ ہوتی رہتی ہے ❁ عِلْمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے ❁ فِکْرِ آخرت نصیب ہوتی ہے ❁ خوفِ خُدا سے رونا نصیب ہو جاتا ہے ❁ توبہ کرنے کی توفیق بھی ملتی رہتی ہے۔ غرض کہ **دینی اجتماعات** ❁ دِینی ماحول سے وابستہ رہنے ❁ نیکیوں پر استقامت پانے اور ❁ دِینی کاموں سے متعلق کڑھن حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

انبیائے کرام اور اجتماعی نیکی کی دعوت

پیاری اسلامی بہنو! تَذْکِیْر یعنی وعظ و نصیحت کرنا شریعت کو مَطْلُوب ہے۔ قرآنِ کریم کے جو بنیادی عنوانات ہیں، اُن میں ایک اَہَم تَرِین عنوان تَذْکِیْر (وعظ و نصیحت) بھی ہے۔ اَنْبِیائے کرام علیہمُ السَّلام نے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے، اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہ علیہم نے اس تَذْکِیْر (یعنی وعظ و نصیحت) کے لئے جو انداز اختیار کئے، ان میں سے ایک اَہَم، بہت زیادہ دِلوں پر اَثَر کرنے والا اور مُعَاشرے میں اِنقلاب برپا کرنے والا انداز **دینی اجتماعات** بھی ہیں ❁ اَنْبِیائے کرام علیہمُ السَّلام کے متعلق روایات موجود ہیں کہ یہ بلند رُتبہ حضرات اجتماعات سجایا کرتے، لوگوں کو جمع فرماتے، انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور اجتماعی طَور پر نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے ❁ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے مختلف اَوْقات میں بنی اسرائیل کو جمع فرما کر جو خطبے دیئے یعنی بیانات فرمائے! ان بیانات کے مضامین روایات میں موجود ہیں ❁ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام لوگوں کو اجتماعی طَور پر وعظ و نصیحت فرماتے تھے ❁ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کے متعلق روایات ہیں، آپ بھی اجتماعات سجایا کرتے تھے ❁ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلام کے متعلق تو یہاں تک روایات ہیں کہ آپ اجتماع سجاتے اور خوفِ خُدا کے سبب اس قدر روتے کہ پُورے اجتماع پر رِقَّت طاری ہو جاتی، آپ کے اجتماع میں خوفِ خُدا کے غلبے کے سبب کئی لوگوں کی رُوح پرواز کر جایا کرتی تھی، ایسا پُر تاثیر اجتماع ہوا کرتا تھا ❁ اسی طرح حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام ❁ حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلام ❁ حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلام ❁ حضرت

شعیب عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی اپنی قوموں کو جو اجتماعی طَور پر نیکی کی دعوت دی، انہیں وعظ و نصیحت فرمائی، ان بیانات کے مضامین قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں۔غرض کہ انسانی تاریخ دِینی اجتماعات سے بھری پڑی ہے، شاید ہی کوئی ایسا دَور گزرا ہو، جس میں **دِینی اجتماعات** نہ سجائے گئے ہوں۔

انسانی تاریخ کا پہلا اجتماع

بلکہ انسانی تاریخ میں سب سے پہلا اجتماع اُس وقت ہوا تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے عِلاوہ کوئی اور انسان پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔جی ہاں! اس اجتماعِ پاک کا ذِکْر بھی قرآنِ کریم میں موجود ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْۚ-فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْۙ-قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۙ-وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ(۳۳)

(پ1، اَلْبَقَرَة:33)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔ تو جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

یہ اس وقت کی بات ہے؛ جب اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو پیدا فرمایا، پھر انہیں **عِلْمُ الْاَسْمَاء** عطا فرمایا، پھر آپ کو حکم ہوا کہ تمام چیزوں کے نام فرشتوں کو بتایئے! تفسیرِ نعیمی میں ہے: اس وقت حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے لئے مِنْبَر بچھایا گیا، سارے فرشتے آپ کے سامنے حاضِر ہوئے اور آپ نے مِنْبَر پر کھڑے ہو کر فرشتوں کو تمام چیزوں کے نام بتادیئے!

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجلسِ وعظ تھی (یعنی یہ وہ بابرکت اجتماع تھا جس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام خطیب تھے، فرشتے

سامِعین یعنی سننے والے تھے) اور قربان جایئے! کیا شان ہے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی...!! کہ اس وقت سب فرشتوں کی ساری ڈیوٹیاں ختم کر کے آپ کے سامنے حاضری کا حکم دیا گیا، اس وقت سب فرشتوں کی عِبادت حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کا وعظ سننا تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تاریخِ انسانی کا ایک اَہَم ترین اجتماع

پیاری اسلامی بہنو! یہ تاریخِ انسانی کا سب سے پہلا اجتماع تھا، جس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے فرشتوں کو خطاب فرمایا اور اپنی فضیلت اور اہمیت کے لحاظ سے تاریخِ انسانی کا ایک اَہَم ترین اجتماع حَجَّۃُ الْوِدَاع کے موقع پر ہوا، اس میں خطیب ہمارے آقا، امام الانبیا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے اور اس خطاب کے سننے والے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان بھی تھے اور روایات کے مطابِق اس اجتماعِ پاک میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام، حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام اور حضرت الیاس عَلَیْہِ السَّلام بھی تشریف لائے تھے۔ یہ تاریخِ انسانی کا وہ اَہَم ترین اجتماع ہے کہ جس میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطْبَۃُ الْوِدَاع ارشاد فرمایا، یہ وہ عظیمُ الشّان خطبہ ہے کہ ایسا خطبہ انسانی تاریخ میں نہ اس سے پہلے کبھی دِیا گیا تھا، نہ اس کے بعد کبھی دِیا جائے گا۔

غرض کہ دِینی اجتماعات سجانا، اس انداز سے وعظ و نصیحت کرنا، لوگوں کو دِین کی باتیں بتانا، فِکرِ آخرت، خوفِ خُدا، قبر و حشر اور دیگر اِصلاحی موضوعات پر بیانات کرنا، مِل جُل کر، اجتماعات سجا کر ذِکْرُ اللّٰہ کرنا، دُعائیں مانگنا ہر دَور میں اَہْلِ ایمان کا معمول رہا ہے اور یہ ایک بہترین عِبادت بھی ہے، احادیث میں اس کے بہت سارے فضائل بیان ہوئے ہیں:

پاکیزہ باتیں چننے والے

رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: قیامت کے دِن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو

1 ... تفسیر نعیمی، پ1، البقرہ، تحت الآیۃ:33، 1/280 بتغیر قلیل

نہ نبی ہوں گے، نہ شہید مگر ان کے چہروں کا نور دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ (یعنی حیران) کرتا ہو گا، انبیائے کرام اور شُہَدا ان کے مقام اور قربِ اِلٰہی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ پاک کی یاد کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چنتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 2/252، حدیث:2334)

پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دِن سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہ عَنْہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہ عنہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے درمیان بیان فرما رہے تھے۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دیکھ کر خوشی سے فرمایا: جب تمہارا کوئی گروہ بیٹھتا ہے تو اس کے ساتھ اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی بیٹھ جاتے ہیں، اگر تمہارا گروہ سُبْحٰنَ اللہ کہتا ہے تو فرشتے بھی سُبْحٰنَ اللہ کہتے ہیں، اگر تم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہو تو فرشتے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں اور اگر تم اَللہُ اَکْبَرُ کہتے ہو تو فرشتے بھی اَللہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے اپنے رَبّ کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاتے ہیں حالانکہ اللہ پاک ان سے زیادہ جاننے والا ہے، فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رَبّ! تیرے بندے تیری پاکی بیان کرتے تھے تو ہم نے بھی تیری پاکی بیان کی، انہوں نے تیری بڑائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری بڑائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ اس پر اللہ پاک فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ...!! کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فُلاں بندہ بڑا بدکار ہے۔ اللہ پاک

فرماتا ہے: وہ (یعنی ذِکْرُ اللہ کے لئے دِینی اجتماع سجانے والے) ایسی قوم ہے کہ جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ (مجمع البحرین، 4/192، حدیث:4520ملتقطًا)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** اندازہ کیجئے! دِینی اجتماعات کیسے بابَرَکت ہیں...!! جو، اِن دینی اجتماعات میں آتی ہے، اس کی اپنی تو کیا فضیلت ہو گی...!! جو تھوڑی دیر کے لئے ان خوش نصیبوں کے پاس بیٹھ جائے، وہ بھی محروم نہیں رہتی۔ خیال رہے! اللہ ھُو اور حق ھُو کی ضربیں لگانا بے شک ذِکْر ہی ہے، تاہم تلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مناجات و دعا، درود و سلام، نعت، منقبت، خطبہ، درس، سنتوں بھرا بیان وغیرہ بھی ذِکْرُ اللہ میں شامِل ہیں۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات بھی ذِکْر کے حلقے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِینی اجتماعات کے دِینی و دُنیوی فائدے

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں دِینی اجتماعات (مثلاً ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اور مدنی چینل کے ذریعے مدنی مذاکرے وغیرہ) میں شرکت کرتے رہنا چاہئے۔ اس کی بہت ساری بَرَکتیں ہیں۔ دِینی اجتماعات کی وہ بَرَکات جو اَحادیث میں بیان ہوئیں اور موجودہ دَور میں سائنسی تحقیقات جو اس تعلق سے ہوئیں، ان کا خُلاصہ عرض کرتی ہوں؛

اَحادیثِ کریمہ کے مطابِق ❁ مجلسِ ذِکْر (یعنی دِینی اجتماعات) میں آنے والوں پر فرشتے اپنے پَر پھیلاتے ہیں ❁ ان پر سکینہ نازِل ہوتا ہے ❁ انہیں رحمت گھیر لیتی ہے[1] ❁ ان کے لئے بخشش کی خوشخبری ہے ❁ ان کے گُناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے[2] ❁ مجالسِ ذِکْر (یعنی دِینی اجتماعات) کی غنیمت جنّت ہے[3] ❁ دِینی اجتماعات کو **حدیثِ پاک** میں

1... مسلم، ص1039، حدیث:2700

2... معجم کبیر، 3/546، حدیث:5907ماخوذًا

3... مسند احمد، 3/573، حدیث:6811مفہومًا

جنّت کی کیاریاں فرمایا گیا[1] ❁ اللہ پاک مَجْلِسِ ذِکْر میں آنے والوں پر فخر فرماتا[2] ❁ اور فرشتوں کے سامنے ان کا ذِکْرِ خیر فرماتا ہے۔(مسلم،ص1039،حدیث:2700)

یہ وہ بَرَکات تھیں جو اَحادیث میں بیان ہوئیں ہیں،ان کے عِلاوہ ❁ دِینی اجتماعات کی بَرَکت سے اللہ پاک کا قُرب ملتا ہے ❁ غفلت دُور ہوتی ہے ❁ نیکی اور بھلائی پر ایک دوسرے کی مدد کرنا نصیب ہوتا ہے ❁ دِینی اجتماعات کی بَرَکت سے ایمان مضبوط ہوتا ہے ❁ دونوں جہان کی بھلائیاں ملتی ہیں ❁ مُعاشرے کی اِصلاح ہوتی ہے ❁ آپس میں محبّت، پیار، اِتّفاق، اِتّحاد کی دولت نصیب ہوتی ہے ❁ اس کی بَرَکت سے اَخلاق سنورتے ہیں ❁ کردار میں بہتری آتی ہے ❁ عقل بڑھتی ہے ❁ سوشل لائِف یعنی معاشرے میں رہنے اور زندگی گزارنے کا تجربہ بڑھتا ہے ❁ مختلف سروے رپورٹس کے مطابِق مذہبی لوگ (جو دِینی اجتماعات میں شرکت کرتے رہتے ہیں، یہ) غیر مذہبی لوگوں کی نسبت نفسیاتی مسائِل کا شکار کم ہوتے ہیں ❁ ڈِپریشن جو آج کے دور کا ایک بڑا مسئلہ ہے، ہائی بلڈ پریشر، گردوں کے امراض اور ہارٹ اٹیک وغیرہ کی ایک بڑی وجہ ڈِپریشن ہے، ایک سروے رپورٹ کے مطابِق مذہبی لوگ (جو اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں، یہ) ڈِپریشن سے بہت حد تک محفوظ رہتے ہیں ❁ چونکہ یہ لوگ دوسروں کے دُکھ دَرْد سے واقِف ہوتے رہتے ہیں، لہٰذا ان میں نیکی، بھلائی، خیر خواہی اور خِدْمتِ خلق وغیرہ کے جذبات زیادہ پائے جاتے ہیں ❁ اس وقت دُنیا میں ایک بڑا مسئلہ خُودکشی بھی ہے، خُودکشی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے، اس جُرْم کی روک تھام کا ایک اَہَم ذریعہ بھی دِینی اجتماعات ہیں، اَصْل میں جو اپنی زندگی سے مایُوس ہو جاتا ہے، جسے لگتا ہے کہ زندگی میں کچھ نہیں رکھا، میرے لئے سب دروازے، ساری راہیں بند ہو چکی ہیں، وہ خُودکشی کا رستہ

1...ترمذی،5/304،حدیث:3521 2...مسلم،ص1040،حدیث:2701

اختیار کرتا ہے، دِینی اجتماعات کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ❁ان کی بَرَکت سے سوچ کھلتی ہے، ❁زندگی کی نئی سے نئی راہیں سامنے آتی ہیں ❁زندگی کو ایک مقصد ملتا ہے اور ❁اچھی اور باکردار اسلامی بہنوں کے ساتھ ملنے جلنے کی بَرَکت سے دِل کا بوجھ دُور ہوتا ہے ❁غموں اور پریشانیوں کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے، یُوں زِندگی سے مایوسی ختم ہوتی ہے اور زندگی گزارنے کی نئی اُمنگ، جذبہ اور شوق مل جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی اور دِینی اجتماعات

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! دِینی اجتماعات کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہیں، الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی جو دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصِل کر رہی ہے۔ آج کے دَور میں دِینی اجتماعات کو فروغ دینے اور انہیں ایک مُنَظَّم انداز سے چلانے میں دعوتِ اسلامی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ الحمد للہ! ❁دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک (Overseas) میں ہزاروں مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں اسلامی بہنیں شِرکت کرتی اور بَرَکتیں لوٹتی ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کی بَرَکات کے بے شمار فضائل وبَرکات ہیں۔ لہٰذا آج ہی اپنی صِحّت اور زِندَگی کو غنیمت جانتے ہوئے، آخرت کی تیاری کرنے کیلئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں اپنی شِرکت کو یقینی بنایئے! اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی دعوت دے کر ساتھ لانے کی کوشش فرمایئے! حدیثِ پاک کے مطابق اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے، وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔

ہم خُود نیکی کر رہی ہیں، دِینی اجتماعات میں شرکت کر رہی ہیں، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر رہی ہیں تو دوسری اسلامی بہنوں کے لئے بھی یہی پسند کریں، لہٰذا ❁ اسلامی بہنوں کو بھی دعوت دیں ❁ فون پر ❁ میسج کے ذریعے ❁ واٹس ایپ پر ❁ ملاقات کر کے ❁ علاقائی دورے میں شریک ہو کر ترغیب دِلائیں، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے فائدے بتا کر، ذہن بنا کر اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وَقْت کے ساتھ شرکت کرنے کی سَعادَت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکل و قناعت کے اصول

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توکل و قناعت کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔[1] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[2] ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[3] ☆ روزمرّہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[4] ☆ توکل کے تین درجے ہیں: (1) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا (2) اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔ (3) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔[5] ☆ دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور

---

1 . . . الزھد للبیھقی، ص88، حدیث:104
2 . . . مسلم، ص406، حدیث:2426
3 . . . جنتی زیور، ص136 بتغیر قلیل
4 . . . التعریفات للجرجانی، ص126
5 . . . الرسالۃ القشیریۃ، ص203

بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی دَرجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[1] لالچ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مرتبہ ملا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔[2] ☆جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[3] ☆بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[4] ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[5] ☆اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مرآۃ المناجیح، 7/112
2... جنتی زیور، ص110 ملخصًا
3... الرسالۃ القشیریۃ، ص198
4... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص367 ماخوذاً
5... ابن عساکر، 61/139، رقم:7740 ملخصًا
6... مسلم، ص404، حدیث:2415

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو حَفْص کَاغذِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے سردار تھے، آپ کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے رَحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنّت عَطا فرمادی۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کس سَبب سے؟ فرمایا: بارگاہِ اِلٰہی میں میری حاضِری ہوئی، میرا حِساب لیا گیا، فرشتوں کو حکم ہوا: اس کے گُناہ شُمار کرو! فرشتوں نے گُناہوں کی گنتی کی۔ پھر حکم ہوا: اس نے دُنیا میں ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو دُرود شریف پڑھے ہیں، ان کی گنتی کرو! فرشتوں نے میرے پڑھے ہوئے دُرود شریف شُمار کئے۔ **پَس میرے پڑھے ہوئے دُرود شریف میرے گُناہوں سے زیادہ نکلے۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا: بَس! اے فرشتو! کافی ہے۔ اس کا مزید حِساب نہ کرو! اسے ہماری جنّت میں لے جاؤ...!** (القولُ البدیع، ص124)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کی تاثیر

حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں۔ آپ نے فتحِ مکہ سے پہلے اِسلام قبول کیا۔ مدینۂ مُنَوَّرہ میں رہتے تھے، وہیں وفات پائی۔ (مرآۃ المناجیح، 8/13)

آپ رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے اِسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غزوۂ بدر میں جو غیر مُسلم قید ہو گئے تھے، میں (اَہلِ مکہ کی طرف سے) ان قیدیوں کے بارے میں

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں

بات چیت کرنے کیلئے مدینۂ مُنَوَّرہ آیا۔ جب یہاں پہنچا تو یہ مغرب کا وقت تھا، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مبارَک مسجد سے باہر بھی سنائی دے رہی تھی، آپ نے سورۂ وَالطُّوْر کی تِلاوت فرمائی، میں بھی قرآنِ کریم کی تِلاوت سُننے لگا (زبان محبوبِ خُدا کی تھی، کلامِ رَبِّ رحمٰن کا تھا، بس پھر کیا تھا؛ ایسی پیاری آواز، اتنا پُر تاثیر کلام میرے دِل میں اُترنا شروع ہوا)۔ اس دوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیات پڑھیں:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ (پ27، وَالطُّوْر:7-8)

ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

ان آیات کو سُن کر تو میرا دِل ایسے ہو گیا جیسے اَبھی پھٹ جائے گا۔ مجھے یُوں لگ رہا تھا کہ میں یہاں سے قدم بھی نہیں اُٹھا سکوں گا، اس سے پہلے ہی مجھ پر عذاب بَرس جائے گا۔ بس میں نے اللہ پاک کے عَذاب سے ڈر کر اِسی وقت اِیمان قبول کر لیا۔[1]

قرآنِ کریم کی چند خصوصیات

پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم اللہ پاک کا کلام ہے، اس میں عجیب تاثیر ہے ❁ یہ پیارا کلام دِلوں کو نرم کرتا ہے ❁ بھٹکے ہوؤں کو راہِ ہدایت دیتا ہے ❁ اس میں اگلے پچھلوں کی خبریں ہیں ❁ یہ اللہ پاک کی مضبوط رَسّی ہے ❁ یہ حِکمت والا کلام ہے ❁ **حدیثِ پاک میں ہے:** قرآنِ کریم کی برکت سے خواہشات مٹتی ہیں ❁ قرآنِ کریم کے عجائبات ختم نہیں ہوتے ❁ جو قرآنِ کریم کے مطابق بات کرے، وہ سچّا ہے ❁ جس نے قرآنِ کریم پر عمل کیا، وہ ثواب پائے گا، جو قرآنِ کریم کے مُطابِق فیصلہ کرے، وہ انصاف کرنے والا ہو گا اور ❁ جو قرآنِ کریم کی طرف بُلائے، ضرور وہ سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہو گا۔ (ترمذی، 4/415، حدیث:2915 مُلخصًا)

---

1 ... صراط الجنان، پ27، الطور، تحت الآیۃ:8، 9/518، 519

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: جس طرح اللہ پاک اپنی تمام مخلوق سے اَفْضَل ہے، ایسے ہی اللہ پاک کا کلام بھی باقی تمام کلاموں سے اَفْضَل واعلیٰ ہے۔(ترمذی،4/425،حدیث:2935)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خُدایا اللہ! تِلاوت میں مِرے دِل کو لگا دے

قرآنِ کریم اور دیگر کتابوں میں فرق

ایک غیر مُسلم تھا: **نَضْر بن حارِث**۔ مکہ مکرّمہ کا رہنے والا تھا۔ ایک مرتبہ یہ تِجارت کے لئے مُلکِ شام وغیرہ گیا تو وہاں سے کہانیوں کی کتابیں لے آیا۔ مکۂ مکرّمہ آکر لوگوں کو وہ قصّے کہانیاں سُنانے لگا اور یہ بدبَخت کہا کرتا تھا: مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بھی تمہیں (قومِ) **عاد** اور (قومِ) **ثَمُود** کے واقعات سُناتے ہیں تو میں تمہیں رُستَم، اِسفِندیار (وغیرہ ایران کے بادشاہوں) کے قصّے سُناتا ہوں۔

یعنی اس بدبَخت نے اُن جھوٹے قصّوں کو قرآنِ کریم کے برابر ٹھہرایا۔ اس کی مَذَمَّت (یعنی بُرائی) میں پارہ: 21، **سورۂ لُقمان** کی آیات نازِل ہوئیں۔

اب یہاں دیکھئے! ❁ جھوٹے قصّے کہانیوں کی کتابیں، ناوِل، ڈائجسٹ وغیرہ ہمارے ہاں بھی پڑھے جاتے ہیں، لوگ بہت شوق سے ایسی کتابیں پڑھتے ہیں، **سورۂ لقمان** کی ابتدائی آیات میں **نَضْر بن حارِث** کی اُن قصّوں کی کتابوں اور قرآنِ کریم میں فرق کو واضح کیا گیا۔ **نَضْر بن حارِث** کی مَذَمَّت میں اللہ پاک نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ (پ21، لقمان:6)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکادیں اور انہیں ہنسی مذاق بنالیں۔

یعنی **نَضْر بن حارِث** جو قصّوں کی کتابیں اُٹھائے پِھرتا ہے، ان میں بہت سی خرابیاں ہیں۔

(1): پہلی خرابی تو یہ کہ یہ لَہْوَ الحدیث (یعنی بے مقصد کہانیاں اور کھیل کی باتیں) ہیں (2): دوسری

خرابی یہ کہ ان کو پڑھنے سُننے والے اللہ پاک کے راستے اور نیکی کے رستے سے دُور ہو جاتے ہیں۔

اب اس کے مُقابلے میں قرآنِ کریم کی کیا شان ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ هُدًى ترجمۂ کنزُالعِرفان: الٓمّٓ۔ یہ حکمت والی کتاب کی وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾ (پ21، لقمان:6) آیتیں ہیں۔ نیکوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہیں۔

یہ قرآنِ کریم کی 3 شانیں ہیں (1): پہلی شان یہ بیان ہوئی کہ **قرآنِ کریم کتابِ حکمت** ہے ❁ ناوِل ❁ ڈائجسٹ ❁ جھوٹی کہانیاں ❁ اور فضول قصّے پڑھنے سے آدمی نفسیاتی مریض بن جاتا ہے، مگر قرآنِ کریم کی یہ شان ہے کہ ❁ اس کو پڑھنے سے ❁ اس کی تلاوت کرنے سے حکمت و دانائی نصیب ہوتی ہے۔

زِندگی بھر کے لئے زبردست نصیحت

حضرت زید بن اَسْلَم رَضِیَ اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوا، پیارے آقا، سَیِّدُ الْانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کو فرمایا: اس (نئے آنے والے شخص) کو قرآنِ کریم سکھاؤ...! اُس صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِس شخص کو **سورۂ زِلْزال** سکھانا شروع کی، جب انہوں نے **سورۂ زِلْزال** کی ساتویں آیت سکھائی تو اُس شخص نے کہا: بَس! مجھے کافی ہے۔ اُن صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس نے ابھی 7 آیات ہی سیکھی ہیں اور کہتا ہے: مجھے کافی ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اسے چھوڑ دو! اسے فقاہت (یعنی دین کی سمجھ) مِل گئی ہے۔** (تفسیر دُرِّ منثور، پ30، الزلزال، 8/596)

قرآن کتابِ رحمت اور کتابِ ہدایت ہے

پیاری اسلامی بہنو! سورۂ لقمان کی آیات میں قرآنِ کریم کی (2): **دوسری خصوصیت یہ**

بیان ہوئی کہ **قرآنِ کریم کتابِ رحمت ہے۔** جبکہ ناوِل ڈائجسٹ وغیرہ بے فائدہ بلکہ گُناہوں بھری کتابیں پڑھنے سے نیکیاں نہیں ملتیں، انسان پر رحمت نہیں اُترتی مگر قرآنِ کریم وہ عظیم کتاب ہے، جس کے ایک ایک حرف پر 10،10 نیکیاں ملتی ہیں، جب انسان قرآن پڑھتا ہے تو اللہ پاک کی رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور (3) اس پاکیزہ کلام کی **تیسری خصوصیت یہ** بیان ہوئی کہ **قرآنِ کریم کتابِ ہدایت ہے۔** یہ تجربے کی بات ہے، جو بندہ ❁ ناوِل ❁ ڈائجسٹ ❁ اور جھوٹی کہانیاں پڑھنے کا عادِی ہو، وہ نفسیاتی مریض ہو جاتا ہے ❁ وہ خیالی دُنیا میں رہنے لگتا ہے ❁ معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا نہیں کرپاتا ❁ اس کی طبیعت میں چڑچڑاپن آجاتا ہے اور اس کے مقابَلے میں وہ بندہ جو قرآنِ کریم کی تِلاوت کا عادِی ہو، چاہے بغیر سمجھے ہی قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتا ہو ❁ اس کا دِل نَرم پڑ جاتا ہے ❁ دِل میں نیکی کے جَذبات پیدا ہو جاتے ہیں ❁ اس کے اَخلاق اور کِردار میں مُثبت تبدیلی آجاتی ہے ❁ اس کو ظاہِر اور باطِن کی پاکیزگی نصیب ہو جاتی ہے ❁ اور وہ معاشرے کا ایک بہترین فرد بن کر اُبھرتا ہے۔ اور اگر قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھیں، پھر تو!! سُبْحٰنَ اللہ! ایسے خوش نصیب کی تو شان ہی نِرالی ہے۔

گنہگار کو توبہ کی توفیق مل گئی

حضرت ابوہاشم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بصرہ جانے کے لئے کشتی میں سُوار ہوا۔ اس کشتی میں ایک مَرد تھا اور اس کے ساتھ اس کی کنیز تھی۔ جب ہم کچھ آگے بڑھے تو اس مَرد نے کنیز سے کہا: شراب لے آؤ! وہ شراب لائی، مَرد پینے لگا اور کنیز گانا گانے لگی۔ پھر اس شخص نے میری طرف دیکھا اور کہا: کیا تمہارے پاس اس (گانے) جیسا کچھ ہے؟ میں نے کہا: ہاں! میرے پاس وہ ہے جو اس سے کہیں زیادہ بہتر اور بھلا ہے۔ اس نے کہا: سناؤ! میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ (پ30، التکویر:1-3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

ان آیات کو سُن کر وہ شخص رونے لگا، جب میں اللہ پاک کے اس فرمان پر پہنچا:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ (پ30، التکویر:10)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے۔

تو وہ کہنے لگا: اے کنیز! میں تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں، اس شراب کو بہا دو! پھر اس نے مجھے قریب بلایا اور کہنے لگا: میرے بھائی! تم کیا کہتے ہو؟ کیا اللہ پاک میری توبہ قبول فرمالے گا؟ میں نے جواب میں یہ آیت پڑھ دی:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲ (پ2، البقرۃ:222)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(یہ سن کر اس نے توبہ کرلی)۔(درۃ الناصحین، ص206)

محبّت میں اپنی گُما یاالٰہی! نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مَست وبے خُود میں تیری وِلا میں پلا جَام ایسا پلا یاالٰہی!
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
عِبادت میں گُزرے مری زندگانی کَرم ہو کَرم یاخدا! یاالٰہی!

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے قرآنِ کریم کی تاثیر...!! یہ پاکیزہ کتاب کِتابِ ہدایت ہے، جو خوش نصیب اسے پڑھے، اسے سچّے دِل سے سمجھنے کی کوشش کرے، اس کے لئے ہدایت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

قرآنِ کریم کی مختلف تاثیریں

غَرض یہ اللہ پاک کا کلام ہے، اس کی صِرف ایک تاثیر نہیں ہے، کئی طرح کی تاثیریں

ہیں۔ قرآنِ کریم کے بہت سارے نام ہیں اور یہ نام بھی اس کی مختلف تاثیروں کے لحاظ سے ہیں۔ مثلاً ❁ قرآنِ کریم کا ایک نام **حِکْمَت** ہے، یعنی یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھنے سے حِکْمَت و دَانائی ملتی ہے ❁ قرآنِ کریم کا ایک نام **صِراطِ مستقیم** ہے، یعنی یہ وہ کتاب ہے جو بُھولے بَھٹکوں کو سیدھے رَستے کا مسافِر بناتی ہے ❁ قرآنِ کریم کا ایک نام **نُور** ہے، یعنی یہ وہ عظیم کتاب ہے جو نُور بانٹتی اور دِلوں کو روشن کر دیتی ہے۔

گھر چراغ کی طرح جگمگاتا تھا

ایک صحابیِ رسول ہیں: حضرت ثَابِت بن قَیس رَضِیَ اللہُ عنہ۔ رات کے وقت اُن کا گھر ایسے چمکتا تھا جیسے چراغ روشن ہو (ظاہر ہے اُس دور میں لائٹ اور بجلی کا انتظام تو نہیں تھا، رات کے وقت اَندھیرا ہوتا تھا لیکن حضرت ثَابِت بن قَیس رَضِیَ اللہُ عنہ کا گھر مبارک رات کو جگمگا رہا ہوتا تھا) لوگوں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اس بات کا تذکِرہ کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ثَابِت بن قَیس ضرور رات کو **سورۂ بقرہ** کی تِلاوت کرتے ہوں گے۔ حضرت ثَابِت بن قَیس رَضِیَ اللہُ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا: ہاں! واقعی میں رات کو **سورۂ بقرہ** کی تِلاوت کرتا ہوں۔ (فضائل القرآن للمستغفری، ص200، حدیث:708)

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! قرآنِ کریم نُور ہے۔ اسے پڑھنے سے، اس کی تلاوت کرنے سے دِل بھی روشن ہوتے ہیں اور اللہ پاک چاہے تو ظاہر میں بھی نُور نصیب ہو جاتا ہے۔

قرآنِ کریم قلبی اَمراض دور کرتا ہے

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (پارہ:11، یُونس:57)

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا آگئی۔

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: قرآنِ

کریم ربّ کی طرف سے بندوں کی روحانی پرورش کا ذریعہ ہے، دل کی ساری بیماریاں جیسے ❁ جہالت ❁ شک ❁ شرک ❁ نفاق ❁ اور بُرے عقیدے ❁ بُرے اخلاق ❁ حسد ❁ کینہ ❁ ہوس ❁ دُنیا کی حرص ❁ عَداوت وغیرہ قرآنِ کریم ان سب کی اِصلاح کرنے والا ہے۔[1]

علّامہ ابنِ جَوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عِبادت گزار، نیک بزرگ تھے، وہ 40 سال تک (برّاعظم اَفریقہ کے ملک) سوڈان کی ایک غار میں رہ کر عِبادت کرتے رہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں غار کے اندر عِبادت میں مَصْرُوف تھا، اتنے میں ایک شخص آیا، اس کے پاس کھانا اور شراب تھی، (شاید اس نے مجھے نہیں دیکھا) اور ایک کونے میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگا، کھانے کے بعد جب اس نے شراب کا برتن اُٹھایا تو میں نے اُونچی آواز سے قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھ دی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جھک جائیں (پ27، اَلحدید:16)

اُس نوجوان نے اِدھر اُدھر دیکھا، کوئی نظر نہ آیا، چنانچہ اس نے سُنی اَن سُنی کی اور شراب پینے لگا، جیسے ہی اس نے برتن اُٹھایا تو میں نے پھر وہی آیت تِلاوت کی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جھک جائیں (پ27، اَلحدید:16)

اب کی بار تو قرآنِ کریم کے یہ الفاظ اس کے دِل پر تاثیر کا تِیر بن کر لگے، اس کے ہاتھ سے شراب گر گئی، اس نے پُکار کر کہا: بَلٰی وَ اللّٰہِ قَدْ آن کیوں نہیں، خُدا کی قسم! وہ وقت

1 ... تفسیر نعیمی، پ11، یونس، تحت الآیۃ:57، 11/367، 368 ملخصاً

آ گیا ہے (کہ میرا دِل رَبّ کی یاد میں جھک جائے)۔ یہ کہہ کر وہ غار سے باہَر نکلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا، دیکھا تو وہ روتا جاتا تھا اور بلند آواز سے یہی کہہ رہا تھا: بَلٰی وَ اللّٰہِ قَدْ آن کیوں نہیں، خُدا کی قسم! وہ (یعنی توبہ کا) وقت آ گیا ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں: میں بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ تھوڑی دُور چل کر آگے ایک بڑا تالاب تھا، خوفِ خُدا کے غلبے میں اس نوجوان نے یونہی تالاب میں قدم رکھ دیا (مگر خُدا کی قُدرت کہ) وہ پانی کے اُوپر چلتا ہوا، آرام سے گُزر گیا۔ (روح الارواح، ص:79 بتصرف قلیل)

پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم کی یہ کیسی کمال تاثیر ہے۔ وہ نوجوان گنہگار تھا، شرابی تھا مگر اس پر اللہ پاک کا کرم ہوا، اس نے جیسے ہی قرآنِ کریم کی آیت سُنی تو دِل کی دُنیا بدل گئی، نہ صِرْف یہ کہ اسے توبہ کی توفیق ملی، اللہ پاک کا کرم دیکھئے! وہ پانی کے اُوپر چل کر گُزر گیا اور اسے کچھ بھی نہ ہوا۔

تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذِرت فرما
مصطفٰے کا وَسیلہ توبہ پر تُو عنایت مُداوَمت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم شفا ہے

پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم جس طرح رُوحانی اَمراض کے لئے شفا ہے، ایسے ہی ظاہِری بیماریوں کے لئے بھی بہترین عِلاج ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (پ15، بنی اسرائیل:82)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما نے فرمایا: قرآنِ حکیم ہر مرض سے نجات دینے والا ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ، 1/156)

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔(ابن ماجہ،4/116، حدیث:3501)

پیارے آقا دم کرتے تھے

الحمدللہ! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی مَعمُولات میں سے ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم، بڑے بڑے اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم اور تقریباً ساڑھے 14 صدیوں سے اُمّت کے مُجَرَّبات (تجربہ شدہ کاموں) میں سے ہے کہ قرآنی آیات پڑھ کر دَم کیا جائے تو اللہ پاک شِفا عطا فرماتا ہے۔ مسلمانوں کی اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُعَوِّذات (یعنی سورۃُ الفَلَق اور سورۃُ النَّاس) پڑھ کر اُس پر دَم کرتے تھے۔[1]

صحابیٔ رسول نے دَم کیا

❁ ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بچھو کے کاٹنے پر **سورۂ فاتحہ** پڑھ کر دم کیا، اللہ پاک نے اس کو شِفا عطا فرمائی۔[2] ❁ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کے قبیلے میں ایک پاگل شخص تھا، جس کو لوگ زَنجیروں سے باندھ کر رکھتے تھے، صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ نے 3 دِن صبح و شام 3،3 مرتبہ **سورۂ فاتحہ** پڑھ کر دم کیا، اللہ پاک نے اُسے پاگل پن سے شِفا عطا فرمادی۔[3]

فَارُوقِ اعظم نے تعویذ دیا

قیصرِ رُوم (رُوم کے بادشاہ) نے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے دائمی دردِ سر کی شکایت ہے، اگر آپ کے پاس اس کی دَوا ہو تو بھیج دیجئے! حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُس کو ایک ٹوپی بھیج دی۔ قیصرِ رُوم اُس ٹوپی کو پہنتا تو

1... مسلم، ص866، حدیث:2192

2... بخاری، 4/30، حدیث:5836 ملخصًا

3... ابو داؤد، 4/18، حدیث:3896 ملخصًا

اس کا دردِ سر ختم ہو جاتا اور جب سر سے اُتار تا تو دردِ سر پھر لوٹ آتا، اسے بڑا تعجب ہوا، آخر کار اُس نے اس ٹوپی کو اُدھیڑا تو اس میں سے ایک کاغذ ملا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لکھا تھا۔(تفسیرِ کبیر، 1/155)

نیک لوگ بھی دَم کیا کرتے تھے

امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک شخص نے اپنی آنکھ کی بیماری کی شِکایت کی تو آپ نے اُسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے ساتھ سورۂ قٓ کی آیت نمبر:22

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

اور حٰمٓ اَلسَّجْدَة کی آیت:44 لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ

لکھ کر عطا فرمائی جس کی برکت سے اُس کی یہ بیماری دور ہو گئی۔(البرہان للزرکشی، ج:1، 1/285)

تعویذات میں برکت ہے

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا؛ تعویذ پہننا، ان سے فائدہ اُٹھانا بالکل جائز ہے۔ بعض روایات ہیں جن میں تَمائِم باندھنے سے منع کیا گیا ہے۔ بعضوں کو یہ روایات پڑھ کر مغالطہ لگتا ہے۔ اصل میں تمائِم اور چیز ہیں، تعویذ اور چیز ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں غیر مسلم اپنے جھوٹے خُداؤں کے نام اور شرکیہ الفاظ وغیرہ لکھ کر گلے میں ڈالتے اور مختلف طریقوں سے استعمال کیا کرتے تھے۔ انہیں تمائِم کہا جاتا تھا۔ جبکہ تعویذ وہ ہوتا ہے جس میں قرآنی آیات، اللہ پاک کے پاکیزہ نام اور ان کے اَعْداد اور دُعائیں وغیرہ لکھی جاتی ہیں۔[1] لہٰذا تمائِم باندھنا یا کسی طرح استعمال کرنا ہرگز درست نہیں ہے جبکہ تعویذات کا استعمال نہ صِرف جائز ہے بلکہ مستحب (یعنی پسندیدہ) اور بابرکت بھی ہے۔[2]

1…لَمَعَاتُ التَّنْقِيح، 7/390، تحت الآیۃ:4397 بتصرف 2…مرقاۃ المفاتیح، 8/375، تحت الحدیث:4554

آیاتِ شِفا پڑھنے کی ترغیب

اِمام قُشَیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں پریشان ہیں؟ میں نے عرض کیا: میرا بیٹا بیمار ہے، اُس کی حالت نازک ہے۔ اِرشاد فرمایا: آیاتِ شِفا سے تمہارا دھیان کہاں ہے؟ چنانچہ (بیدار ہو کر) آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آیاتِ شِفا 3 مرتبہ پڑھ کر اپنے بچے پر دَم کیا جس کی برکت سے اُسے شِفا مل گئی۔ (البرہان للزرکشی، جز:1، 1/285، 286)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیاتِ شِفا

پیاری اسلامی بہنو! آیاتِ شِفا جن کا اس واقعے میں ذِکر ہوا، وہ یہ ہیں:

(1): سورۂ توبہ کی آیت: 14 وَ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴﴾

(2): سورۂ یونس کی آیت: 57 وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾

(3): سورۂ نحل کی آیت: 69 فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(4): سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: 82 وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

(5): سورۂ شعراء کی آیت: 80 وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾

(6): سورۂ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی آیت: 44 قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ

قرآنِ کریم کی مختلف سورتوں کی تاثیر

پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم جہاں سے بھی پڑھیں، اس کی برکتیں ہی برکتیں ہیں، البتہ عُلَمائے کرام نے احادیث کی روشنی میں اور اپنے تجربے سے قرآنی سُورتوں کی الگ الگ تاثیریں بھی بیان فرمائی ہیں، آیئے! سنتی ہیں: ❁ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا

مانگی جائے، قبول ہوتی ہے ❁ سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے ❁ آیَۃُ الْکُرسی پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے ❁ سُوْرَۃُ الْکَھْف کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا ❁ والدین کی قبر پر ہر جُمعہ سُورۂ یٰسٓ کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر، ان (پڑھنے والے) کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ❁ سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنے سے مشکل دُور ہوتی ہے ❁ جو مرنے کے قریب ہو اس پر سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ کا دَم کرنے سے ایمان پر موت نصیب ہو گی ❁ سُوْرَۃُ الحُجُرات کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیْر و برکت کیلئے مُفید ہے ❁ سُوْرَۂ قٓ پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے ❁ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن 11 بار پڑھنے سے تمام مقاصد پُورے ہوتے ہیں ❁ سُوْرَۃُ الْواقِعَہ جو شخص روزانہ پڑھے گا، اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا ❁ سُوْرَۃُ الْمُلْک کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا ❁ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کو 11 بار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے ❁ سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا ❁ مریض کے پاس سورۂ مُجادَلہ پڑھنے سے درد سے آرام ملے گا۔[1] ❁ سورۂ لَیْل پڑھ کر مرگی کے مریض کے کان میں دَم کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔[2] ❁ سورۂ رَحمٰن لکھ کر پینا تِلّی (Spleen) کے مرض میں مفید ہے۔[3] ❁ سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت پڑھنے کی برکت سے جان نکلنے کی تکلیف نہیں ہوتی ❁ سُوْرَۃُ الضُّحٰی پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا ❁ سُوْرَۂ اَلَم نَشْرَح کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی ❁ سُوْرَۃُ التِّیْن 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں ❁ سُوْرَۃُ الْعَلَق میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے ❁ سُوْرَۃُ الْقَدر جو صُبح و شام پڑھے گا اللہ پاک اس کی عزّت

1...الدر النظیم، ص102
2...الدر النظیم، ص106
3...الدر النظیم، ص102

بڑھادے گا ❁ سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ برص اور یرقان کا علاج ہے ❁ جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو، اُس پر سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت کا دَم مفید ہے ❁ سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ پڑھنے سے بَلاؤں سے حِفاظت رہتی ہے ❁ سُوْرَۃُ التَّکَاثُر کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے ❁ سُوْرَۃُ الْعَصْر پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے ❁ سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ اور سُوْرَۃُ الْفِیْل دُشمن کے شَر سے حِفاظت اور سُوْرَۂ قُریش جان کی حِفاظت کیلئے مُجرَّب ہے ❁ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے ❁ سُوْرَۃُ الْکَوثَر کی تلاوت سے بے اَولاد، صاحبِ اَوْلاد ہو جاتا ہے ❁ سُوْرَۃُ الْکَافِرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے ❁ سُوْرَۃُ الْاِخْلاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں ❁ سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس سے جنّ و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔ (جنتی زیور، ص587-605 ملتقطاً)

نعمتیں برکتیں بفضل رب رحمتیں راحتیں شفائیں سب
اس سے پاتے ہیں صاحبِ ایماں واہ کیا بات پیارے قرآں کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ روحانی علاج

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ روحانی علاج کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اوراد و وظائف اور تعویذات کے ذریعے مفت علاج کیا جاتا ہے، اِسْتِخَارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے، روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن بنام (Online Rohani Ilaj & Istikhara) بھی لانچ کی ہے ❁ جس کے ذریعے آن لائن (Online) تعویذات حاصل کئے جا سکتے ہیں جبکہ آن لائن اِسْتِخَارہ کروانے کی سہولت بھی ہے ❁ مزید یہ کہ روزانہ پڑھے جانے والے آسان وظائف شامل

ہیں ❁ پریشانیوں اور مشکلات سے چھٹکارا پانے کے لئے 40 روحانی علاج ❁ اللہ پاک کے بعض صفاتی ناموں سے حاصل ہونے والی برکتیں ❁ بیماری سے شفا پانے کا وظیفہ وغیرہ اس ایپلی کیشن میں شامِل ہیں۔ آپ بھی یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خُود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کی عادَت بنایئے!

پیاری اسلامی بہنو! کاش! ہم قرآنِ کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیں، روایات کے مطابق ❁ تلاوتِ قرآن افضل عبادت ہے۔[1] ❁ قرآنِ کریم کا ایک لفظ پڑھنے پر دس نیکوں کا ثواب ملتا ہے۔[2] ❁ قرآن پڑھنے سے رحمت اُترتی، فرشتے پروں سے سایہ کرتے اور سکینہ نازل ہوتا ہے۔[3] ❁ جو صبح کو قرآن ختم کرے تو شام تک اور جو شام کو ختم کرے تو صبح تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔[4] ❁ قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔[5] ❁ جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے، اس کیلئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں اور جو نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں اور جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں اور جو بغیر وضو تلاوت کرے اس کے لئے 10 نیکیاں ہیں۔[6] ❁ ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والی عذابِ الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔[7] ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والی اس کی برکت سے ترقی کرتی اور بڑے درجات حاصل کر لیتی ہے۔[8]

1... کنز العمال، جزء:1، 1/257، حدیث:2261
2... ترمذی، 4/418، حدیث:2919
3... مسلم، ص1039، حدیث:2699 ماخوذًا
4... کنز العمال، جزء:1، 1/261، حدیث:2316
5... مسلم، ص290، حدیث:804
6... احیاء العلوم، 1/362
7... کنز العمال، جزء:1، 1/258، حدیث:2267
8... کنز العمال، جزء:1، 1/259، حدیث:2289

اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم سے سچی محبت نصیب فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، 9/343)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

نام رکھنے کی سنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! اب ہم نام رکھنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں، پہلے ایک فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سنیئے، فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے باپوں کے نام سے پُکارا جائے گا لہٰذا اپنے اچھے نام رکھو۔ (ابو داؤد، 4/374، حدیث: 4948)

مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بچے کا اچھا نام رکھا جائے بہت سے لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنیٰ نہیں یا ان کے بُرے معنیٰ ہیں ایسے ناموں سے پرہیز کریں ❁ انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ و تابعین رَضِیَ اللہُ عَنہم کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، اُمّید ہے کہ ان کی برکت بچے کے شامل حال ہو ❁ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اس کا بدن مکمل ہوا ہو یا مکمل نا ہوا، بہر حال اس کا نام رکھا جائے ❁ **حدیث پاک میں ہے:** کچّے بچّے (یعنی جس کا کوئی عُضو بن جائے یا 4 ماہ کا ہو اس) کا نام رکھو کہ اللہ پاک اس کے ذریعے تمہارے عمل کے

ترازو کو بھاری کرے گا ❁ چند نام ایسے ہیں جنہیں رکھنے سے منع کیا گیا ہے: ❁ جبریل یا میکائیل وغیرہ نام نہ رکھئے ❁ یٰسین یا طٰہٰ نام رکھنا منع ہے ❁ محمد یٰسین نام بھی مت رکھئے، ہاں چاہیں تو غُلام یٰسین اور غلام طٰہٰ رکھ لیجئے ❁ جو نام بُرے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھنا چاہئے کہ اپنی امت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُرے نام کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔ ایک خاتون کا نام عاصِیَہ (یعنی گنہگار) تھا، رسولِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے نام کو بدل کر جَمِیلہ رکھا ❁ ایسے نام رکھنا جائز نہیں جو غیر مسلموں کے لئے مخصوص ہوں ❁ غُلام رسول، غُلام صدیق، غُلام حُسین، غُلام غوث، غُلام رضا نام رکھنا جائز ہے۔ (550 سنتیں اور آداب، ص63-68 ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 درود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 335 سے پڑھائیں

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

پیاری اسلامی بہنو! ان شآءَ اللہ الکریم اب ہم معمول کے مطابق اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی عظیم بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کریں گی۔

﴿1﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

﴿2﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

﴿4﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بلند مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص120)

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بَعْض بُزرگوں کی طرف سے بیان کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

﴿6﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوٰت علی سید السعادات، ص151 ملخصًا)

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلنَّبِيِّ اَلْاُمِّيِّ اَلْحَبِيْبِ اَلْعَالِي اَلْقَدْرِ اَلْعَظِيْمِ اَلْجَاهْ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: (خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔) (مدنی پنج سورہ، ص169 تا171)

آیئے آپ بھی پڑھ لیجئے!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (3 بار پڑھائیں)

مجلس کے اختتام پر پڑھنے کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اُس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگادی جائے گی۔" (سُبْحٰنَ اللہ)

تو آپ بھی پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ (3 بار پڑھائیں)

آیئے غیبت سے بچنے کی دعا پڑھ لیتی ہیں:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد (1 بار پڑھائیں)

تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ ابھی آیتِ درود پڑھی جائے گی تو خاموشی کے ساتھ سنیں اور آیتِ درود سننے کے بعد مل کر درود پاک پڑھیئے گا اور درود پاک کے بعد جب دوبارہ آیتِ مبارکہ پڑھی جائے جب بھی خاموش ہی رہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آیت کا پہلا حصہ پڑھ کر کچھ دیر ٹھہر جائیں پھر آیت کا دوسرا حصہ پڑھیں کیونکہ بعض اسلامی بہنیں درمیان میں "حق نبی" کہتی ہیں اور یوں بقیہ آیت خاموشی کے ساتھ نہیں سُن سکتیں لہٰذا آپ کچھ دیر ٹھہر جائیں تاکہ جو "حق نبی" کہنا چاہیں وہ کہہ لیں اب آیت کا دوسرا حصہ پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کے اجتماعی جائزہ کا طریقہ

پیاری اسلامی بہنو! حدیثِ پاک میں ہے: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لئے غور و فکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

اب ہم آخرت کی تیاری "جنت کی تیاری" اور نیک بننے کی نیت سے اپنے اعمال کے بارے میں غور و فکر کر لیتی ہیں۔ تمام اسلامی بہنیں نگاہیں نیچی کئے توجہ کے ساتھ ایک ایک نیک عمل پر غور کرتی جائیں کہ میرا اس پر عمل ہے یا نہیں؟ عمل ہونے کی صورت میں اللہ پاک کا شکر بجالائیں، عمل نہ ہونے کی صورت میں کم اَز کم کسی ایک پر عمل کی نیت فرما لیجیے۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک اعمال پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یومیہ 47 نیک اعمال

(1) کیا آج اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) سورۂ ملک پڑھ، سن لی؟ (5) تین آیات ترجمہ و تفسیر یا صراط الجنان کے 2 صفحات پڑھے یا سنے؟ (6) شجرہ شریف کے اَوراد پڑھے؟ (7) 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (8) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (9) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) نگاہیں نیچی رکھیں؟ (11) 12 منٹ اِصلاحی کتب پڑھی؟ (12) اذان کا جواب دیا؟ (13) غصے کا علاج کیا؟ (14) اپنے اعمال کا جائزہ لیا؟ (15) نگران کی اطاعت کی؟ (16) آپ اور جی کہہ کر گفتگو کی؟ (17) مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھا یا پڑھایا؟ (18) دینی کاموں کو دو گھنٹے دیئے؟ (19) گھروں کے اندر جھانکنے سے بچیں؟ (20) گھر درس دیا؟ (21) نامحرموں سے شرعی پردہ کیا؟ (22) گھر سے نکلتے ہوئے شرعی پردہ کیا؟ (23) بے پردگی سے بچیں؟ (24) باطنی گناہوں سے بچیں؟ (25) شوہر یا ماں باپ کا ادب بجالائیں؟ (26) گناہوں کی

1... فیض القدیر، 4/582، حدیث: 5897

صورت میں فوراً توبہ کی ؟(27)سنت کے مطابق کھانا کھایا؟(28)سنتوں پر عمل کیا؟(29)اولاد کی تربیت کی؟(30)نمازِ تہجد پڑھی؟(31)اوّابین یا اِشراق و چاشت پڑھی ؟(32)سنتِ قبلیہ پڑھیں ؟ (33)انفرادی کوشش کی؟(34)چیزیں مانگنے سے بچیں؟(35)جھوٹ،غیبت،چغلی سے بچیں؟ (36)مدنی چینل دیکھا؟(37)ذاتی دوستی سے بچیں؟(38)وقت پر قرض ادا کیا؟(39)نفاق کا گناہ تو نہیں کیا؟(40)صفائی ستھرائی کا دھیان رکھا؟(41)عیب ظاہر تو نہیں کیا؟(42)کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(43)والدین اور پیر و مرشد کے لئے ایصالِ ثواب کیا؟(44)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(45)زبان کو گناہوں سے بچایا؟(46)اشارے سے گفتگو کی ؟(47)قہقہہ لگانے سے بچنے کی کوشش کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆12بار لکھ کر گفتگو☆12بار اشارے سے گفتگو☆12بار نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو۔

ابھی جو ہم نے غور و فکر کیا اس سے متعلق اگر کسی اسلامی بہن نے کچھ معلوم کرنا ہو تو آخر میں اصلاحِ اعمال ذمہ داران سے رابطہ فرمالیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیڈبیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔